انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی

کتاب مستطاب مشتمل بر عقائد اہل السنۃ والجماعۃ مسمی بہ

تعلیم العقاید
و
امتحان العقاید
و
تنظیم الفراید

مصنفہ عالیجناب ابو البرکات مولوی عبید اللہ صاحب مولوی فاضل دام اللہ فیضہ

طبع في المطبع الاحمدي الكائن في بلدة حيدر آباد دكن صانها الله
عن الشر والفتن وقد اعتنى في طبعه عبد الحي صانه الله عن الشر والغي
وقد اهتم في كتابته سيد محمد كاتب
صانه الله عن الشر و
النوائب

قیمت کتاب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

علم الانسان ما لم

تعليم العقائد

مع

تنظيم الفرائد

من تأليف أضعف عباد محمد عبيد الله غفر الله ذنوبه وستر عيوبه

طبع في المطبع الأحمدي الكائن في بلدة
حيدرآباد أبقاها الله إلى يوم التناد

سنة ١٣٢٥ هجري

٤٤٨٤٨٥٥ ۲۰۲۸۸٤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ اِلَی النَّاسِ کَآفَّةً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا مَزِیْدًا ؕ بعد حمد وصلوۃ کے اس امر کا معلوم ہونا ضروری ہے کہ شرعی احکام دو قسم کے ہیں ایک تو شرعی احکام وہ ہیں کہ جن کا تعلق عمل سے ہے دوسرے شرعی احکام وہ ہیں کہ جنکا تعلق اعتقاد سے ہے پہلے شرعی احکام کے جاننے کا نام علم شرایع اور علم الاحکام ہے اور دوسرے احکام شرعی کے جاننے کا نام علم عقاید ہے علم عقاید کی تحصیل علم احکام سے پہلے ہے اس وجہ سے کہ مدار احکام شرعیہ کا اور بنیاد حسن و قبح اعمال کی عقاید پر ہے غرضکہ اسلام ایک ایسی عمارت ہے جو عقاید کے ستونوں پر ٹھیری ہوی ہے کوئی شخص برے رسوم سے جب ہی بچے گا کہ اوس کو خدا کا خوف ہو اور یاد اوسکے عمل کا اوسکا نیک عمل وہی اختیار کرے گا کہ جسکو حصول نعما جنت کی آرزو ہو اور خدا سے ملنے کی تمنا اس وجہ سے اس امر کی ضرورت محسوس ہوی کہ ایک مختصر رسالہ عقاید میں عام مسلمانوں کے نفع کی غرض سے لکھدیا جائے۔ تاکہ ہر ایک مسلمان اوس کو پڑھکر اپنے نفس کو دہریت کی زہر ملی گندی ہوا سے (جو متعدی ہوکر ایک دوسرے کے جسم میں پہونچ رہی ہے) بچائے اس رسالہ کا نام (تعلیم العقاید) رکھا گیا اسمیں ادلہ سے احتراز کیا گیا کیونکہ اولاً دلایل کا سمجھنا عام لوگوں کو دشوار ہے پھر اونکا یاد رکھنا اور بھی دشوار دوسرے اگر اس مختصر رسالہ میں ادلہ عقلیہ لکھے جاتے تو وہ رسالہ عقاید کا نہ ہوتا۔ بلکہ علم کلام کا ہوتا اور اگر ادلہ نقلیہ لکھے جاتے تو ہر عقیدہ کے متعلق آیت اور حدیث لانا ہوتی اور پھر اوسکا ترجمہ کرنا ہوتا جسکی اس مختصر رسالہ میں گنجایش نہیں تھی اس وجہ سے عقاید کے بیان پر اکتفا کیا گیا صرف ایک حدیث ایمان اور اسلام کے متعلق تبرکاً لکھدی گئی تاکہ اوس سے اسلام اور ایمان کی حقیقت

معلوم ہو جاوے خدا تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس امر کی توفیق دے کہ درستی اعمال سے پہلے عقاید کی اصلاح کریں۔ وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

باب ۱ تعریفات

۱ شرع کے ضروری امر کو دل سے ماننے کا نام **عقیدہ** ہے۔ یا اعتقاد ہے۔

۲ وہ ذات جو تمام چیزوں کی پیدا کرنیوالی اور اونکی پرورش کرنیوالی ہے۔ اور جسکی ہستی ضروری اور نیستی محال ہے۔ اور جو اپنی ذات اور صفات سے یکتا ہے۔ اور جسکو تمام صفات کمالیہ حاصل ہیں اور جو تمام عیبوں سے پاک ہے **اللہ یا خدا** ہے۔

۳ دل اور زبان سے اللہ کے ایک ہونیکا اقرار کرنا اور اوس کے ذات اور صفات میں غیر کو شریک نہ کرنا **توحید** ہے اور ایسا کرنیوالا **موحِّد**۔

۴ زبانی اقرار کو دلی اعتقاد کے مطابق کرنے کو **شہادت** کہتے ہیں۔

۵ دلی اعتقاد کے مطابق زبان سے خدا کی وحدانیت اور رسالت کا اقرار کرنا اور جو امور شرع کے رو سے فرض گردانے گئے ہیں (جیسے نماز روزہ حج وغیرہ) اونکو بسر و چشم بجا لانا اور جو امور شرع کے رو سے منع کر دئے گئے ہیں (جیسے شرک اور کفر اور زنا وغیرہ) اون سے باز رہنا **اسلام** ہے۔ اور ایسا کرنیوالا **مسلمان**۔

۶ جن باتوں کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اون کو دل سے سچا جاننا (یعنے اللہ اور رسول اور قرآن اور کتب آسمانی اور فرشتوں اور قیامت کی تصدیق کرنا) **ایمان** ہے اور ایسا کرنیوالا **مومن**۔

۷ اسلام اور ایمان دونوں کے مجموعہ کا نام **دین** ہے اور اسلام اور ایمان دونوں باتوں کا بجا لانیوالا **دیندار**۔

۸ وہ مقدس شخص جو خدا کے طرف سے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا جاوے اور وہ صاحب کتاب
و وحی ہو اور اوس نے علانیہ جبرئیل کو دیکھا ہو اور اون سے باتیں کی ہوں رسول ہے
۹ وہ مقدس شخص جو خدا کی طرف سے بذریعہ وحی کے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجا جاوے
نبی یا پیغمبر ہے (رسول خاص ہی نبی عام یعنے ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں)
۱۰ وہ ربانی حکم جو نبی کے قلب پر بذریعہ الہام یا بذریعہ کتاب یا اشارۃً یا بواسطہ جبرئیل
نازل ہو وحی ہی جس کی تفصیل حدیث کی کتابوں میں مذکور ہے۔
۱۱ وہ کتاب جو کسی نبی پر بذریعہ وحی کے خدا کیطرف سے اوتری ہو کتاب آسمانی
یا صحیفہ آسمانی ہے۔
۱۲ وہ کتاب جو جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ وحی کے بواسطہ جبرئیل
علیہ السلام اتری ہے اور ہم تک متواتر بجنبہ پہونچی ہے قرآن ہے۔
۱۳ وہ نورانی لطیف اجسام جنکو خدا تعالی نے مختلف اشکال میں آنیکی قوت دی ہے
ملائکہ یا فرشتے ہیں اون کے اوصاف قرآن اور حدیث میں بیان ہوئے ہیں اونمیں سے
ایک جلیل القدر فرشتے جبرئیل علیہ السلام ہیں جنکو وحی کا کام سپرد ہے۔
۱۴ جس مسلمان نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی آنکھوں سے دیکھا ہو یا ملا ہو
ایمان پر مرا ہو صحابی ہی۔ جو مسلمان صحابی سے ملا ہو وہ تابعی ہے۔

یا حضرت سے ملا ہو اوسکو دیکھا ہو

۱۵ جو مسلمان تابعی سے ملا ہو وہ تبع تابعی ہے۔
۱۶ وہ نیک شخص جو شریعت کا پابند ہو اور دنیا سے محبت نہ رکھتا ہو اور خدا کی محبت میں
ڈوبا ہوا ہو ولی ہے۔
۱۷ جو ارشاد زبان مبارک سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا آپنے جو کام کیا
یا آپکے سامنے کسی نے کوئی کام کیا اور آپ اوسکو دیکھکر سکوت فرمایا وہ حدیث یا سنت ہی۔
۱۸ صحابی کا قول فعل یا تقریر اثر یا خبر ہے۔

۱۹ نبوت کی سچائی ظاہر کرنیکی غرض سے کوئی مشکل امر جو خلاف عادت ہو اور بلا اسباب ظاہری نبی سے ظاہر ہو وہ **معجزہ** ہے۔

۲۰ جو مشکل امر خلاف عادت بلا اسباب ظاہری ولی سے ظاہر ہو **کرامت** ہے۔

۲۱ بہ اغواء وسوسہ شیطانی کوئی بات خلاف عادت کسی فاسق یا کافر سے ظاہر ہو **استدراج** ہے۔

۲۲ عمدہ بات جو دل میں بوجہ صفائی قلب کے خدا کیطرف سے پڑجاوے **الہام** ہے۔

۲۳ جو غیب کی بات دل پر بوجہ صفائی قلب کے کھل جاوے **کشف** ہے۔

۲۴ مرنیکے بعد اور قیامت سے پہلے جو زمانہ گذرتا ہے اوس کو عالم برزخ کہتے ہیں اوس زمانہ میں مردہ کی روح جہاں کہیں ہو **قبر** ہے۔

۲۵ وہ دو فرشتے جو قبر میں ہر شخص کا دین پوچھنے کی غرض سے آتے ہیں **منکر نکیر** ہیں۔

۲۶ وہ دو فرشتے جو ہر شخص کے روزانہ کام کو خواہ اچھے ہوں یا بُرے لکھتے رہتے ہیں **کراماً کاتبین** ہیں۔

۲۷ ایک بہت بڑی چیز سینگ کے شکل کی جس کو اسرافیل علیہ السلام ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں اور پھونکنے کیلئے حکم پروردگار کے منتظر ہیں **صور** ہے۔

۲۸ جس دن کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو مار کر پھر اونھیں جسام کیساتھ دوبارہ پیدا کریگا اور اون کے برائیوں اور نیکیوں کا حساب کتاب لیگا **قیامت** کا دن ہے۔

۲۹ جس کاغذ پر بندوں کے نیک اعمال اور بُرے اعمال لکھے ہوئے ہیں وہ **نامہ اعمال یا کتاب** ہے۔

۳۰ بندوں کے اعمال خواہ وہ نیک ہوں یا بد جس ترازو میں تولے جاوینگے وہ **میزان** ہے۔

۳۱ وہ پل کہ جو دوزخ کے اوپر رکھا ہوا ہے اور جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جس پر سے سب لوگوں کو چلنا ہوگا وہ **پل صراط** ہے۔

۳۲ ہر قسم کی آرایش و آرام کا مقام کہ جو نیکوں کو بعد حساب کتاب کے خدا کے فضل اور حسن اعمال کی وجہ سے رہنے کو ملیگا وہ **جنت یا بہشت** ہے۔

٣٣ آگ سے دھکتا ہوا مقام جسمیں ہر قسم کی تکلیف ہی اور جو کافروں اور بدکاروں کو اونکے کفر اور بدکاریوں کی سزامیں رہنے کو ملیگا وہ **دوزخ یا جہنم** ہے۔

٣٤ جس حوض کی مسافت بہت طویل ہی اور جسکا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہی اور اوسکی خوشبو مشک سے زیادہ ہی اور اوسکے دونوں جانب ستاروں کے مثل چمکتے ہوئے کوزے رکھے ہوے ہیں وہ **حوض کوثر** ہے۔

٣٥ خدا کی ذات و صفات میں غیر خدا کو اوسکا ساجھی و حقیقی شریک سمجھنا **شرک** ہی اور ایسا کرنیوالا **مشرک**

٣٦ جن باتونکے ماننے کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم گردانا ہی (جیسے اللہ اور رسالت اور کتب آسمانی اور قیامت اور ملائکہ کی تصدیق) اونکا زبانسے انکار کرنا اور فرایض شرعی (جیسے نماز اور روزہ اور حج وغیرہ) جو لازم کردیے گئے ہیں اونکو جان بوجھکر عمداً بجا نہ لانا اور جن ضروری باتوں کو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ نے منع کردیا ہی اونکو جان بوجھکر عمداً کرنا اور اونکو حلال سمجھنا **کفر** ہی اور ایسا کرنیوالا **کافر** غرضکہ دین کی ضروری باتونکا انکار زبان اور دل سے کرنیوالا کافر ہے۔

٣٧ شرعی ضروری امور لازم کردئے گئے ہیں اونکو دل سے جو شخص نمانے صرف لوگونمیں اپکو مسلمان ظاہر کرنیکی غرض سے توحید اور رسالت کا اقرار کرے اور احکام شرعیہ کو محض دکھانیکی غرض سے بجالاوے ایسا شخص اللہ کے پاس **منافق** ہے۔

٣٨ ایمان لانے اور اسلامی احکام قبول کرنیکے بعد جو شخص کفر کو خواہ زبان سے خواہ تحریر سے یا حالت سے ظاہر کرے وہ **مرتد** ہے۔

٣٩ جس کام کے کرنیکا حکم شرع سے ثابت ہوا اوسکو جو شخص نکرے یا جس کام کے نکرنیکا حکم شرع سے ثابت ہوا اوسکو جو شخص کرے وہ **فاسق** ہے (جیسے نماز پڑھنے کا حکم ہے کوئی شخص نہ پڑھے یا شراب کے نہ پینے کا حکم ہے کوئی شخص پیے پس ایسا شخص فاسق سمجھا جاویگا)

٤٠ جو شخص ایمان اور اسلام کی ضروری باتونکو دل سے اور زبانسے مانتا ہو لیکن اون ضروری باتوں کی صاف اور واضح معنوں کو ایسے مطالب کی طرف پھیر کرلیجاتا ہے کہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع

صحابہ اور تابعین کے معنوں کے خلاف ہیں تو ایسا شخص ملحد اور زندیق ہے جیسے کوئی شخص کہے جنت اور دوزخ کو تو میں مانتا ہوں لیکن جنت سے مراد وہ خوشی ہے کہ جو نیک کام کرنیکے ساتھ ہی انسانکو حاصل ہوتی ہے اور دوزخ اوس پشیمانی کا نام ہے کہ بُری کام کرنیسے حاصل ہوتی ہے ایسا معنی دوزخ اور جنت کا بیان کرنیوالا زندیق ہے کیوں کہ ایسا معنی نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں اور نہ اجماع اور تابعین میں غرضکہ ظاہری معنوں کو پھیر کر ایسے طرف لیجانا جو کتاب وسنت اور اجماع صحابہ اور تابعین کے خلاف ہو الحاد ہے۔

۴۱ جو شخص قرآن اور حدیث اور اجماع علماء کا پیرو ہو وہ سُنّی ہے۔

۴۲ جو بات نئی دین میں ایسی نکالی جاوے کہ جو جناب سرور کائنات اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں نہ ہو اور اوس کی کچھ بھی اصلیت قرآن و حدیث سے نہ ملتی ہو وہ بدعت ہے اور بدعت نکالنے والا اور بدعت پر عمل کرنیوالا بدعتی ہے۔

۴۳ جس گناہ کے ارتکاب سے سزائے شرعی لازم ہوتی ہو یا عذاب یا لعنت یا غضب کی دہمکی دیگئی ہو یا اوسکے کرنیسے انسان حد کفر تک پہونچ جاوے وہ گناہ گناہ کبیرہ ہے۔

۴۴ وہ لطیف ناری اجسام جنکو خدا تعالیٰ نے مختلف اشکال میں آنیکی قوت دی ہے جن ہیں۔

۴۵ وہ شریر جن جو انسان کے دلونمیں وسوسہ ڈالتا ہے شیطان ہے۔

۴۶ شریر جنوں کا باپ ابلیس ہے۔

۴۷ جو شخص قرآن اور حدیث کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور معانی کلام عرب کو اچھی طرح سے سمجھتا ہے اور احادیث کے اسناد اور متن سے بخوبی واقف ہے اور قیاس میں صاحب رائے ہے وہ مجتہد ہے۔

۴۸ آیت قرآن اور عبارت حدیث کا کھلا واضح معنی کہ جسمیں تاویل کا احتمال تک نہیں ہے وہ نص ہے۔

باب ۲ کلمات توحید و تمجید ورد شرک وغیرہ

جبکوئی شخص مسلمان ہو یا کوئی بچہ پڑہنے کیلئے مکتب میں بیٹھے تو چاہئے کہ ان نبات کلمات کو

پہلے سیکھ لے بعد ازاں اسکو روزے اور نماز کی تعلیم دینا چاہیے کیونکہ فرض سے پہلے ایمان اور اسلام کا درست کرنا ہے

۱۔ **کلمہ طیب** لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

۲۔ **کلمہ شہادت** اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (ترجمہ) میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہیں وہ ایک ہے کوئی اوس کا شریک نہیں اور اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

۳۔ **کلمہ تمجید** سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ترجمہ) اللہ (سب عیبوں سے) پاک ہے۔ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو شایاں ہے۔ خدا کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہیں اللہ کی شان سب سے بڑھکر ہے۔ ہماری تدبیر اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

۴۔ **کلمہ توحید** لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) سوائے خدا کے کوئی لایق عبادت کے نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا ساجھی نہیں اوسی کی بادشاہت اور حکومت ہے اور اوسی کو سب طرح کی تعریف سزاوار ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اوسکے ہاتھ میں سب طرح کی خیر و برکت ہے وہی سب چیز پر قادر ہے۔

۵۔ **کلمہ ردکفر** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھی سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں (تیری ذات اور صفات میں) غیر کو شریک کروں اور میں اس امر کو خوب جانتا ہوں کہ کوئی تیرا شریک نہیں ہے اور میں نے تمام شرک اور کفر اور گناہوں کا موں سے توبہ کی ہے اور تیری طاعت کیلئے سر جھکا دیا اور ایمان لایا اور یہ سچے دل سے کہتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی لایق عبادت کے نہیں یعنی تو ہی لایق عبادت کے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں۔

۶ کلمہ ایمانِ مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ جن اسمار اور صفات کے ساتھ متصف ہے انھیں اسمار اور صفات کیساتھ میں نے اوسکو مان لیا اور اوسکے سب احکام کو بسر و چشم قبول کیا۔

باب ۳ اسلام اور ایمان کا مفصل بیان

حدیث مفصل ایمان کا مختصر بیان وہی ہے جسکو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس وقت ارشاد فرمایا جس وقت جبرئیل علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ (متفق علیہ)

(ترجمہ) عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص جسکے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت کالے تھے آن پہونچا یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہم میں سے کسی نے اوسکو پہچانا بھی نہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے حضرت کے گھٹنوں سے ملا دئے اور دونوں ہاتھ اپنے رانوں پر رکھے (جیسا شاگرد استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر بولا اے محمد مجھکو بتلاؤ کہ اسلام کیا چیز ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے (یعنے زبان سے کہہ اور دل سے یقین کر) کہ کوئی معبود سوائے خدا کے لایق عبادت کے نہیں اور محمد اوسکے رسول (بھیجے ہوے) ہیں اور تو نماز پڑھا کر اور زکوٰۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر اور اگر تجھکو استطاعت ہو (یعنے خرچ راہ اور رستہ کا خوف نہو) تو تو حج کر وہ بولا کہ آپنے سچ فرمایا ہمکو تعجب ہوا کہ آپ ہی پوچھتا ہے اور آپ ہی کہتا ہے کہ سچ کہا (حالانکہ پوچھنے والا لاعلم ہوتا ہے اور تصدیق کرنیوالا ذی علم ہوتا ہے پس یہ دونوں کام ایک شخص کیسے کریگا) پھر وہ شخص بولا کہ آپ یہ بتلائے کہ ایمان کیا ہے آپنے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو دل سے اللہ اور اوسکے فرشتوں کا یقین کرے (کہ اللہ کے پاک بندے ہیں اور اوسکا حکم بجا لاتے ہیں اللہ نے اونکو بڑی طاقت دی ہے) اور اوسکے پیغمبرونکو سچا جانے (کہ وہ اللہ کے طرف سے مخلوق کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے ہیں. اور قیامت کا یقین کرے (کہ اوس دن حساب کتاب ہوگا اور برے اعمال کی جانچ اور پڑتال ہوگی) اور تقدیر کا یقین کرے کہ برا اور اچھا سب خدا کے طرف سے ہے (یعنے سب کا خالق وہی ہے) پھر اوس شخص نے پوچھا کہ آپ یہ بتلائے کہ احسان کیا ہے آپنے فرمایا احسان یہ ہے تو خدا کی عبادت اس طرح سے دل لگا کر کر جیسا کہ تو اوس کو دیکھ رہا ہے اگر اتنا نہ ہو تو خیر یہ سمجھ لے کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے ف سبحان اللہ جناب سرور کائنات صلعم نے اس ایک چھوٹے سے جملے میں سارے تصوف و سلوک کو بیان کر دیا خلاصہ ساری تصوف کا یہی ہے کہ بندے کو خدا سے الفت و محبت پیدا ہو اور خدا کا خیال ہر وقت بندے کے دل میں لگا رہے اعلی درجہ اوس کا یہ ہے کہ بندہ خدا کی یاد میں ایسا محو ہوے کہ اپنے خودی کی بھی اوسکو خبر نہو اور سوائے خدا کے کچھ نظر نہ آوے گو ظاہری آنکھوں سے دنیا کی چیزیں دیکھے اور کانوں سے لوگوں کی باتیں سنے لیکن جب دل خدا سے لگا ہے تو ظاہری آنکھ اور کان مردے کی آنکھ اور کان کی طرح کھلی ہوئی ہے آنکھ دیکھتے ہیں اور کان سنتی ہے لیکن دھیان

اور لو مالک حقیقی کیطرف لگی ہوئی ہو اسی کو وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کہتے ہیں جو اعلیٰ درجہ کو فقیر ون
صوفیوں کو اور خدا کے پاک بندوں کو حاصل ہوتا ہے اور ایک مرتبہ ادنیٰ ہے۔ اگر اعلیٰ مرتبہ حاصل نہو سکے تو خیر
ادنیٰ ہی کے حاصل کرنیکے لئے کوشش کرو وہ یہ کہ خدا کو ہر وقت حاضر اور ناظر جانے اور یہ یقین کرے کہ میں
اوسکا غلام ہوں اور وہ میرا آقا اور مالک ہے جو میری سب حرکات اور سکنات یہانتک کہ قلب کے
خطرات اور خیالات کو بھی جانتا ہے۔ پھر اوس کی عبادت کی وقت دوسری چیز و نمیں دل لگانا اور برے
وسوسونکو راہ دینا شیطانکا کام ہے۔ کوئی ساکام کیوں نہ ہو جو کام انسان شب و روز کرتا ہے اگر
خدا کو ہر وقت حاضر ناظر جانکر کرے تو اوسکے سب کام اچھے ہونگے اور وہ بہت ساری گناہونسے بچ رہے گا
اس واسطے کہ جو غلام اپنے حقیقی آقا کو ہر وقت حاضر اور ناظر سمجھتا ہے وہ ہر امور میں حتی کہ نشست و برخاست
اور چلنے پھرنے اور کھانے اور پینے میں مالک کی اطاعت سے ذرا بھی انحراف نکریگا ۔ حضوری ہمی خواہی
ازو غافل مشو حافظ ؛ متی ما تلق من تهوی دع الدنیا و اهملها ؛ امام نووی فرماتے ہیں کہ مقصود
اس کلام سے یہ ہے کہ بندہ عبادت میں اخلاص کرے اور دل لگادے یعنے عبادت بہت خشوع اور خضوع سے
کرے اور فی الحقیقت یہی بات ہے کہ جو بندہ خدا کی اطاعت نہیں کرتا اگرچہ کہ وہ بھی بندہ ہے لیکن ایسا بندہ ہے
جو گندہ ہے اور جو بندہ اطاعت گذار ہے وہی مالک کا حقیقی بندہ ہے ۔ گر تو خواہی حُرّی و دل زندگی ؛
بندگی کن بندگی ؛ زندگی مقصود بہر بندگی است ؛ زندگی بے بندگی شرمندگی است ؛
جز خضوع و بندگی و اضطرار ؛ اندریں حضرت ندارد اعتبار ؛ ہر کہ اندر عشق یابد زندگی ؛
کفر باشد پیش او جز بندگی ؛ ذوق باید تا دہد طاعات بر ؛ مغز باید تا دہد دانہ شجر ؛
قاضی عیاض رح کہتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی جامع ہے کہ تمام شریعت کے علوم اس سے نکل سکتے ہیں ت پھر
وہ شخص بولا آپ یہ بتائے کہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے
زیادہ نہیں جانتا یعنے میں تم سے زیادہ نہیں جانتا ف یعنے قیامت کا وقت سوا خدا کے کسی کو معلوم نہیں
امام نووی رح فرماتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفتی اور عالم سے جب کوئی ایسی بات پوچھی جاوے جسکو وہ
نہیں جانتا ہو تو یوں کہنا چاہئیے کہ مجھکو معلوم نہیں اور یہ کہنا اوسکے ذلت اور نقصان کا باعث نہیں ہے

بلکہ اوسکے کمال ورع اور تقوی کی دلیل ہی چنانچہ بڑے بڑے ائمہ نے بہت سے مسائل میں سکوت کیا اور کہا کہ ہمکو معلوم نہیں ت پھر وہ شخص بولا کہ اوسکی نشانیاں بتلائی آپنے فرمایا ایک نشانی یہ ہی کہ لونڈی اپنے مالک کو جنیگی ف یعنی لونڈیاں بہت پکڑی جاوینگیں اور اونکی اولاد بہت ہوگی اور ظاہر ہی کہ لونڈی بھی شریعت کی روسے ایک مال ہی اور باپ کا مال اوسکے بعد بیٹے کا ہوتا ہی۔ تو بیٹا اپنے باپ کے بعد مرنے کے اپنے ماں کا مالک ہوگا بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ لوگ ماؤں کی عزت اور حرمت چھوڑ دینگے اور ماں سے وہ سلوک کرینگے جو لونڈی سے کرتے ہیں خدا پناہ میں رکھے اس زمانہ میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اپنی ماں کا ادب نہیں کرتے ت دوسری نشانی یہ ہی کہ تو دیکھیگا ننگوں کو جنکے پاؤں میں جوتا نہ تھا تن کو کپڑا نہ تھا وہ بڑی بڑی عمارت بنا رہی ہیں ف یعنی دنیا کی حالت میں بڑا انقلاب ہوگا جو لوگ مفلس قلاش بھوکے ننگے تھے وہ امیر مالدار ہو جاوینگے اور جو امیر مالدار تھے وہ مفلس اور محتاج ہو جاوینگے ت عمر بن الخطاب فرماتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا میں بڑی دیر تک ٹھیرا رہا بعد اوسکے آپنے مجھ سے فرمایا کہ ای عمر تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا آپنے فرمایا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہی آپنے فرمایا وہ جبرئیل تھے جو تمکو تمہارا دین سکھلانے کیلیے آئے تھے غرضکہ اس حدیث سے ایمان مفصل کا حکم نکلتا ہی کہ جو سکھایا اور پڑھایا جاتا ہی۔

۷- **کلمہ ایمان مفصل** اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ (ترجمہ) میں اللہ پر اور اوسکے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور اوسکے رسولوں پر اور آخرت پر ایمان لایا اور میں نے اس بات کی تصدیق کی کہ بھلائی اور برائی خدا ہی کی طرف سے ہی اور بعد مرنیکے زندہ ہونا یقینی ہے۔

باب۴ عقاید کا بیان

فصل (۱) اللہ پر ایمان لانے کا ذکر

عقیدہ (۱) اللہ تعالے کی ذات اور صفات کا یقین کرنا ضرور ہی۔ اللہ تعالی کا کئی نام ہی اور نہیں سے

بعض اسم ذات ہیں اور بعض اسمار صفات جیسا کہ ایک حدیث اللہ کے ناموں کے بیان میں آئی ہے۔ ابو ہریرہؓ سے
روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو انکو یاد رکھے وہ جنت میں
داخل ہوگا پھر آپنے اون ناموں کو گن کر فرما دیا اون ناموں کے معانی اور مطالب میں غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی
عظمت اور شان نظر آتی ہے اور اوسکی ذات اور صفات کا اجمالی علم ہوسکتا ہے (مطالب اسمار الٰہی) هُوَ اللّٰهُ
الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لایق عبادت کے نہیں اوسکی ذات قدیم ہے اوسکی قدرت کامل
(صرف نام اللہ اسم ذات ہے اور باقی نام اسمار صفات ہیں) اَلرَّحْمٰنُ دنیا میں سب پر مہربان خواہ وہ مومن
ہوں یا کافر اَلرَّحِيْمُ آخرت میں مومنوں کے حق میں مہربان اَلْمَلِكُ سب کا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب
ونقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود بھی صحیح وسالم بندوں کو بھی صحیح وسالم رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ مومنوں کو ہول
قیامت اور عذاب دوزخ سے امن دینے والا اَلْمُهَيْمِنُ ایسا امانتدار کہ اطاعت گذار بندوں کے ثواب دینے میں
رائی برابر بھی کمی نہیں کرتا اور نہ اونکے ثواب دینے سے تھکتا ہے اَلْعَزِيْزُ ایسا عزت دار عالیشان کہ اوس تک
رسائی ہر کسی کی دشوار ہے اَلْجَبَّارُ بندوں کی حالت کا درست کرنیوالا شکستہ دلوں کی خبر لینے والا اونکی
تکلیفوں کو دور کرکے راحت دینے والا اَلْمُتَكَبِّرُ ایسا کبیر الشان ہے کہ بندوں سے اگر بات بھی کرتا ہے تو بذریعہ
رسول کے وحی بھیجکر اَلْخَالِقُ تمام عالم کو عدم سے وجود میں لانیوالا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے ہر چیز کو بنانے والا
اَلْمُصَوِّرُ ہر چیز کو اوسکے مناسب شکل وصورت دینے والا اَلْغَفَّارُ بندوں کے گناہوں کو دنیا اور آخرت میں
ڈھانکنے والا اَلْقَهَّارُ مخلوقات کی تدبیر اپنے منشار کے موافق کرنیوالا۔ یا ایسا غالب کہ اوسکو کوئی مغلوب
نہ کرسکے یا بڑے بڑے سرکشوں کا سر نیچا کر دینے والا اَلْوَهَّابُ اقسام اقسام کے انعامات کا کثرت سے دینے والا۔
اَلرَّزَّاقُ بندوں کا ہر حال میں روزی رسان اَلْفَتَّاحُ اوسکی رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اَلْعَلِيْمُ
ہر ہر ذرہ کا اوسکو علم ہے اَلْقَابِضُ وہ جب چاہے بندوں کے رزق کو بند کردے اَلْبَاسِطُ جب چاہے بندوں کے رزق کو
کشادہ کردے اَلْخَافِضُ مغرور سرکشوں کو پست کردے اَلرَّافِعُ مومنین منکسرین کو بلند کردے اَلْمُعِزُّ جسکو چاہے
عزت دے اَلْمُذِلُّ جسکو چاہے ذلت دے اَلسَّمِيْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَكَمُ اوسکے سب
اقوال وافعال منصفانہ ہیں اَلْعَدْلُ بڑا عادل ومنصف اَللَّطِيْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِيْرُ سب

چیزوں سے ایسا باخبر کہ انکو یقینی طور پر جاننے والا اَلْحَلِیْمُ ایسا بردبار کہ باوجود گناہوں کی گرفت نہیں کرتا دنیا میں
فرمان برداروں اور نافرمانوں دونوں پر اوسکی انعامات اور مہربانیاں ہیں اَلْعَظِیْمُ اوسکی شان ایسی عالی ہے کہ وہم
وخیال کی رسائی وہاں تک نہ ہو اَلْغَفُوْرُ بندوں کی خطاؤں سے ایسا چشم پوش ہے کہ اوسکی معافی مواخذہ سے
بڑھی ہوئی ہے اَلشَّکُوْرُ اطاعت گذار بندوں کا قدردان ہے اَلْعَلِیُّ وہ سب سے اوپر ہے اوس سے اوپر کوئی نہیں اَلْکَبِیْرُ
ایسا عظیم الشان ہے کہ مخلوق کی صفات سے بالکل پاک ہے اور اونکی اطاعت اور فرمانبرداری کا محتاج نہیں اَلْحَفِیْظُ
مخلوقات کا ہر حال میں نگہبان اَلْمُقِیْتُ کائنات کا قوت دہندہ اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی یا تمام لوگوں کے
اعمال کا اور اقوال کا ایسا حساب دان کہ بغیر گنتے اور اندازہ کرنیکے ہر چیز کا شمار اور اندازہ بتادے اور ہر ایک کا
جلد حساب لیلے اَلْجَلِیْلُ ایسا جلیل الشان کہ اوسکی اطاعت سب پر واجب الاذعان ہے اَلْکَرِیْمُ
ایسا سخی کہ اوسکی سخاوت کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ ایسا نگہبان کہ مخلوقات کی نگہبانی سے ایکدم غافل نہیں اَلْمُجِیْبُ
حاجتمندوں کی حاجت برلانیوالا اور دعا کرنیوالوں کی دعا قبول کرنیوالا اَلْحَکِیْمُ حاکم باحکمت سنوار اَلْوَدُوْدُ
نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب اَلْوَاسِعُ اوسکی رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اَلْمَجِیْدُ ایسا ذی عزت وشان ہے
کہ اوسکی بارگاہ تک بڑے بڑے لوگوں کی رسائی مشکل باوجود اسکے پھر سب کی خبر رکھنے والا اور اونپر مہربانی کرنیوالا ہے
اَلْبَاعِثُ قیامت میں حساب کتاب کیلیے وہی سبکو قبروں سے زندہ اوٹھائیگا اَلشَّہِیْدُ سب چیزوں سے
ایسا واقف کہ کوئی چیز اوس سے پوشیدہ نہیں اور سب اوسکے حضور میں موجود ہیں اَلْحَقُّ اوسکے وجود کا اقرار لازم
اوسکے انکار کی گنجایش نہیں اوسکی ذات اور صفات میں کسی طرح کا شبہ نہیں اَلْوَکِیْلُ ہمارے عالم کے سب امور کا
کارساز اور سب کی روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ ایسا صاحب قوت جو کسی حال میں عاجز نہ ہو ایسا مضبوط
جو کبھی نہ تھکے اَلْوَلِیُّ بیکس غریبوں اور یتیموں کا معین اور متولی اَلْحَمِیْدُ ایسا محمود کہ جو ہر طرح کی تعریف کا شایان ہے
اَلْمُحْصِیْ اوس کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوے ہے کوئی ذرہ بھی اوسکے علم سے پوشیدہ نہیں اَلْمُبْدِئُ بےمثال دیکھے
عالم کا پیدا کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں بندوں کو مار کر آخرت میں پھر زندہ کرنیوالا اَلْمُحْیِیْ وہی جلانیوالا ہے
اَلْمُمِیْتُ وہی مارنیوالا ہے اَلْحَیُّ اپنی ذات سے زندہ ہے اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قایم ہے سب چیزوں کو تھامے
ہوے ہے اَلْوَاجِدُ اوس سے کوئی چیز چھوٹ کر جا نہیں سکتی یا ایسا غنی کہ اوسکو کسی بات کی احتیاج نہیں

الماجد صاحب شرف الواحد ایسا یکتا جسکا ثانی نہیں الصمد ایسا سردار جو ہمیشہ رہے اور نہ کھاوے
نہ پیوے سب اوسکے محتاج وہ سب سے بے نیاز القادر ہر چیز پر قدرت رکھنے والا المقتدر ہر چیز پر اپنی
قدرت کو پورے طور پر ظاہر کرنیوالا المقدم جسکو چاہے مراتب عالیہ دیکر آگے کردے المؤخر جسکو چاہے مراتب
عالیہ سے ہٹا کر پیچھے کردے الاول سب سے پہلے وہی اوس سے پہلے کوئی نہیں الآخر سب کے بعد وہی اوسکے
بعد کوئی نہیں الظاہر اپنی آثار قدرت سے ظاہر ہے جسکو سب جانتے ہیں الباطن اپنی حقیقت سے
پوشیدہ ہے جس سے کوئی آگاہ نہیں الوالی ہر چیز پر مالکانہ تصرف کرنیوالا المتعالی اولاد اور ازواج اور
جوارح اور اعضا سے اوسکی شان منزہ ہے البر بندوں کے حق میں ایسا مہربان ہے کہ اونکی فراخی چاہتا ہے اور اونکے
حق میں تنگی ڈالنا نہیں چاہتا ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں لکھتا ہے اور برائی کے عوض ایک ہی برائی التواب
گڑگڑانیوالے بندے جو اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اوسکے طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اونکی طرف نظر رحمت سے پھر رجوع
کرتا ہے المنتقم بدکاروں سے بدلا لینے والا العفو گنہگاروں کے گناہوں کو بخشنے والا اور اونکی خطاؤں کو
ثواب سے بدل دینے والا عجب تاثیر دکھلائی کسی کی بے نیازی نے خطائیں ہو گئیں ساری ثواب آہستہ آہستہ
الرؤف بندوں پر ایسے سخت احکام جاری نہیں فرماتا جسکو وہ کر نسکیں مالک الملک شہنشاہ ذوالجلال
والاکرام اوسکی شان ایسی عالی ہے کہ اوسکے دبدبے اور قہر سے سب خلق اور لرزاں ہیں اور ایسا ذی
کرم ہے کہ سب اوسکی ثنا گوئی میں رطب اللسان ہیں المقسط خود بھی عادل ہے اور دوسروں کو بھی عدل کی
توفیق دینے والا ہے الجامع قیامت میں سب کو جمع کریگا الغنی سب اوسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں
المغنی دوسروں کو بھی غنی کرنیوالا ہے المانع روکنے والا بھی وہی ہے الضار النافع ضرر دینے والا بھی
وہی نفع دینے والا بھی وہی النور خود بھی ظاہر ہے غیر کو بھی ظاہر کرنیوالا ہے الہادی سیدھا رستہ بتانے
والا وہی ہے (جو اوس تک پہونچاوے) البدیع نادر نادر اختراعات اور بے نمونہ ایجادات کا موجد وہی ہے
الباقی وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا الوارث فنائے عالم کے بعد ساری کائنات کا فی الحقیقت وہی وارث ہے
اور سب کائنات اوسی کی میراث ہے الرشید سبکا بڑا مرشد اور پیر وہی ہے الصبور ایسا تحمل والا ہے
کہ گنہگاروں کے عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ اونکو توبہ کی مہلت دیتا ہے۔

اسکے سوا اور بھی ذات باری تعالیٰ کے اوصاف ہیں مثلاً وعدہ کا سچا سب کا پرورش کرنیوالا فریاد رس خوبصورت صاحب تدبیر اوسکے مثل کوئی نہیں وہ ویسا ہی ہے جیسی اوسکی شان ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے. وہ سب کو دیکھتا ہے اور اوسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا. آسمان سے پانی برساتا اور اوس سے ہر قسم کے میوے اُگاتا ہے انواع اور اقسام کی چیزیں پیدا کرتا ہے غرضکہ تمام صفات کمالیہ سے اوسکی ذات موصوف ہے. اللہ تعالیٰ کی

ذات کا منکر کافر ہے. اور اللہ تعالیٰ کی اون صفات کا منکر بھی کافر ہے جو نص قرآن و حدیث صحیح سے ثابت ہیں

(**عقیدہ ۲**) مخلوق کی صفتوں سے ذات باری تعالیٰ پاک ہے اور جہاں کہیں ایسی صفات آئی ہیں جیسے ہنسنا یا تعجب کرنا یا اوترنا یا چڑھنا ان سب اوصاف کے معنے ہم اوسی طرح سمجھیں جیسا کہ شرع میں وارد ہوئے ہیں اون معنوں کی تاویل کرنا یا اونکا انکار کرنا یا اون صفات کی تشبیہ کسی دوسری چیز کے ساتھ دینا بُرا ہے مثلاً ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم کلام کرتے ہیں یا اللہ کا تعجب کرنا ایسا ہی جیسے ہم کرتے ہیں یا اللہ کا ہنسنا ایسا ہی ہے جیسے ہم ہنستے ہیں بلکہ جیسی اوسکی شان ہے ویسی ہی اوسکی ہنسی وغیرہ ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ. اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں تبدیلی نہیں ہوتی کیونکہ اوسکی ذات قدیم ہے.

(**عقیدہ ۳**) جو کچھ عالم میں بھلائی یا بُرائی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اوسکے ہونے سے قبل اوسکو جانتا ہے اور اوسی جاننے کے موافق پیدا کرتا ہے اسکو تقدیر پر ایمان لانا کہتے ہیں بھلی باتیں جیسے اوسکی پیدا کی ہوئی ہیں بُری باتیں بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی ہیں اون کے پیدا کرنے میں بہت راز ہیں جنکو اللہ ہی خوب جانتا ہے ہر کوئی اوسکو نہیں جان سکتا باوجود برائیوں کے پیدا کرنیکے پھر برائیوں سے راضی نہیں کیونکہ کسی بات کا پیدا کرنا اور چیز ہے اور کسی بات سے راضی ہونا اور چیز بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ بھلے اور برے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنیکی قدرت نہیں ہے برے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور نیک کام سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے.

(**عقیدہ ۴**) اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کرنیکا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے.

(**عقیدہ ۵**) کوئی چیز خدا کے ذمہ ضرور نہیں جو کچھ کرے اوسکا فضل ہی فضل ہے.

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵

[illegible]

فصل ۲ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اگلی انبیا پر ایمان لانیکا بیان

عقیدہ ۶ ۔ جناب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اگلی انبیا علیہم السلام پر ایمان لانا دین کا ضروری امر ہے پیغمبروں کے بھیجنے میں اللہ تعالی کی بہت کچھ حکمتیں ہیں اون حکمتوں میں ایک حکمت مخلوق کی ہدایت مقصود ہے تمام انبیا گناہوں سے پاک ہیں اور اونکی تعداد اللہ تعالی ہی کو معلوم ہے پیغمبروں کا منصب رسالت سے سرفراز ہونا ایک عطاء ربانی ہے جسکو اللہ تعالی اہل سمجھتا ہے اوسکو منصب رسالت عطا فرماتا ہے کسی کا اختیاری فعل نہیں ہے جو اکتساب سے حاصل ہو سکے پیغمبروں میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اون پیغمبروں میں یہ پیغمبر مشہور ہیں جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے۔ ابو البشر آدم علیہ السلام۔ نوح بن ملک بن متوشلخ ابن خنوخ یعنے ادریس بن برد علیہ السلام۔ ابراہیم بن آذر علیہ السلام۔ اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما السلام یعقوب بن اسحٰق علیہما السلام۔ یوسف بن یعقوب علیہما السلام۔ لوط بن ہاران بن آذر علیہ السلام۔ صالح بن عبید علیہ السلام۔ شعیب بن میکیل علیہ السلام۔ موسی بن عمران علیہ السلام ہارون بن عمران علیہ السلام۔ ہود بن عبداللہ علیہ السلام۔ داؤد بن ایشا علیہ السلام۔ سلیمان بن داؤد علیہما السلام۔ ایوب بن اموص علیہ السلام۔ ذو الکفل ابن ایوب علیہما السلام۔ یونس بن متی علیہ السلام الیاس بن یسین علیہ السلام۔ الیسع بن اخطوب علیہ السلام۔ زکریا بن برخیا علیہ السلام۔ یحیی بن زکریا عیسی بن مریم علیہما السلام۔ محمد بن عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام ان سب پیغمبروں میں پانچ پیغمبر اولوالعزم ہیں حضرت جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام۔

عقیدہ ۷ ۔ پیغمبروں میں بعض کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہوا ہے۔ سب سے زیادہ مرتبہ جناب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کئی وجوہات سے ایک تو یہ کہ خود جناب سرور کائنات

حاشیہ (۱ تا ۵) صفحہ ۱۸ دیکھیے

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ بَنِی اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ (ترجمہ) میں اولاد بنی آدم کا سردار ہوں
اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا بلکہ اظہار نعمت ہے جو امر واقعی ہے۔ دوسری جگہ آپ ارشاد فرماتے ہیں
لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ (ترجمہ) اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو انکو بھی
میری اتباع کرنا ہوتی تیسری یہ کہ جو جو کمالات اگلے انبیاؤں میں تھے وہ سب آپکی ذات مقدسہ میں
جمع تھے ؎ حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری۔
زلف مشکین تن سیمین لب گویا داری ؛ اثر معجز عیسیٰ بسخنہا داری ؛ چوتھے یہ کہ آپ
قیامت میں سب سے پہلے قبر شریف سے برآمد ہونگے پانچویں یہ کہ آپ سب سے پہلے شفاعت
کریں گے چھٹے یہ کہ سب سے پہلے آپکی شفاعت قبول ہوگی ساتویں یہ کہ آپ کی بشارت اگلے
پیغمبروں نے دی ہے آٹھویں یہ کہ اگر سیر اور حدیث کی کتابیں اوٹھا کر دیکھی جاویں تو اون سے معلوم
ہوجائیگا کہ آپکے اخلاق کریمانہ اور خصایل پسندیدہ اور ارشادات حکیمانہ اور عادات مرضیہ ایسے تھے
کہ منکر سے منکر بھی اگر آپ کو سچی نگاہ سے دیکھ لیتا آپکے نبوت کی فورًا تصدیق کرتا غرضکہ وجود مبارک
جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپکی نبوت کی دلیل ہے ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب ؛
گر دلیلت باید ازوی رو متاب ؛ ؎ ہر جلوہ جمال ترا ناز دیگر است ؛ ہر نغمہ کمال ترا ساز دیگر است
اعجاز حسن ترا بسخن نیست احتیاج ؛ ہر غمزہ و چشم تو اعجاز دیگر است ؛ ؎ نگار من نہ بمکتب رسید و درس نخواند
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ؛ آپکے رسالت کی تصدیق دین کا ضروری امر ہے اور آپ کی
رسالت کا منکر کافر ہے۔ بغیر آپکے رسالت کی تصدیق کے توحید حاصل نہیں ہوسکتی آپکے بعد
قیامت تک کوئی پیغمبر نہیں آئیگا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ اون سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ ۸ - جناب سرور کائنات کی امت سب امتوں سے بہتر ہے اور آپ کی
شریعت مکمل شریعت ہے اور آپکا دین سب دینوں کا ناسخ ہے۔

عقیدہ ۹ - ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ
مکہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور سدرۃ المنتہی تک اور اوس سے آگے

(شہ - دیکھو صفحہ ۱۹) حاشیہ

جهانتک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا رات ہی رات میں پہونچا دیا اور پھر مکہ میں واپس لے آیا اسکو معراج کہتے ہیں۔ نفس معراج کی تصدیق دین کا ضروری امر ہے۔ جو نص قرآنی اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے ؛

فصل ۳ فرشتون پر ایمان لانیکا بیان

عقیدہ ۱۰۔ فرشتون کی تصدیق کرنا دین کا ضروری امر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اون کا مرد یا عورت ہونا ہمکو کچھ نہیں بتلایا گیا بہت سے کام اونکے سپرد ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے وہ نہ کہاتے ہیں نہ پیتے ہیں ذکر الٰہی اون کا شغل ہے اونمیں سے بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین اور بعض کے چار چار پر ہیں اور بعض کے اس سے بھی زیادہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا ایک پر کا فاصلہ دوسرے پر سے اسقدر تھا جیسا کہ مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہے فرشتوں میں آٹھ فرشتے ایسے ہیں جو پروردگار کے عرش کو تھامے ہوئے ہیں فرشتونمیں چار فرشتے مشہور ہیں ایک جبرئیل علیہ السلام جنکو وحی اور کفار پر عذاب نازل کرنیکی خدمت ہے (۲) میکائیل علیہ السلام جنکو رزق پہونچانے اور بارش برسانے کی خدمت ہے (۳) عزرائیل علیہ السلام جنکو قبض ارواح کی خدمت ہے۔ (۴) اسرافیل علیہ السلام جنکو صور پھونکنے کی خدمت ہے۔ علاوہ انکے اور فرشتے بہت سے ہیں۔ جیسے کراماً کاتبین جو رات اور دن بندونکے نیک اور بری کاموںکو لکھتے ہیں اور منکر نکیر ہیں جو قبر میں دین پوچھنے کے لئے آویں گے ہاروت اور ماروت جو چاہ بابل میں قید ہیں اور جیسے

رعد۔ برق۔ مالک۔ قعید وغیرہ نفس ملایکہ کا انکار کفر ہے۔ اور ملایکہ کے ایسے معنے لینا جو قرآن اور حدیث سے ثابت نہ ہوں وہ زندقہ ہے ؛

حاشیہ (عقیدہ) صفحہ ۲۰ دیکھو

فصل ۴ قرآن مجید اور کتب آسمانی پر ایمان لانیکا ذکر

عقیدہ ۱۱ قرآن شریف اور آسمانی کتابون پر ایمان لانا دین کا ضروری امر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبرون پر اتاری ہیں تاکہ وہ اپنی امتوں کو دین کی باتین بتائیں اون کتابونمین اوامر اور نواہی اور وعدا اور وعید اور دعائیں وغیرہ ہیں اون سب کتابونمیں افضل اور جامع کتاب قرآن عظیم الشان ہے کئی وجوہات سے ایک تو یہ کہ وہ خلاصہ سب آسمانی کتابونکا ہے دوسری یہ کہ وہ افضل رسل یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے تیسری یہ کہ وہ خود ایسا زندہ معجزہ جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو قیامت تک باقی رہیگا اور اوسکے معجزہ ہونیکی مختصر دلیل یہی ہے کہ باوجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو امی ہونیکے ایسا بلیغ اور فصیح کلام آپسے صادر ہوا جو انسان کی طاقت بشری سے خارج تھا اور بلیغ سا بلیغ شخص سنکر یہی کہدیتا تھا کہ یہ کلام بشر کا کلام نہیں ہے بلکہ خدا کا کلام ہے اور عرب باوجود اپنی فصاحت اور بلاغت پر نازان ہونیکے ایک آیت بھی اوسکے مثل نہ لاسکے چوتھے یہ کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جسمیں اجمالاً اگلے اور پچھلے واقعات کی سب خبریں اور ہر ہر علوم کا اجمالی بیان موجود ہے بشرطیکہ اوسکو کوئی سمجھے اور اوسکے مضامین میں غور اور خوض کرے اور باوجود مختصر اور مشکل ہونیکے آسان بھی ایسا ہے کہ جس کسی نے ذراسی بھی اردو پڑھ لی ہے بہت جلد ذراسی توجہ میں اوسکو حاصل کرسکتا ہے اور اب تو بحمد اللہ اس وقت تک قرآن مجید کے متعدد ترجمے ہو چکے ہیں غرضکہ قرآن ایک ایسا مختصر قانون آلہی ہے کہ جسمیں مسلمانونکی دینی اور دنیوی سب معاملات اور عبادات طے ہو سکتے ہیں افسوس ہے کہ مسلمان ایسی جامع کتاب کو چھوڑ کر دوسری کتابونکی طرف لگے ہوئے ہیں اگر ہمارے اس زمانہ کے علما اس طرف توجہ کریں اور قرآن میں جو کچھ علوم ہیں اونکی الگ الگ ترتیب دیں تو ایک بہت بڑا دینی کام ہو جاوے

حقانیت پیغمبر ... [illegible]

چنانچہ اس احقر نے چند رسالے علوم قرآن کے اردو میں ترتیب دئے ہیں اگر اللہ تعالی اونکی طبع کا بندوبست کرادے تو انشاء اللہ تعالی وہ بھی شایع ہونگے۔ ؎ مخدرات سراپردہ ہاے قرآنی ؛ چہ دلبراند کہ دل می برند پنہانی ؛

ب ۔ قرآن عظیم الشان اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے اور وہ یہی ہے جو صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور حافظوں کے سینوں میں موجود ہے اور جو صحیح تلفظ سے پڑھا جاتا ہے اور کانوں سے سنا جاتا ہے۔

ج ۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں اتریگی قرآن کے احکامات قیامت تک جاری رہینگے دوسری کتابونکو گمراہ لوگون نے اپنی مرضی کے موافق ردو بدل کر دیا اور اوسمیں تحریف کر دی مگر قران مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالی نے وعدہ کر لیا ہے اوسکو کوئی بدل نہیں سکتا قرآن مجید کے بعد توریت شریف کا مرتبہ ہے یہ کتاب حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے تمام انبیائے بنی اسرائیل کی یہی کتاب مدار عمل رہی ۔ اوسکے بعد انجیل شریف کا مرتبہ ہے یہ کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی اوسکے بعد زبور شریف کا مرتبہ ہے جو داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی ہے اسمیں اکثر دعائیں ہیں قرآن شریف کے آنے سے یہ سب کتابیں منسوخ ہوگئیں لیکن اونکی عظمت اور تصدیق ضروری ہے ہے جیسا کہ آیت قرآنی سے معلوم ہوتا ہے۔ قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ بعض لوگ اہل کتاب سے مناظرہ کرتے وقت کتب آسمانی یعنے توریت اور انجیل کی توصیف کرتے ہیں اور ایسے توصیفی الفاظ کتب آسمانی کی نسبت کہہ جاتے ہیں کہ جن سے ایمان جاتا رہتا ہے ایسے کلام سے احتراز کرنا چاہئے اور اہل کتاب سے عمدہ طریق سے بحث کرنا چاہئے کیونکہ کسی کتاب کے منسوخ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اوس کی توصین کی جائے ۔ قرآن اور کتب آسمانی کا انکار کرنا کفر ہے ؛

فصل ۵ معجزہ اور کرامت اور استدراج کا بیان

عقیدہ ۱۲ - انبیاء کی صداقت کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیا کو معجزہ عنایت کئے ہیں۔ معجزات کا ماننا بھی ضروری ہے نفس معجزات کا انکار کفر ہے معجزات کی ظاہری معنوں سے انکار کر کے ان معنوں کی ایسی تاویل کرنا جو نص کے خلاف ہو الحاد ہے معجزات کا بیان قرآن اور حدیث میں جا بجا آیا ہے۔

عقیدہ ۱۳ - جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا ہے اور سنت کا پیرو ہوتا ہے تو اوسکو ولایت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور وہ ولی کہلاتا ہے جسکی تعریف ہم نے اوپر بیان کر دی ہے ایسے شخص سے بھی کبھی خلاف عادت امور سرزد ہوتے ہیں۔ (جیسے پانی پر چلنا ہوا پر اڑنا تھوڑا کھانا بہت لوگوں کو کافی ہو جانا غیب سے کھانا موجود ہو جانا خلاف موسم میوہ موجود پانا) جنکو ہم کرامت کہتے ہیں کرامت کو بھی ماننا چاہئے۔ کرامت اور معجزہ میں صرف اسی قدر فرق ہے کہ معجزہ نبی سے سرزد ہوتا ہے اور اثبات نبوت کی غرض سے اوس کا اظہار کیا جاتا ہے اور کرامت ولی سے سرزد ہوتی ہے جسکے ساتھ دعوی نبوت نہیں ہوتا کرامت کا ثبوت بھی قرآن و حدیث اور اولیاء اللہ کے تذکروں سے ملتا ہے۔

عقیدہ ۱۴ - بعض وقت کسی کافر یا فاسق سے بھی خلاف عادت امور سرزد ہوتے ہیں ایسی باتوں کو استدراج کہتے ہیں ایسی باتوں کا یقین نہیں کرنا چاہئے بلکہ اونکو وسوسے شیطانی سمجھنا چاہئے جو باغوائے شیطان کافر یا فاسق سے صادر ہوتے ہیں۔ استدراج میں اور معجزہ اور کرامت میں بہت ہی بڑا فرق ہے۔ اولاً معجزہ اور کرامت کا صدور نیک شخص سے ہوتا ہے اور استدراج کا ظہور بد شخص سے۔ دوسرے استدراج باسباب ظاہری ہوتا ہے اور کرامت اور معجزہ بلا اسباب ظاہری تیسرے کبھی استدراج کا اثر الٹا ہوتا ہے یعنے فائدہ کی جگہ پر

نقصان ہوتا ہے چوتھے استدراج کا اثر دیر تک نہیں رہتا پانچویں قلب میں اوس سے کدورت پیدا ہوتی ہے۔ چھٹے استدراج سے مقصود ہدایت نہیں ہوتی بلکہ گمراہ کرنا یا اپنا کرتب دکھلانا یا نظربندی کر دینا مقصود ہوتا ہے۔ جادو ہو یا مسمریزم شعبدہ ہو یا بھان متی کا تماشہ گارڈوں کا کھیل ہو یا اہل یورپ کے ایجادات یہ سب استدراج میں داخل ہیں۔ بعض استدراج (مثلاً جادو یا مسمریزم وغیرہ کو) یقینی طور پر ماننے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

فصل ۶ صحابہؓ اور اہل بیت کا بیان

عقیدہ ۱۵ ۔ امت میں بعد انبیاء کے سب سے بہتر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں اون سے ہر مسلمان کو محبت رکھنا ضرور ہے عامہ صحابہ سے اچھا گمان رکھے اونکو برا کہنے سے اپنی زبان کو روکے جب کبھی ذکر آوے تو رضی اللہ عنہم سے اونکو یاد کرے اونکو برا کہنا یا اونکی نسبت بدگمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے جس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے اگر کوئی انکا قضیہ یا جھگڑا سننے میں آوے تو اوسکو اونکی بھول اور چوک محمول کرے زیادہ بحث نہ کرے کیونکہ صحابہ کے جھگڑوں کے سمجھنے کے ہم مکلف نہیں ہیں صحابہ میں سے بڑھکر مرتبہ چار صحابیوں کا ہے جو خلفاء اربعہ کے نام سے مشہور ہیں پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر الصدیق ابن ابی قحافہؓ یہ امت میں سب سے بہتر ہیں دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضؓ بن خطاب تیسرے خلیفہ حضرت عثمانؓ بن عفان چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ بن ابی طالب ہیں۔ دس صحابہ عشرۂ مبشرہ کہلاتے ہیں اور وہ دس یہ ہیں حضرت ابوبکر الصدیقؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ حضرت عبدالرحمنؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت سعید بن زیدؓ حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ انکو عشرۂ مبشرہ اس واسطے کہتے ہیں کہ حضرتؐ نے انکے جنتی ہونیکی بشارت دی ہے۔ انکے علاوہ اور بھی صحابی ہیں جنکے نسبت جناب سرور کائنات صلعم نے جنتی ہونیکی صراحت کر دی ہے جیسے حضرت حمزہؓ حضرت عباسؓ

حضرت صہیب رضہ حضرت ثابت رضہ بن قیس حضرت سعد بن معاذ رضہ حضرت بلال رضہ حضرت حارثہ ابن سراقہ حضرت عمار بن یاسر بعد عشرہ مبشرہ کے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو جنگ بدر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے بعد اونکے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو جنگ احد میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے بعد اونکے اون صحابہ کا مرتبہ ہے جو بیعت رضوان میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔

عقیدہ ۱۶ - صحابہ میں باعتبار اہل بیت ہونیکے سب سے بہتر صحابہ وہ ہیں کہ جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر انیکے ہیں اور وہ دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو خاصۃً اہل بیت کے نام سے مشہور ہیں اور جنکے بارے میں جو سرور کائنات نے صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے ھؤلاء اھلی (یعنے یہ میرے اہل ہیں) اور وہ چار شخص ہیں ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسری حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تیسرے اور چوتھے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جو حضرت صلعم کے نواسے ہیں جناب سرور کائنات صلعم کو ان دونوں صاحبزادوں سے بہت محبت تھی آپنے فرمایا حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں ان بزرگواروں کی اولاد بھی اہل اہل بیت ہے دوسرے وہ جو ازواج مطہرات کے نام سے موسوم ہیں یعنے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بی بیاں یعنے حضرت خدیجہ بنت خویلد۔ حضرت عایشہ رضہ بنت ابی بکر الصدیق رضہ حضرت حفصہ بنت عمر رضہ حضرت سودہ بنت زمعہ حضرت زینب بنت جحش حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ حضرت جویریہ بنت الحارث حضرت میمونہ بنت الحارث حضرت صفیہ بنت حیی ازواج مطہرات تمام مسلمانوں کی ماں ہیں اہل بیت اور ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت رکھنا ضرور ہے معاذ اللہ اون سے عداوت رکھنا یا اونکو برا کہنا یا اونکے نسبت بدگمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

سب عورتوں میں افضل پانچ عورتیں ہیں۔ حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام حضرت خدیجہ بنت خویلد حضرت فاطمہ بنت محمد صلعم آسیہ زوجہ فرعون کی بیوی حضرت عایشہ صدیقہ رضہ

فصل ۷ قبر کا بیان

عقیدہ ۱۷ - قبر میں منکر نکیر کا سوال مردے سے یقینی ہونے والا ہے جو آیت[1] قرآنی اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے قبر کے سوال و جواب کا انکار کرنا گمراہی ہے۔ جب آدمی مرجاتا ہے اگر اوسکو دفنا جاتا ہے تو دفنانیکے بعد اور اگر نہ دفنایا جائے تو مردے کی روح جہاں کہیں اور جس حالت میں ہو اوس کے پاس دو فرشتے (جنمیں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں) آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے تیرا دین کیا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایماندار ہے تو ٹھیک جواب دیتا ہے یعنے کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے میرا دین اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں پھر اوسکے لئے جنت کے طرف سے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے جہاں سے جنت کی ہوا آتی ہے اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ تو ایسے ارام سے قیامت تک سو رہ جیسا کہ دولہا آرام سے سوتا ہے اور اگر کافر یا منافق ہے تو تینوں سوال کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا اور واویلا مچاتا ہے اوس پر موگریوں کی مار پڑتی ہے اور زمین اوسکو ایسا دباتی ہے جس سے سب پسلیاں چکناچور ہو جاتی ہیں بعضوں کو اللہ تعالی اس امتحان سے معاف بھی کر دیتا ہے یہ عذاب کافروں اور منافقوں اور بعض فاسقوں کو ہوگا اس قسم کے عذابات سب مردے کو معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اوس کے پاس بیٹھا ہو وہ بے خبر ہے۔

فصل ۸ آثار قیامت اور قیامت کا بیان

عقیدہ ۱۸ - آثار قیامت اور قیامت کا ماننا بھی دین کا ضروری امر ہے آثار قیامت

[1] سے صفحہ ۲۶ کا حاشیہ ملاحظہ کیجیے

(جنمیں سے بعض کا ذکر قرآن میں آیا ہے اور اکثر کا ذکر صحیح حدیثوں میں آیا ہے) اور قیامت کا
انکار کرنا کفر ہے قیامت اور آثار قیامت کی ظاہری معنوں سے انکار کری اونکے معانی میں ایسی
تاویل کرنا جو نص صریح کے خلاف ہو الحاد ہے قیامت واقع ہونے سے پہلے قیامت کی چھوٹی
بڑی نشانیاں ظاہر ہونگیں علم دین اوٹھتا جائیگا زناکاری شراب خواری بہت ہوگی
علماء دین مرتے جائینگے جاہل لوگ قاضی ہونگے نادانی اور جہل سے فتوے دینگے خود بھی گمراہ
ہونگے اور ون کو بھی گمراہ کرینگے زکوۃ کو لوگ تاوان سمجھینگے امانت میں خیانت کرینگے
مرد عورتوں کی اطاعت کرینگے ماں باپ کو ناخوش کرکے دوستوں کی رضامندی مرغوب
خاطر ہوگی مسجدونمیں فضول باتیں ہونگیں ریشمیں کپڑے پہنے جائینگے عرب میں ایک
بادشاہ مرجائیگا سب لوگوں کو امیر کی تلاش ہوگی مدینہ میں خاندان اہل بیت سے
مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے وہ حج کیلئے مکہ میں آئینگے اون سے لوگ باوجود اونکے انکار کے
باصرار تمام رکن یمانی اور مقام ابراہیم میں بیعت کرینگے قسطنطنیہ کو وہ فتح کرینگے سات برس تک
عدل وانصاف سے بادشاہی کرکے رحلت فرمائینگے سارے مسلمان اونپر جنازے کی نماز پڑھینگے
پھر ایمانداروں کی آزمایش کیلئے کانا دجال شام وعراق کے درمیان سے نکلے گا ستر ہزار
یہود اصفہان کے اوس کے ہمراہ ہونگے بہت کچھ فساد مچائیگا خدا ہونے کا دعوی کریگا
بہت کچھ استدراج دکھائیگا سچے ایمان والے اوس کی فتنے سے بچ رہینگے کچے ایمان والے
اوس کے دام میں آجائینگے حضرت عیسی علیہ السلام دمشق کے مشرقی جانب سے دو فرشتوں کے
بازوں پر ہاتھ دئے ہوے زرد لباس میں آسمان سے اترینگے فتنۂ دجال سے گھبرا کر
سب مسلمان آپکے طرف رجوع کرینگے آپ سب کو تسلی اور دلاسا دینگے آپکی جہاں نظر
پڑیگی وہاں آپکا قدم پڑیگا آپ دجال کو دھونڈ کر مقام لُد میں اوسکو قتل کرینگے آپ
مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھینگے پھر آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہوگا کہ یاجوج
اور ماجوج جو بہت قوی اور تنومند آدمی ہیں وہ سب فساد مچانے والے ہیں تم سب

صفحہ (۲۷) کا حاشیہ دیکھو

مسلمانونکو لیکر کوہ طور پہ چلے جاؤ آپ وہاں سے سب مسلمانوں کو لیکر کوہ طور پر چلے جائینگے
پھر یاجوج ماجوج بلند مقامات سے آنا شروع کرینگے زمین میں بہت کچہ فساد مچائینگے بہت سی
خونریزی کرینگے اون کا لشکر بحیرہ طبریہ کا سارا پانی پی جائیگا آخرش حضرت عیسی علیہ السلام کی
بدعا سے ایک کیڑا اونکے گردنوں میں پیدا ہوگا جس سے سب مرجائینگے اونکی لاشوں سے
جب زمین متعفن ہو جائیگی تب اونٹ کی سی گردن والے اونچے پرندے ظاہر ہونگے
اونکی لاشوں کو اوٹھا کر مقام مہبل میں پھینکدینگے اوسکے بعد آسمان سے پانی برسے گا
جس سے زمین پاک صاف ہو جاویگی غرضکہ عیسی علیہ السلام اترنیکے بعد سات برس زندہ رہکر
مدینۂ منورہ میں وفات پائینگے اور حضرت رسول خدا صلعم کے بازو میں مدفون ہونگے
اوسکے بعد تین مقام کی زمینوں میں زلزلہ شروع ہوکر وہاں کی زمینیں دہس جائینگیں
ایک مشرقی جانب کی دوسری جنوبی جانب کی تیسری جزیرۂ عرب کے کچھ مقامات - بعدہ
ایک جانور مکے میں صفا پہاڑ سے نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کریگا اوسکے بعد اسرافیل علیہ
السلام ایک صور پھوکیں گے اس صور سے ایک سرد ہوا مشرق کے جانب سے نکلی گی
جس سے سب ایماندار فنا ہو جائینگے اوسکے بعد شیطان آدمی کی صورت میں نمودار ہوکر
سب لوگوں کو بت پرستی سکھاے گا سب لوگ بت پرستی اختیار کرینگے اوسکے بعد
ایک آگ یمن یا عدن کے جانب سے نکلے گی جو سب لوگوں کو ایک جگہ جمع کردیگی جب کوئی
اللہ کا نام لینے والا باقی نرہے گا تب یکایک آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اسرافیل علیہ السلام
دوسری دفعہ صور پھوکیں گے جس سے زمین اور آسمان میں زلزلہ پڑجائیگا لوگوں کے دلوں میں
گھبراہٹ پیدا ہوگی کوئی تو بدحواس ہوکر ادہر ادہر دوڑتا پھریگا کوئی کسی کو چلا کر پکارنے
لگے گا کوئی وہیں کا وہیں ہکا بکا ہوکر متوالوں کی طرح کھڑا رہجائیگا پہاڑ چکنا چور
ہوکر روئی کے گالوں کی طرح اوڑتے پھرینگے حاملہ عورتوں کے حمل گرجائینگے دودہ پلانیوالی
اپنے بچے کو بھول جائیگی شیاطین ادھر ادھر بھاگنے لگیں گے فرشتے اونکو پکڑ پکڑ کر ینگیں

باندھ دینگے زمین و آسمان پھٹ جائینگے ستارے جھڑ پڑیں گے سب جن و انس اور ملائکہ حتیٰ کہ
جو فرشتے پروردگار کے عرش کو تھامے ہوے ہیں وہ بھی فنا ہو جاینگے جب سواے ذات باری
تعالیٰ کے کوئی بھی باقی نرہیگا تب پروردگار خود مخاطب ہو کر فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ
(ترجمہ) (آج کے دن کس کی سلطنت ہے) پھر خود ہی جواب دیگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ
(او سی ایک اللہ غالب کی آج سلطنت ہے) چالیس برس کے بعد عرش سے پانی برسیگا جس سے
سب مردوں کے جسم مثل سبزہ کے زمین میں اُگیں گے اوس کے بعد تیسری مرتبہ صور پھو کا
جائیگا اس صور میں سے ہر شخص کی روح نکلکر اپنے اپنے جسموں میں جا پڑیگی یکایک میدان
قیامت میں روبکاری کے لئے سب قبروں سے زندہ اوٹھ کھڑے ہونگے سب سے پہلے جناب
سرور کائنات صلعم قبر شریف سے برآمد ہونگے پھر دوسرے لوگ قبروں سے نکل آئینگے پھر
ایک آواز آئیگی کہ آج کے دن بارگاہ خداوندی کے حضور میں سب لوگوں کی پیشی ہے
اور آج کا دن وہی دن ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

میدان قیامت کی زمین بالکل سفید اور سپاٹ ہوگی سب ننگے پیر ننگے بدن جیسے پہلے
پیدا ہوے تھے قبروں سے نکلیں گے سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو پھر جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور پھر اور انبیا اور اولیا اور صلحا کو حسب مراتب لباس دیا جائیگا اولاً
پہلے آسمان کے فرشتے اوس کے بعد دوسرے آسمان کے فرشتے آخرش ساتوں آسمانکے
فرشتے یکے بعد دیگرے زمین پر اُتر آئینگے سارے آدمی اور جن اور شیاطین سے زمین
بھر جائیگی ایک جانب کو روح الامین (جبرئیل) اور تمام فرشتے صف بستہ بارگاہ
رب العزت میں مودب ایستادہ ہونگے دوسری جانب انبیاء اور صدیقین اور شہدا
اور اولیاء اور علماء منتظر نزول پروردگار کھڑے ہونگے کراماً کاتبین کے ہاتھ میں نامہ اعمال
ہر ایک کا ہوگا میزان عمل عرش کے سامنے رکھدی جائیگی میدان محشر کو دوزخ گھیری
ہوی ہوگی جنت کے طرف جانیکو دوزخ پر پل صراط قایم کر دیا جائیگا ایک میل کے فاصلہ پر

آفتاب آجائیگا اپنے اپنے گناہون کے موافق سب پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے

بعض نیک لوگوں کو عرش کا سایہ مل جائیگا پروردگار عالی شان عرش پر جلوہ افروز ہوگا

بلا اذن پروردگار کسی کو گفتگو کی مجال نہوگی گفتگو کرنیکی اوسی کو جرأت ہوگی جو ٹھیک طور پر
گفتگو کرسکتا ہو شفاعت اوسی کی قبول ہوگی جسکو پہلے سے اذن شفاعت دیدیا گیا ہو
آفتاب کی گرمی اور پیاس کی شدت سے سب لوگ کھڑے کھڑے گھبرا جائینگے پیغمبروں کے
پاس سفارش کرنیکے لئے دوڑے دوڑے پھرینگے سب پیغمبر اپنی اپنی خطا کو یاد کرکے سفارش
کرنے میں عذر کرینگے اور جناب سرور کائنات صلعم کے حضور میں حاضر ہونیکو کہیں گے
آخرش سب لوگ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور اقدس میں گڑگڑاتے ہوئے
حاضر ہونگے آپ شفاعت کیلئے مستعد ہوجائینگے عرش کے قریب جاکر سجدے میں
گرپڑینگے اور بہت دیر تک حمد وثنا پروردگار کرتے رہیں گے جناب احدیت سے حکم ہوگا
کہ اے محمد اپنے سر کو اوٹھاؤ جو کچھ کہنا ہو کہو ہم سنینگے جس کسی کی سفارش پیش کرنا ہو پیش کرو
شفاعت قبول کرینگے پھر آپ جناب باری سے عرض کرینگے کہ اے بار خدا تو نے مجھے
سردار اولین وآخرین کیا اور میری شفاعت قبول کرنیکا وعدہ کرلیا ہے اب میری شفاعت
قبول فرما اور اس مجمع اولین وآخرین میں مجھ اس مرتبہ محمود سے عزت بخش جناب باری سے
ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمہاری شفاعت قبول کرلی جو کچھ مانگنا ہو مانگو آپ فرمائینگے اے
پروردگار میں امت [illegible] کی فلاح اور نجات چاہتا ہوں حکم ہوگا کہ جن لوگوں سے حساب
کتاب نہیں ہے اونکو داہنے بازو سے جنت کی طرف لیجاؤ بقیہ لوگ حساب کتاب کیلئے
لئے ٹھیر رہیں اپنے طرف سے اتمام حجت کیلئے سب سے پہلے پروردگار انبیا علیہم السلام سے
احکام خداوندی کی پہونچانے پر سوال کریگا سب انبیاؤں کی طرف سے جناب سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تبلیغ احکام پر گواہ ہوگی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی
تصدیق کرینگے اوسکے بعد شہدا اور خون کے مظالم پیش ہونگے بعد ازان حقوق عباد

متعلقہ پر یوں پوچھے جائینگے علما سے علم کے متعلق سوال ہوگا کہ علم پڑھکر کہاں تک اوسپر
عمل کیا اور احکام شرعیہ کی تبلیغ کہاں تک کی مالداروں سے مال کی چھان بین ہوگی
کہ اپنا مال کن کن امور میں صرف کیا عابدوں سے عبادت اور زہد کی تنقیح ہوگی کہ کہانتک
خالصًا لوجہ اللہ عبادت کی اور کہاں تک ریاکاری کی پیروں اور مریدوں کے آپسمیں سوال
جواب ہوں گے گمراہ مرید گمراہ کنندہ پیروں کا دکھڑا رو کر کہیں گے کہ ہم انکی اطاعت کرکے
آج کیسے تباہ ہوئے یہ خود گمراہ تھے ہم کو بھی انھوں نے گمراہ کیا نیک راہ پر چلانے والے
پیر اپنے مریدوں کی سفارش کرینگے جن پیروں نے طریقہ سنت جاری کیا ہو اونکو
دوگنا اجر دیا جائیگا بادشاہوں اور قاضیوں اور حاکموں سے رعایا اور قضایا اور محکومیں کے
حقوق کی پوچھ باچھ ہوگی رعایا اور محکومیں سے بادشاہ وقت کی اطاعت اور وفاداری پوچھی
جائیگی عورتوں سے شوہروں کی اطاعت اور شوہروں سے عورتوں کی نان ونفقہ کی پرسش ہوگی
پھر اعمال سے باز پرس ہوگی سب سے پہلے نماز پھر روزہ پھر حج پھر زکوٰۃ پھر خدا کی راہ میں کوشش
کرنا پوچھا جاوے گا۔ پہلے پرسش اعمال آہستہ آہستہ سوال ہوگا آہستہ جواب دیا جائیگا ؎

نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر میں ؛ سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ ؛

دوسری مرتبہ عذر ومعذرت سنی جائیگی اور جواب الجواب لیا جائیگا تیسرے مرتبہ عرش کے نیچے سے
ایک ہوا چلیگی جس سے ہر ایک کا نامہ اعمال اڑکر ہر شخص کے ہاتھ میں آجائیگا جس کا نامہ
اعمال داہنے ہاتھ میں آئیگا وہ خوش خوش اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ لو یہ میرا نامہ
اعمال پڑھو میرا تو یہی عقیدہ تھا کہ ایک دن حساب وکتاب ضرور ہونے والا ہے ایسا شخص
ہر طرح سے آرام میں رہیگا جس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا کاش مجھے
یہ نامہ اعمال نہ ملتا اور کاش میرا حساب وکتاب نہوتا تو کیا اچھا ہوتا افسوس پہلے ہی دفعہ
موت نے میرا خاتمہ کردیا ہوتا اب تو میرا ایمان نہ کوئی مونس ہے نہ مددگار نہ میرے پاس کوئی
حجت ہے نہ میرا کوئی غمگسار ایسا شخص زنجیروں میں جکڑ دیا جائیگا اوس کے بعد اللہ تعالیٰ ایا ندار

بندون سے بآواز بلند (جس سے گھبراہٹ نہ ہو) فرمائیگا ای بندہ میں بڑا منصف اور رحم کرنے والا ہوں تم کسی بات کا خوف اور غم نہ کرو اور جو کچھ حجت پیش کرنا ہو پیش کرو میں بہت جلد حساب لوں گا غرضکہ اللہ تعالیٰ نیکوں سے بہت جلد حساب لے لیگا بندہ مومن کے قریب آن کر اپنا ہاتھ اوس کے کاندھے کے قریب رکھکر فرمائیگا کیا تو نے یہ یہ گناہ نہیں کئے ہیں بندہ مومن اپنے گناہوں کو دیکھکر شرما جائیگا ارحم الراحمین کو بندہ مومن کی شرمندگی سے رحم آجائیگا اور کہے گا جیسا کہ میں نے تیرے گناہوں کو دنیا میں ڈھانپ دیا تھا اور تجھکو رسوا نہیں کیا تھا آج بھی تیرے عیبوں کو ڈھانپ دیتا ہوں اور تیرے گناہوں کو بخشدیتا ہوں پھر اوس کے گناہوں کے جگہ نیکیاں لکھدی جاویں گی اور جو بندہ کافر یا منافق یا مشرک ہے اوس کی ہر طرح سے فضیحت ہی فضیحت ہوگی اپنے اعمال کفر اور شرک اور نفاق کو دیکھکر ہاتھوں کو کاٹ کھائیگا اور افسوس کر کے کہے گا کاش میں آج مٹی ہو جاتا تو کیا اچھا ہوتا اگر میں رسول صلعم کی اطاعت کرتا تو کاہے کو اس مصیبت میں پڑتا افسوس میں ہوای نفس اور شیطان کی اطاعت کر کر اس مصیبت اور ٹوٹے میں پڑگیا انکار کی صورت میں اوسکے سب اعضا گواہی دین گے۔

میزان عمل رکھی ہوگی صحائف اعمال یا اعمال مجسم ہو کر اوسمیں تلنا شروع ہونگے اگر نیکیونکا پلہ بھاری ہوا تو اوسکو جنت میں داخل ہونیکا حکم ہوگا اور اگر برائیون کا پلہ بھاری ہوا تو اوسکو دوزخ میں جانیکا حکم ہوگا اور جسکی نیکیاں اور برائیاں دونوں برابر ہوئیں وہ اعراف میں ہونگے

پل صراط دوزخ کے اوپر رکھا ہوگا اوس کے دونوں جانب بہرے منہ کے آنکڑے ہونگے جنت میں جانے کیلئے سب لوگوں کو حتی کہ انبیاؤں کو بھی اوسپر سے گذرنا ہوگا گذرتے وقت تمام فرشتے اور انبیا سب لوگ یہی بار بار کہیں گے ای پروردگار بچائیو ای پروردگار بچائیو سب سے پہلے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت گذریگی اوسکی بعد دوسری امتیں گذریں گی کافر اور مشرک اور منافق تو اوسی وقت آنکڑون سے پکڑ کر جا کر اوندھے منہ دوزخ میں گرا دئے جاوینگے اور بعض فاسق بدکار بھی اوسمیں گر پڑینگے نیک لوگ اپنے اپنے اعمال صالحہ کے موافق اوسپر سے

گذر کر پار ہو جائینگے بعض مثل بجلی کے بعض مثل سوار تیز رفتار کے بعض مثل پیدل کے بعض گھسٹتے ہوے جنت تک پہونچ جائیں گے۔

عقیدہ ۱۹۔ دوزخ اور جنت کا ماننا فرض ہے نفس دوزخ اور جنت کا انکار کفر ہے دوزخ اور جنت کے ظاہری معنوں سے انکار کرکے اپنے طرف سے ایسے معنے بنانا جو قرآن اور صحیح حدیثوں کے خلاف ہوں الحاد ہے۔ جنت پیدا ہو چکی ہے اوسکی وسعت آسمان اور زمین سے کہیں بڑھکر ہے اوسمیں رہنے کیلئے اعلیٰ سے اعلیٰ مکانات ہیں پہننے کیلئے عمدہ سے عمدہ لباس کھانیکے لئے لذیذ سے لذیذ غذائیں سیر کرنیکے لئے دلچسپ باغات ہیں جسمیں دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی اور مشک سے زیادہ خوشبو دار پانی کی نہریں چل رہی ہونگیں عیش و آرام کے لئے خوبصورت اور خوش سیرت حوریں ہونگیں۔ خدمت کیلئے حسین جمیل لونڈیاں غلام دیکھنے کیلئے عمدہ سے عمدہ تماشے غرضکہ عمدہ عمدہ سے نعمتیں وہاں موجود ہونگیں جو نیک لوگوں کو نیک اعمال کے صلہ میں فضل خداوندی سے عطا ہونگیں جنتی لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکلیں گے نہ وہاں مریں گے نہ وہاں کسی قسم کا لڑائی جھگڑا ہوگا نہ کسی طرح کا خوف اور نہ غم۔

جنت میں ایک حوض کوثر ہے جسکی طولانی بہت دراز ہے مٹی اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے ریت اوس کی موتیوں کے مثل آبدار پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اوسکے دونوں جانب تاروں کے سے چمکتے ہوے کوزے رکھے ہوے ہیں اور سونے اور چاندی کے خیمے نصب ہیں ساقی اوس کے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہونگے

عقیدہ ۲۰۔ جنت میں سب سے بڑی نعمت خدا کا دیدار ہے جو جنتیوں کو نصیب ہوگا اوس کے سامنے تمام قسم کی لذتیں اور نعمتیں ہیچ ہونگیں۔

عقیدہ ۲۱۔ دوزخ بھی پیدا ہو چکی ہے اوسمیں انواع و اقسام کے عذاب کھانے کے لئے کانٹے دار درخت پینے کے لئے پیپ اور کھولتا پانی جس سے ہڈی اور جسم تک گل جائے رہنے کے لئے آگ کے مکانات سونے کیلئے آگ کا بستر آگ کا تکیہ غرضکہ انواع و اقسام کے عذاب

سانپ بچھو وہاں موجود ہیں جو بدکاروں کو اون کی برائیوں کے عوض میں دئے جائینگے ہر دوزخی کا جسم پہاڑ کے مانند ہو جائیگا جب ایک دفعہ گل جائیگا تو پھر دوسری دفعہ بدلا جائیگا اسی طرح کا عذاب دوزخی کو ہوتا رہیگا۔ دوزخمیں کفار اور مشرکین اور منافقین ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں سے نکلیں گے نہ وہاں مریں گے فاسقوں کو بھی دوزخ میں بدکاریوں کی وجہ سے رہنا ہوگا بعدہ انبیاء اور اولیا اور نیکوں کی سفارش سے کچھ مار دھاڑ ہو کر نجات ملیگی اور جنت میں داخل ہونگے۔

فصل ۹ حدیث شریف او رفقہ اور تصوف کا بیان

عقیدہ ۲۲ - ایمان پختہ جب ہی ہوتا ہے جب اللہ اور رسول کی باتونکی تصدیق کرے یعنے اون باتوں کو دل سے سچا جانے اور زبان سے اونکے صحیح ہونیکا اقرار کرے اور اونپر عمل پیرا ہو ایمان کامل جب ہی ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جان اور مال اور اولاد سب لوگوں سے زیادہ عزیز رکھے قرآن شریف اور صحیح حدیثوں کی تصدیق کرنا اور اونکو بسرو چشم ماننا دین کا ضروری امر ہے۔ حدیث کی کئی اقسام ہیں جو فن اصول حدیث میں مذکور ہیں جو شخص اصول روایت (یعنے فن اصول حدیث) کو بخوبی جانتا ہو اور عرب کے کلام کو اچھی طرح سمجھتا ہو اور صحیح حدیث کو ضعیف سے الگ کر لیتا ہو اور تعارض احادیث میں تطبیق یا ترجیح دینے کی اوسکو بخوبی قوت حاصل ہو وہ حدیث پر عمل کر سکتا ہے۔

صحیح حدیثوں کا انکار کرنا کفر ہے اور اہل حدیث کو برا سمجھنا اور اون پر بدنیتی سے طعن و تشنیع کرنا یا اون پر مضحکہ اوڑانا گناہ کبیرہ ہے۔ جن لوگوں نے احادیث کی از روے روایت چھان بین کی ہے اور صحیح کو ضعیف حدیث سے الگ کیا ہے اور اونکو فقہی مسایل پر ترتیب دینے میں محنت شاقہ اوٹھائی ہے ایسے لوگ محدثین اور اہل حدیث کہلاتے ہیں محدثین اگرچہ کئی ہیں لیکن یہ لوگ اونمیں مشہور ہیں امام ابو عبداللہ مالک بن انس۔ امام ابو عبداللہ

احمد بن حنبل امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری ۔ امام ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن الحجاج
قشیری امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی امام
ابو عبد الرحمٰن بن شعیب بن علی نسائی امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی احادیث
محدثین نے جہان ہین کرکے کئی کتابین لکھی ہیں چھ کتابین اونمین مشہور ہیں جنکو صحاح ستہ
کہا جاتا ہے وہ چھ کتابین یہ ہیں موطا شریف بخاری شریف مسلم شریف ابو داؤد شریف
ترمذی شریف نسائی شریف ان چھ کتابوں کے انحصار سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ انکے سوا اور کتابین
حدیثین صحیح نہیں ہیں بلکہ اور کتابیں بھی ہیں جنکے اکثر احادیث صحیح ہیں جیسے مسند امام
احمد حنبل سنن ابن ماجہ دارقطنی مستدرک حاکم سنن بیہقی مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ
غرضکہ علم حدیث حاصل کرنیوالا صحاح ستہ ہی کی کتابوں پر اکتفا نہ کرے بلکہ حدیث کی اور کتابونکو بھی
دیکھے احادیث سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کرنا اور محدثین سے محبت رکھنا اور ذرات
جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال اور حالات کو پڑھتے پڑھاتے رہنا اور مطالعہ
کتب حدیث میں مشغول رہنا اور سنت پر عمل کرنا باعث تقرب سرور کائنات اور موجب
خوشنودی خدا اور رسالتماب صلعم ہے جو شخص محض قرآن پر اکتفا کرتا ہے اور حدیث پر نہیں چلتا
وہ گمراہ ہے کیونکہ قرآن بغیر حدیث کے سمجھ میں نہیں آتا حدیث شریف قرآن کی شرح ہے متن کا بغیر
شرح کے سمجھنا دشوار خدا کا بغیر رسول کے ملنا محال ہے محال است سعدی کہ راہ صفا توان رفت جز بر پئے مصطفیٰ

عقیدہ ۲۲۵ ۔ دین کے مسایل فقہیہ جہان تک قرآن اور صحیح حدیث کے موافق ہوں انکا
ماننا بھی ضرور ہے ۔ بعض باریک باریک مسایل دین کے جو بغیر غور اور تامل کے سمجھ میں نہیں آتے
اور انکی اصلیت سمجھنے کو چند اصولی باتوں کے جاننے کی ہمکو ضرورت پڑتی ہے (جنکو ہم اصول فقہ
یا علم درایت کہتے ہیں) ایسی ایسی باریک باتین اگلے عالموں نے اپنے اجتہاد سے قرآن اور
حدیث کو سمجھکر نکالی ہیں جنکو ہم فقہی مسایل کہتے ہیں اور ایسا کام کرنے والے مجتہدین امت ہیں
اگرچہ مجتہدین کئی ہیں لیکن اونمیں مشہور اور اولو العزم چار ہیں (۱) امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن

ثابت رح (۲) امام شافعی ابو عبداللہ محمد بن ادریس (۳) امام مالک رح بن انس (۴) امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل ایمہ مجتہدین تمام اولیاء اللہ اور قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالے گذری ہیں اور جو کچھ مسایل اونھوں نے نکالے ہیں قرآن و حدیث سے نکالے ہیں اور جس مسئلہ میں اونکو کوئی صاف حدیث نہیں ملی ہے وہاں البتہ اونھوں نے اپنی رای سے کام لیا ہے اور وہ رای بھی ایسی جس کا کچھ نہ کچھ حصہ قرآن و حدیث کے درایتہً ملتا ہے غرضکہ بعض مسایل فقہیہ میں اون کا استنباط واضح ہے جسکو ہم قیاس جلی کہتے ہیں اور بعض جگہ غیر واضح ہے جسکو ہم قیاس خفی کہتے ہیں۔ ان پڑھ آدمی جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف نہیں ہے اوسپر یہ امر لازم ہے کہ فقہ کے ضروری مسایل نماز اور روزہ اور حج اور زکوۃ وغیرہ کے کسی ایک امام کا پیرو ہو کر سیکھ لے اور دوسروں کے ساتھ بھی حسن اعتقاد رکھے لیکن اسی پر اکتفا کرکے نہ بیٹھ رہے بلکہ علم حدیث کے حاصل کرنیکی کوشش کرے بعد علم حدیث حاصل کرنیکے اگر کوئی مسئلہ اپنے امام کا جس کا پیرو ہے خلاف قرآن اور حدیث صحیح کے ملے تو اوس خاص مسئلہ میں وہ حدیث پر عمل کرے امام کے قول کو چھوڑ دے اس فعل سے وہ تقلید سے خارج نہیں ہوتا بلکہ یہ عین تقلید ہے[۵] اور ایسا اکثر اگلے لوگوں نے کیا ہے۔ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہئے اونکے فقہی مسایل میں غور نہ کرنا اور محض بدگمانی اور بدنیتی سے اونکو برا کہنا یا اونپر مضحکہ اڑانا گناہ کبیرہ ہے۔ اونکے صحیح اقوال کو چھوڑ کر محض اونکی خطاؤں کو پکڑنا ایک طرح کی بے ادبی اور خطاء بزرگان گرفتن خطا است میں داخل ہے۔ از خدا خواہیم توفیق ادب ٭ بے ادب محروم ماند از فضل رب ٭

عقیدہ ۲۴ - صوفیہ کرام (اولیاء اللہ) کے اقوال (جنکو ہم مسایل تصوف کہتے ہیں) وہ جہاں تک قرآن اور صحیح حدیث کے مطابق ہوں اون کا بھی ماننا ضرور ہے۔ جیسا کہ نفس کے ظاہری اعمال یعنے نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ درست کرنیکے لئے ایمہ مجتہدین نے فقہ کے مسایل نکالے ہیں ویسا ہی نفس کی باطنی امراض جیسے بغض حسد کینہ تکبر درست کرنیکے لئے بعض کلمات اور بعض ریاضات نفس کشی کے کچھ اپنے اجتہاد سے اور کچھ قرآن حدیث سے نکالے ہیں (جیسا ظاہری شریعت کیلئے آداب حرام او حلال اور مکروہ اور مستحب ہیں ویسا ہی طریقت و اعمال

[۵] صفحہ ۴۲ کا حاشیہ ملاحظہ کیجیے۔

خلاف ہیں تو غیر مقبول۔

عقیدہ ۲۹۔ ولایت کیلئے کرامت کا ظاہر ہونا شرط نہیں ہے البتہ ولایت کیلئے شریعت کا پابند ہونا ضرور ہے

عقیدہ ۳۰۔ انبیار کی شفاعت اپنی اپنی امت کے لئے اور اولیاء اللہ اور نیکوں کی شفاعت بدون کیلئے اور اولاد صالح اور چھوٹے معصوم بچوں کی شفاعت اپنے ماں باپ کیلئے اور شفاعت اعمال صالحہ کی اپنی ذات کیلئے صحیح حدیثوں سے ثابت ہے شفاعت کی چھ قسمیں ہیں ایک شفاعت عامہ یعنے قیامت کے میدان میں تمازت آفتاب و شدت پیاس سے کھڑے کھڑے جب سب لوگ گھبرا جائینگے تو جلد حساب ہو جانے کیلئے انبیار علیہم کے پاس دوڑے دوڑے جائینگے آخرش جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب کے طرف سے شفیع ہوں گے یہ شفاعت جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہے دوسری یہ کہ بہت ساری بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جاویں۔ تیسری یہ کہ کافروں کے عذاب میں تخفیف کیجائے سو یہ دونوں شفاعتیں بھی جناب سرورکائنات ہی کے ساتھ مختص ہیں چوتھے یہ کہ جس شخص کیلئے دوزخ جانے کا حکم ہو گیا ہے اوس کی سفارش کرکے دوزخ میں جانےسے بچا لیا جائے۔ پانچویں یہ کہ جو شخص دوزخ میں ڈال دیا گیا ہے اوسکو دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کیا جاوے چھٹے۔ یہ کہ جنتیوں کے درجے بڑھانیکے لئے جناب باری میں عرض کی جائے سو یہ تینوں قسم کی شفاعتیں ایسی ہیں کہ اسمیں جناب سرورکائنات اور دوسرے انبیار اور اولیا اور صلحا شریک ہیں۔

عقیدہ ۳۱۔ جیسا کہ اعمال صالحہ کو وسیلہ ٹھیرا کر خدا کی جناب میں التجا کرنا جائز ہے ویسا ہی انبیار اور اولیا کو وسیلہ ٹھیرا کر خدا کی بارگاہ میں عرض کرنا جائز ہے توسل بالانبیا اور اولیا کا پتا صحیح حدیثوں سے ملتا ہے چنانچہ حضرت عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ

اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ کی دعا سکھلادی تھی صاحب حصن حصین نے
آداب دعا میں خود لکھا ہے کہ انبیا اور صالحین کو وسیلہ ٹھیراکر دعا مانگنا جائز ہے اور ترمذی میں
خود دعا کی حدیث آئی ہے اَللّٰھُمَّ بِحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَبِمُوۡسٰی نَجِیِّکَ جیسا کہ یا توسل
سے دعا جائز ہے ویسا ہی بِحُرۡمَۃِ فلان وَبِحَقِّ فلان کہنا بھی جائز ہے۔

فصل ا عقاید کے متعلق متفرق امور کا بیان

عقیدہ ۳۲۔ ایمان لانے اور اسلامی احکام قبول کرنیکی خوبی یہ ہے کہ ایمان لانیسے
اگلے گناہ جتنے ہیں سب معاف ہو جاتی ہیں اور جو اعمال نیک اسلام لانے سے پہلی حالت
کفر میں کئے تھے اون کا بھی ثواب ملتا ہے اور اگر اہل کتاب ایمان لائیں تو اون کو
دوہرا ثواب ہے غرضکہ ایمان موجب دخول جنت ہے اور کفر باعث دخول دوزخ۔

عقیدہ ۳۳۔ ایمان دار کو ہمیشہ حسن خاتمہ کا خیال رکھنا چاہیے اور حسن خاتمہ کی
دعا مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ جس حالت پر انسان کا خاتمہ ہو اوس کے موافق جزا یا سزا ہوگی۔

عقیدہ ۳۴۔ کوئی شخص جب ایمان لے آئے تو شک کی رو سے نہ کہے کہ میں اگر اللہ
چاہے تو مومن ہوں بلکہ از رہ یقین کہے کہ میں اللہ کے اوپر یقینًا ایمان لاتا ہوں اور
اسلامی احکام کو بسروچشم قبول کرتا ہوں۔

عقیدہ ۳۵۔ ایمان سے اگر صرف تصدیق قلبی لیجائے تو اوسمیں زیادتی اور کمی نہیں
ہوتی لیکن اگر ایمان کے ساتھ اعمال کو داخل کیا جاوے تو البتہ اوس میں کمی اور زیادتی
ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ ایمان دار تمام اعمال صالحہ کرنیسے جو ایک طرح کی خوشی اور بشاشت ہوتی ہے جسکو
صوفیہ کرام قبض اور بسط سے تعبیر کرتے ہیں تو ایسی کیفیت میں البتہ زیادتی کمی ہوتی ہے۔

عقیدہ ۳۶۔ ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے یعنے ایمان دار کو چاہیے کہ خدا سے

ایسا ڈرتا رہے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ اگر میں کتنا ہی عابد اور زاہد ہو جاؤں اگر مالک حقیقی کا چھوٹے سے چھوٹے قصور پر مجھکو عتاب ہو جائیگا تو میں دوزخ میں بھیجدیا جاؤنگا اور امیدوار بھی اپنی پروردگار کا ایسا رہے کہ میں اگرچہ کتنا ہی گنہ گار روسیاہ ہوں لیکن میری آقا ارحم الراحمین کی ذرا بھی نظر شفقت مجھ پر ہو جائیگی تو میں جنت میں چلا جاؤں گا حضرت جامی

این مشو که مرکب مردان مرد را ٭ درسنگلاخ بادیه پیها بریده اند ٭ نا امید هم مشو که رندان باده نوش ٭ ناگه بیک خروش بمنزل رسیده اند

عقیدہ ۳۷۔ اللہ تعالی سب کی دعا سنتا اور سب کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔

عقیدہ ۳۸۔ خوف اور غرغرے کے وقت کا ایمان معتبر نہیں۔

عقیدہ ۳۹۔ نصوص شرعیہ کو ظاہری معنوں میں رکھنا ضرور ہے اور اونکی ظاہری معنوں کا انکار کفر ہے۔

عقیدہ ۴۰۔ نصوص شرعیہ کے معنوں سے بے وجہ انکار کرکے اپنی طرف سے ایسے معنی بنانا جو قرآن اور حدیث اور اجماع ایمہ مجتہدین کے خلاف ہوں الحاد ہے۔

عقیدہ ۴۱۔ گناہ خواہ چھوٹا یا بڑا اوسکو جایز اور حلال سمجھنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۲۔ گناہ کو حقیر سمجھنا اور یہ خیال کرنا کہ گناہ کرنیسے کیا ہوتا ہے ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۳۔ احکام شرعیہ کی ہنسی اڑانا اور اوسپر مضحکہ کرنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۴۔ جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اون باتوں کو ہنسی سے کہنے سے بھی کافر ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ۴۵۔ نیند یا غفلت یا بے ہوشی یا نشہ میں کوئی شخص کلمہ کفر کا نکالے تو اوس سے ایمان نہیں جاتا۔

عقیدہ ۴۶۔ خدا کے عذاب سے بالکل نڈر ہو جانا اور شتر بے مہار کی طرح جو جی میں آئے سو کرنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۷۔ اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۸ - جوگی یا رمال یا پنڈت یا نجومی کی بات کو صحیح سمجھنا اور اوس سے غیب کی خبریں پوچھنا کفر ہے۔

عقیدہ ۴۹ - شرک اور کفر کے سوائے دوسری کبیرہ گناہ کرنیسے آدمی کافر نہیں ہوتا البتہ فاسق ہونیکا حکم اوسکو دیا جائے گا اگر شرک کریگا تو مشرک سمجھا جاوے اور اگر کفر کرے گا تو کافر سمجھا جاوے گا۔

عقیدہ ۵۰ - شرک کے سوا اللہ تعالی سب گناہوں کو بخشدیتا ہے۔

عقیدہ ۵۱ - اللہ تعالی کو اختیار ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر مواخذہ کرے یا بڑے سے بڑے گناہ کو معاف کردے۔

عقیدہ ۵۲ - دنیا کی سب چیزوں کی ماہیتیں موجود ہیں وہمی اور خیالی نہیں مثلاً آگ کی گرمی پانی کی سردی وجودی ہے۔

عقیدہ ۵۳ - کسی چیز کے حسن و قبح میں عقل کو دخل نہیں یعنے بُری چیز وہی ہے جسکو جناب سرور کائنات صلعم نے برا کہا ہو اور اچھی چیز وہی ہے کہ جسکو جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا ہو۔

عقیدہ ۵۴ - جیسا کہ حلال اللہ کا رزق ہے ویسا ہی حرام بھی اللہ کا رزق ہے لیکن اللہ نے حرام رزق سے منع کیا ہے اور حلال رزق کی حاصل کرنیکا حکم دیا ہے۔

عقیدہ ۵۵ - موت کا وقت مقرر ہے اوس سے کسی کو چارہ نہیں جیسا کہ زندگی اللہ کی مخلوق ہے ویسا ہی موت بھی اللہ کی مخلوق ہے۔

عقیدہ ۵۶ - اللہ تعالی نے احکام شرعیہ جو بندوں پر بذریعہ رسول بھیجے ہیں اسمیں بندوں ہی کی اصلاح ہے اللہ تعالی کی کوئی غرض نہیں ہے۔

عقیدہ ۵۷ - میت کیلئے جو کچھ پڑھا جائے یا خیر و خیرات کی جائے اوسکا ثواب پہونچتا ہے۔

عقیدہ ۵۸ - مجتہد اپنے اجتہاد میں خطا بھی کرتا ہے اور ثواب بھی۔

عقیدہ ۵۹ - جیسا کہ اوراحکام شرعیہ کی تعمیل مسلمانوں پر فرض ہی ویسا ہی خالصاً لوجہ اللہ
دین اسلام کی ترقی کی کوشش کرتے رہنا بھی مسلمانوں پر فرض ہی - یعنے عالموں پر امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر تحریراً و تقریراً واجب ہی (یعنے بھلی باتوں کا حکم کرنا اور بری
باتوں سے منع کرنا ضرور ہے) اور مالداروں کو مال سے دین اسلام کی تائید میں مدد دینا او
غریبوں کو تائید اسلام میں ہاتھ سے اور پیر سے اور زبان سے ساعی رہنا ضرور ہی جیسا کہ جناب
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مہاجرین اور انصار ایک دوسرے کی اعانت کرتے تھے
اور خود جناب سرور کائنات صلعم ہر مسکین اور غریب ہمسائیوں اور حاجتمندوں کی اعانت میں
سرگرم رہتے تھے اور جو لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے اونکے تالیف قلوب کیلئے مال
زکوۃ میں سے ایک حصہ اون کا بھی الگ نکالتے تھے اور خاصکر ایسے زمانے میں دین اسلام کی
تائید کی سخت ضرورت ہی جبکہ احکام شرعیہ کی پابندی بخوبی نہیں ہوتی اور حدود شرعیہ کی
جیسا کہ چاہئے ویسی حفاظت نہیں کی جاتی جبکہ (شوریٰ) مسلمانوں کا امر وجوبی ہی اور
نصوص قران اور صحیح حدیثوں سے نا اتفاقی کی ممانعت اور اتفاق کا حکم ہی تو پھر کوئی وجہ
نہیں ہی کہ علماء فروعات میں مکابرہ اور مجادلہ کرکے دن بدن آپس کی حسد اور بغض کو بڑھاتے
جائیں اور نا اتفاقی کے اسباب میں غور اور خوض نہ کریں اور شب و روز بازار تعصب میں
پھوٹ کی لین دین رہے اور اپنے شرعی قضایا کا فیصلہ (ایک سرپنچ یا کئی سرپنچوں کے ذریعہ سے
جو قرآن اور حدیث اور ایمہ مجتہدین کے فقہی مسایل سے بخوبی واقف ہوں) نہ طے کر لیا جاے اس سے
ہماری غرض یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کی زمین فساد سے پاک ہی اور اپنے ابنا جنس کو متفقہ حالتمیں
دیکھکر حاکم وقت کو اظہار مسرت کا موقعہ ملے اور رعایا اپنے مالک کی جانثار سمجھی جاے -
عقیدہ ۶۰ - جن لوگوں کی جنتی ہونے کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صراحۃً
فرما دیا ہی اونھیں کی جنتی ہونیکا حکم قطعی دیا جائیگا اس کے سوا اور کسی کے نسبت قطعی جنتی
ہونیکا حکم نہیں دیسکتے البتہ ہر مسلمان کے بارہمیں اوس کی اچھی علامتیں دیکھکر اچھا گمان

کرنا چاہئے اور اللہ کی رحمت سے جنت کی امید رکھنا ضرور ہے۔

عقیدہ ۶۱- دنیا میں جاگتے ہوئے ان آنکھوں سے اللہ تعالی کو کسی نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے البتہ آخرت میں نیکوں کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔

عقیدہ ۶۲- کسی کا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا یا اوسکو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہاں البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر خدا کی لعنت جھوٹوں پر خدا کی لعنت لکن جن کا نام لیکر اللہ اور رسول نے لعنت کی ہے یا اونکے کفر کی خبر دی ہے اونکو کافر اور ملعون کہنے میں کچھ حرج نہیں ہے

عقیدہ ۶۳- اللہ اور رسول نے دین کی باتیں قرآن اور حدیث میں بتلا دیں اور احکام شرعیہ کو اچھی طرح سے کھول کر محدثین اور مجتہدین امت نے ظاہر کر دیا اب کوئی نئی بات دین میں اپنے طرف سے نکالنا درست نہیں جو نئی بات دین میں ایسی نکالی جائے جسکی کچھ بھی اصلیت قرآن اور حدیث اور اجماع ائمہ مجتہدین سے نملتی ہو بدعت ہے جسکی تعریف ہم نے باب تعریفات میں بیان کر دی ہے بدعت کے معنے باعتبار لغت کے کسی نئی بات کا ایجاد کرنا ہے اس اعتبار سے بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک حسنہ دوسرے سیئہ بدعت حسنہ ہے وہ اچھی نئی بات مراد ہے جو جناب سرور کائنات صلعم کے زمانہ میں موجود نہ ہو لکن بعد کو کسی صحابی یا تابعی یا تبع تابعی یا کسی مجتہد یا کسی صوفی متبع سنت نے بغرض ضرورت شرعی یا بغرض مصلحت دینی نکالی ہو اور اوسکی کچھ نہ کچھ اصلیت قرآن و حدیث سے ملتی ہو سو ایسی بدعت حسنہ سنت کا مجازا حکم رکھتی ہے اور بدعت سیئہ ہے وہ برا طریقہ مراد ہے جسکی تعریف ہم نے باب تعریفات میں کی ہے۔

سنت کا جب لفظ کہا جاتا ہے تو اوسکا مصداق اول جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا تقریر ہے اور صحابی کا قول یا فعل یا تقریر بھی سنت ہے لکن بعض محدثین اسکو خبر یا اثر کہتے ہیں یہ سنت اصطلاحی اور عرفی ہے سنت کے لغوی معنے طریقے کے ہیں طریقہ دو قسم کا ہے ایک عمدہ طریقہ دوسرا برا طریقہ اچھے طریقے کا نام سنت حسنہ ہے

اور برے طریقہ کا نام سنت سیئہ ہی جس کا پتہ حدیث صحیح سے ہکو ملتا ہی من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرھا ووزر من عمل بھا (رواہ مسلم) غرضکہ سنت حسنہ میں ہر اچھا طریق داخل ہی عام اس سے کہ وہ طریقہ صحابی کا ہو یا تابعی کا یا تبع تابعی کا یا کسی مجتہد یا صوفی متبع سنت کا لکن اوس میں شرط یہی ہے کہ اوسکی اصلیت صراحۃً یا ضمناً قرآن اور حدیث سے ملے دوسرے سنت سیئہ غرضکہ سنت سیئہ بالکل موافق بدعت سیئہ کی ہے اور سنت حسنہ ہم پلہ بدعت حسنہ کے ہی۔ اس کہنے سے ہماری غرض یہ ہی کہ ایمہ مجتہدین اور صوفیہ کرام کے بعض اجتہادات اور بعض باضنات وہ بھی مجازاً سنت میں داخل ہیں گو حقیقی سنت نہوں اس سے کسی کو یہ وہم نگذرے کہ معاذ اللہ ہم ایمہ مجتہدین یا صوفیہ کرام کی اقوال کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قول اور فعل اور تقریر پر ترجیح دیتے ہیں نہیں بلکہ سب سے بڑھکر مرتبہ سنت نبوی کا ہے اور اوسکے بعد خلفائے راشدین کی سنت کا اوسکے بعد صحابی کے سنت کا اوسکے بعد تبع تابعی کے سنت کا اوسکے بعد مجتہد اور صوفی کا۔

عقیدہ ۶۴ - نماز ہر نیک اور بد کے پیچھے ہو جاتی ہی لکن اولی اور بہتر یہ ہی کہ پرہیزگار اور صحیح قرآن پڑھنے والے کی پیچھے نماز پڑھے۔ اور ایسا ہی جو شخص اسلامی حالت پر مرے (خواہ وہ برا ہو یا نیک) اوس کے جنازے کی نماز پڑھی جاویگی۔

عقیدہ ۶۵ - مسلمانوں کو ہر وقت ایک ایسے امام کی ضرورت رہتی ہی کہ جو احکام شرعیہ کو اون میں نافذ کرے۔

عقیدہ ۶۶ - سفر اور حضر میں موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ اور کھجور کا شیرہ بشرطیکہ اوسمیں سکر نہ پیدا ہو وہ بھی جائز ہے۔

عقیدہ ۶۷ - کبھی نیک شخص معاذ اللہ بعد ایمان کی مرتد ہو جانے سے کافر ہو جاتا ہے۔

یا فسق اختیار کرکے فاسق ہوجاتا ہے۔ اور کبھی بُرا شخص بعد کفر کے ایمان لاکر یا فسق کو چھوڑ کر
نیک ہوجاتا ہے۔

عقیدہ ۶۸ - گناہ کا لفظ جب کہا جائے تو وہ چھوٹے بڑے گناہ سب کو شامل ہے
بعض گناہ ایسے ہیں کہ اون سے آدمی مشرک ہوجاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اونسے کافر ہوجاتا ہے
اور بعض ایسے ہیں کہ اونسے فاسق ہوجاتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اون کا شمار چھوٹے گناہوں میں ہے
اور پھر ہر قسم کے گناہوں میں بھی بعض اعتقادی ہیں اور بعض عملی غرضکہ گناہ کی کئی اقسام ہیں اگرچہ
کہ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ایک مفصل عقاید فاسدہ میں الگ دینگے لیکن جب ہم نے غور سے
دیکھا تو معلوم ہوا کہ اوس کیلیے الگ ایک مختصر کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ ہر ہر بات کی الگ
تحقیق کرنا اور پھر ہر ایک کا الگ الگ حکم لکھنا ایک طولانی بحث کا مقتضی ہے لہذا ہم یہاں مختصر
بعض احکام مشرک اور منافق اور فاسق اور مرتد کے لکھے دیتے ہیں بندہ اگر زمانہ نے فرصت دی
تو انشاء اللہ تعالیٰ الگ ایک مستقل کتاب عقاید فاسدہ میں لکھی جائیگی۔

عقیدہ ۶۹ - مومن کیلیے ہمیشہ جنت ہے اور مومن ظاہر اور باطن پاک سمجھا جائے گا۔
ہر مومن اور ہر دیندار مسلمان ہے جو مومن کا حکم ہے وہی مسلمان دیندار کا ہے۔ ہر مسلمان کو مومن
ہونیکا حکم نہیں لگا سکتے بعض مسلمان مومن ہیں اور بعض مسلمان بظاہر مسلمان ہیں اور
باطن منافق لیکن ظاہری احکام شرعیہ مسلمان پر خواہ وہ مسلمان مومن ہو یا مسلمان منافق جاری ہونگے

عقیدہ ۷۰ - منافق اور کافر اور مشرک کیلیے ہمیشہ جہنم ہے مرتد اگر الحاد سے باز نہ آئے
اور توبہ نکرے اور ایسا ہی مرتد اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو اوسکو بھی کافر کا حکم دیا جاوے گا یعنی اوس کے
لئے بھی جہنم ہے۔ منافق اور کافر کے عذاب میں اسقدر فرق ہے کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے
طبقہ میں رہے گا۔ دنیوی احکام جو کافر کے ہیں وہی احکام مشرک اور منافق اور مرتد کے ہیں۔

عقیدہ ۷۱ - شرک اور کفر کے سوا جو شخص گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو وہ فاسق ہے
فاسق کیلیے آخرت میں یا تو اللہ تعالیٰ اوس کے گناہ معاف کردیگا یا اوسکی شفاعت ہوگی

جس سے وہ نجات پاکر جنت میں چلا جائیگا یا بقدر اوسکے گناہ کے اوسکو عذاب ہوگا بعدہ جنت میں داخل ہوگا غرضکہ فاسق ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا اور احکام دنیوی میں اگر فاسق نے ایسا گناہ کبیرہ کیا ہی کہ جس سے حد شرعی لازم آتی ہے تو اوسپر شرعی حد جاری کی جائیگی اور اگر تعزیر کے قابل ہے تو تعزیر دیجائیگی اور اگر جرم قابل توبہ ہی تو صرف توبہ پر اکتفا کیا جائیگا اور اگر حاکم وقت کچھ دنوں کیلئے مناسب سمجھے تو اوس کے گواہی تہدیدًا عدالت میں نہ لے یا اگر وہ کسی خدمت پر ہی تو تہدیدًا کچھ دنون کیلئے خدمت سے الگ کر دیا جائے بدعتی کا بھی وہی حکم ہے جو فاسق کا ہے۔

عقیدہ ۲۷ - ملحد یا زندیق اگر الحاد کرے تو پہلے اوسکو سمجھایا جائیگا اور اوس سے توبہ کرائی جائیگی اگر توبہ کرلے تو وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور اگر توبہ نہ کرے اور حاکم وقت مصلحت سمجھے تو اوسکو سزا بھی دیسکتا ہی بعد سزا پانیکے بھی وہ اگر الحاد پر قایم رہے اور الحاد سے توبہ نہ کرے تو وہ زمرۂ کفار میں گنا جائیگا جیسا کہ مسلمانوں کو کفار سے ناجائز ارتباط جائز نہیں ہی ایسا ہی ملحد اور زندیق سے بھی ناجائز ارتباط ناجائز ہے۔

التماس ضروری

اس کتاب میں میں نے عقاید حسب طریقہ اہل سنت والجماعت لکھے ہیں کسی طرح کی تعصب مذہبی کو دخل نہیں دیا ہی ناظرین اگر انصاف کی نظر سے اس کتاب کو دیکھیں گے تو اونکو معلوم ہوگا کہ میں نے کسی شخص یا کسی مذہب پر بیجا اعتراض نہیں کیا ہی اور نہ کسی کی تردید کی ہے بالکل منصفانہ روشمیں عقاید کے مسئلے لکھدئے ہیں جب میں پہلے لکھنا شروع کیا تھا تو مقصود اختصار تھا لکن بعد کو ضروری باتوں کا چھوڑ دینا اور مطالب کو تشنہ رکھنا بالکل نامناسب سمجھا۔ لہذا یہ کتاب مختصر سے ایک گونہ مطول ہوگئی ناظرین سے

امید ہی کہ اگر کوئی خطا دیکھیں تو اوس سے چشم پوشی فرمائیں اور نیک نیتی سے اگر کوئی امر قابل اصلاح ہو تو اوس سے مجھکو مطلع فرمائیں انشاء اللہ تعالی طبع ثانی میں اُس کا انتظام کیا جائیگا جو صاحب اس رسالہ کو دیکھیں اونکو چاہیے کہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی عقاید کی تعلیم دیں اور اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ پر عمل پیرا ہو کر ثواب دارین حاصل کریں اور بارگاہ خداوندی میں اس امر کی دعا کریں کہ دن بدن جو ایمان کی حالت عقاید کی بگڑ جانیکی وجہ سے مذبذب ہو گئی ہی اور عقاید اسلامیہ پر واقف نہ ہونیکی وجہ سے اسلامی حالت ڈاوان ڈول ہو رہی ہے وہ مستحکم ہو جائے اور ہمکو حق تعالی حق باتوں پر کار آمد ہونیکی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے گناہ اور بُرائیوں کو دور کرکے اور شریعت اسلامیہ کی پابندی نصیب کرے۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۝

راقم آثم

ابو البرکات محمد عبید اللہ۔ حنبلی المذہب چشتی الطریقت خادم علوم کتاب سُنت

قصیدہ منظومہ حافظ عبد العزیز صاحب محدث مرحوم و مغفور قدس سرہ

ایطالبان آبحیات محمدی
قرآن جو خدا نے محمد کو ہے دیا
رکھو ہمیشہ ورد صلوات محمدی
سمجھو تم اوسکو قند و نبات محمدی

سمجھو تم اوسکو اور پڑھو اور پڑھاو تم
دیکھا ندا تمھیں درجات محمدی

مسلم کا اور بخاری کا رکھو وظیفہ تم
دیکھو گے نور ذات صفات محمدی

تم دیکھو ترمذی و موطا دارمی
پاؤ گے دل میں تم برکات محمدی

قصد رئیں شمس بازغہ ہیں تم لگاؤ آگ　　بھاگو بلا ہم لیلو نجات محمدی
اٹھو اپنے عشق میں کر دو ہمیں شہید　　دو ہمکو فیض خاص حیات محمدی

مناجات منظومہ حافظ عبد العزیز صاحب محدث قدس سرہ

اے جہاں کے پیشوا فریاد ہے　　اے حبیب کبریا فریاد ہے
یا نبی اب جلد آؤ ہند میں　　دین و ایمان مٹ گیا فریاد ہے
آپ کو قرآن جو رب نے دیا　　اب زمین سے اوٹھ چلا فریاد ہے
حرف باقی رہگئے قرآن کے　　اصل مطلب اوٹھ گیا فریاد ہے
نام باقی رہگیا اسلام کا　　کفر کا بلوا اوٹھا فریاد ہے
مسجدیں آباد پر ایمان سے　　دل ہر اک خالی ہوا فریاد ہے
علم والے سب سے بدتر ہوگئے　　اے ہمارے رہنما فریاد ہے
پاس سے اونکے نکلتے ہیں فساد　　ہے عجب فتنہ مچا فریاد ہے
دور رہو اون سے یہ فتنہ اور فساد　　لیجئے ہمکو بچا فریاد ہے
جب حدیثیں آپکی پڑھتے ہیں ہم　　گھونٹتے ہیں سب گلا فریاد ہے
جو نصاریٰ اور یہود دونکا ہے حال　　وہ یہاں بھی ہوگیا فریاد ہے
پڑھتے ہیں توریت اور انجیل اور عمل　　کچھ نہیں اونکو ذرا فریاد ہے
یہاں بھی اب قرآن فقط پڑھنے کو ہے　　یہ عقیدہ ہے نیا فریاد ہے
ہر جگہ ایک دین مذہب ہے نیا　　دل ہے نرغہ میں پھنسا فریاد ہے
آپ نے جو وقت کی دی تھی خبر　　وہ زمانہ آگیا فریاد ہے
فوج پھیلی ہر طرف دجال کی　　بھیج عیسیٰ کو خدا فریاد ہے
کر ہمیں عشق محمد میں شہید　　خالق ارض و سما فریاد ہے

ضمیمۂ تعلیم العقاید یعنی
رسالۂ
امتحان العقاید بطریق سوال وجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

۱۔س۔ ایمان کی تعریف کرو اور اوس کی ارکان بتاؤ۔

۱۔ج۔ جن ضروری باتونکو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارکان ایمان میں قرار دیا ہے اونکو سچا جاننا ایمان ہے۔ ایمان کے ارکان چھ ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا۔ فرشتوں پر ایمان لانا۔ آسمانی کتابون پر ایمان لانا۔ پیغمبروں پر ایمان لانا۔ آخرت پر ایمان لانا۔ تقدیر پر ایمان لانا۔

۲۔س۔ اسلام کی تعریف کیا ہے اور اوس کے ارکان کتنے ہیں۔

۲۔ج۔ دلی اعتقاد کے مطابق زبان سے خدا کی وحدانیت اور رسالت کا اقرار کرنا اور شرع کے روسے جو امور فرض گردانے گئے ہیں اونکو بجالانا اور شرع کی روسے جو امور منع کر دیے گئے ہیں اونسے باز رہنا اسلام ہے۔ اسلام کے ارکان چھ ہیں۔ توحید اور رسالت کا اقرار کرنا۔ نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا خالصاً لوجہ اللہ دین اسلام کے ترقی کی کوشش کرنا۔

۳۔س۔ یہ چھ چیزین رکن کیوں ہیں۔

۳۔ج۔ یہ چھ چیزین ارکان اس وجہ سے ہیں کہ جناب سرور کائنات صلعم نے انکو ارکان اسلام قرار دیا ہے۔ گویا یہ چھ چیزین اسلام کے ستون ہیں جن پر عمارت اسلام کی بنیاد قایم ہے جو شخص اِن چھ باتون کو بجالائیگا وہ پورا مسلمان سمجھا جائیگا۔

(۱) مبحث اللہ پر ایمان لانیکا بیان

۱۔س۔ اللہ پر ایمان لانا کس طرح سے ہوتا ہے۔

۱۔ج۔ اللہ پر ایمان لانا دو طرح سے ہے ایک اجمالاً دوسرے تفصیلاً۔

۲۔ س۔ اجمالاً اللہ پر ایمان لانیکے کیا معنے ہیں اور وہ کتنی باتوں کے ماننے سے حاصل ہوتا ہے۔

۲۔ ج۔ اجمالاً اللہ پر ایمان لانیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکے چار مختصر اوصاف کا یقین کریں اور وہ چار باتیں یہ ہیں
۱۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا خالق ہے (۲) اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا پیدا کرنیوالا ہے (۳) اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے (۴) اللہ تعالیٰ تمام اوصاف کمالیہ سے متصف ہے۔

۳۔ س۔ اللہ تعالیٰ پر تفصیلاً ایمان لانیکا کیا مطلب ہے اور وہ کن باتوں کے جاننے سے حاصل ہوتا ہے۔

۳۔ ج۔ اللہ تعالیٰ پر تفصیلاً ایمان لانیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکے چند مفصل اوصاف کا یقین کرے اور وہ بارہ اوصاف ہیں (۱) اللہ تعالیٰ موجود ہے (۲) اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے (۳) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے باقی ہے ہمیشہ باقی رہے گا (۴) اللہ تعالیٰ مخلوقات سے بالکل الگ ہے (۵) اللہ تعالیٰ اپنے ذات و صفات میں یکتا ہے (۶) اللہ تعالیٰ زندہ ہے (۷) اللہ تعالیٰ صاحب قدرت ہے (۸) اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے (۹) اللہ تعالیٰ ہر آواز کو سنتا ہے (۱۰) اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھتا ہے (۱۱) اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے (۱۲) اللہ تعالیٰ علیم ہے۔

۴۔ س۔ اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا کیا مطلب۔

۴۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کے موجود ہونیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکا وجود کسی چیز کے واسطے سے نہیں یعنے وہ اپنے وجود میں کسی چیز کا محتاج نہیں اور اوسکا وجود ضروری ہے جسکو فنا نہیں۔

۵۔ س۔ اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

۵۔ ج۔ اللہ تعالیٰ قدیم ہونیکے معنے یہ ہیں کہ وہ ہر چیز سے پہلے ہے یعنے وہ کسی وقت بھی معدوم نہ تھا وہ سب سے پہلے ہے اوس سے پہلے کوئی نہیں۔

۶۔ س۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے باقی ہے اور ہمیشہ باقی رہیگا اس کا کیا مطلب۔

۶۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ اوس کو فنا نہیں وہ ہر وقت سے ہے اور ہمیشہ رہے گا یعنے سب کے فنا کے بعد بھی وہی ہے اوس کے بعد کوئی نہیں۔

۷۔ س۔ کیا اللہ تعالیٰ مخلوقات سے الگ ہے یا انمیں شامل ہے۔

۷۔ج۔ اللہ تعالیٰ مخلوقات سے باعتبار ذات کے بھی الگ ہے۔ اور باعتبار صفات کے بھی الگ ہے۔

۸۔س۔ اللہ تعالیٰ مخلوقات سے باعتبار ذات کے الگ ہونیکے کیا معنے ہیں۔

۸۔ج۔ اللہ تعالیٰ مخلوقات سے ذاتاً جدا ہونیکے معنے یہ ہیں کہ تمام مخلوقات یا تو جوہر ہیں یا عرض اللہ تعالیٰ نہ جوہر ہے نہ عرض۔

۹۔س۔ اللہ تعالیٰ جوہر نہیں ہے اس کا کیا مطلب۔

۹۔ج۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مثل اوراجسام کے گوشت اور پوست سے مرکب نہیں ہے۔ اوسمیں ابعاد ثلثہ (یعنے طول اور عرض اور عمق) نہیں ہے اللہ تعالیٰ مثل نباتات کے نہیں ہے اللہ تعالیٰ مثل پانی کے نہیں ہے اللہ تعالیٰ مادہ نہیں ہے غرضکہ جسم اور جسمانیات سے اوسکی ذات بالکل پاک ہے۔

۱۰۔س۔ اللہ تعالیٰ عرض نہیں ہے اس کا کیا مطلب۔

۱۰۔ج۔ اسکا مطلب یہ ہے جیسا کہ اور اجسام کے اوصاف ہوتے ہیں ویسے اللہ تعالیٰ کے اوصاف نہیں ہے بلکہ اوسکی اوصاف ویسے ہیں جیسی اوسکی شان ہے یعنے اللہ تعالیٰ کی شکل مثل اوراجسام کی شکل کے نہیں ہے اوس کا رنگ اور رنگوں کے مثل نہیں وہ کھاتا پیتا نہیں اوٹھتا بیٹھتا نہیں۔ اوسکو کسی بات کی تکلیف یا کسی بات کی لذت نہیں ہوتی وہ کسی چیز میں سماتا نہیں نہ اوسمیں کوئی چیز سماتی ہے نہ اوسکو کسی نے جانا نہ وہ کسی سے جنا گیا غرضکہ جواہر اور اجسام کے جسقدر اوصاف ہیں اون سب اوصاف سے ذات باری تعالیٰ پاک ہے کیونکہ ان اوصاف کو تغیر اور فنا ہے اور اوسکی ذات اور صفات کو بقا ہے پس فانی باقی کا کیا مماثل ہوسکے۔

۱۱۔س۔ اللہ تعالیٰ کے اوصاف مخلوقات کے اوصاف سے الگ ہونیکے کیا معنے ہیں۔

۱۱۔ج۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم ہمارے علم کے مثل نہیں اوسکی قدرت ہماری قدرت کی سی نہیں اوسکی زندگی ہماری زندگی کی سی نہیں اوسکا ارادہ ہمارے ارادے کے مثل نہیں اوسکا سننا ہمارے سننے کے مثل نہیں اوسکی بینائی ہماری بینائی کی سی نہیں اوسکا کلام ہمارے کلام کا سا نہیں۔

۱۲۔س۔ اللہ تعالیٰ کے افعال مخلوقات کے افعال سے الگ ہونیکے کیا معنے ہیں۔

۱۲۔ج۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے افعال مخلوقات کے افعال کے مشابہ نہیں اسلئے کہ مخلوقات کے افعال

بواسطہ اسباب و بذریعۂ آلات ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کے افعال بلا واسطہ اسباب بلا ذریعۂ آلات ہوتی ہیں دوسری یہ
مخلوقات کے افعال بعض وقت عبث اور بیکار ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کا کوئی فعل عبث اور بیکار نہیں ہوتا ہے۔

۱۳ س۔ اللہ تعالیٰ بذاتہٖ قایم ہے اس کا کیا مطلب۔

۱۳۔ ج۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے وجود میں کسی مکان یا کسی محل یا کسی چیز کا محتاج نہیں یعنے وہ تمام چیزون سے مستغنی ہے اور سب چیزین اوسکی محتاج ہیں۔

۱۴ س۔ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اوسکے کیا معنے ہیں کیا اوسکی زندگی انسانکی سی زندگی ہے۔

۱۴۔ ج۔ اوسکے زندہ ہونیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکی زندگی بلا واسطہ ہے اور انسانکی زندگی بواسطہ ہے انسان اپنے زندگی میں سانس اور خون اور روح کا محتاج ہے اللہ تعالیٰ ان باتونکا محتاج نہیں۔

۱۵ س۔ اللہ تعالیٰ ایک ہونیکے کیا معنے ہیں۔

۱۵۔ ج۔ اوس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذات اور صفات میں دوسرا کوئی اوسکا ساجھی اور شریک نہیں نہ اوس کا کوئی مثل ہے نہ اوس کا کوئی مخالف ہے نہ معاند۔

۱۶ س۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے اس کے کیا معنے ہیں۔

۱۶۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کے علیم ہونیکے معنے یہ ہیں کہ اوسکو ہر ہر چیز اور ہر ہر ذرہ کا علم ہے حتاکہ ریت کی کنکریون کو اور بارش کے قطرونکو اور جو کام چھپے یا کھلے ہو رہے ہیں یا ہو چکے ہیں یا ہونگے ان سب کا اوسکو علم ہے دوسرا یہ کہ اوس کا علم حصولی نہیں ہے بلکہ ہر وقت اوسکو ان چیزون کا علم ہے۔
اور سب چیزین اوسکے علم میں حاضر اور موجود ہیں یعنی اوس کا علم علم حضوری ہے۔

۱۷ س۔ یہ جو کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے قدرت ہماری قدرت کی سی نہیں اسکا کیا مطلب ہے۔

۱۷۔ ج۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر چیز پر پوری ہے اور ہماری قدرت ہر چیز پر ناقص اوسکے پاس ایک چیونٹی کا پیدا کرنا اور ایک اونٹ اور پہاڑ کا پیدا کرنا برابر ہے ہماری قدرت باسباب ہے اوسکی قدرت بلا اسباب ہماری کاموں میں دیری ہوتی ہے اور اوسکے اظہار قدرت میں دیری نہیں ہوتی اگر چاہے تو آسمان و زمین کے مثل ایک آن اور فانا میں کئی ایسے آسمان اور زمین بنا دے اور اگر چاہے آن واحد میں سب کو فنا کر دے

۱۸ ایس - یہ جو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اس کا کیا مطلب ہے ہم بھی تو بہت ساری چیزیں چاہتے ہیں وہ ہوتی ہیں پھر ہمارے ارادے اور اوسکے ارادے میں کیا فرق ہے۔

۱۸ - ج - ہمارے ارادے میں اور اوسکے ارادے میں زمین آسمان کا فرق ہے اوسکا چاہنا غیر محدود ہے اور ہمارا چاہنا محدود وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہم جو چاہیں سو نہیں کرسکتے بلکہ اوسی قدر کرسکتے ہیں جسقدر ہماری امکان میں ہے ہماری چاہنے اور کرنے میں مہلت اور دیری ہوتی ہے اور اوسکے چاہنے اور کرنے میں دیری نہیں۔

۱۹ ایس یہ جو کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے ہم بھی سنتے ہیں پھر ہمارے سننے اور اوسکے سننے میں کیا فرق ہے۔

۱۹ - ج - ہمارے سننے اور اللہ تعالیٰ کے سننے میں زمین آسمان کا فرق ہے اولا یہ کہ وہ ہر آواز کو سنتا ہے خواہ پکار کے ہو یا آہستہ حتا کہ جو چیونٹی صاف چٹان پر چلتی ہے اوسکے پاؤں کی آہٹ کو بھی وہ سنتا ہے برخلاف ہمارے سننے کے کہ ہم پکار کی آواز کو بھی جب ہی سنتے ہیں کہ ہمارے کانوں کے درمیان اور پکارنے والے کے درمیان کوئی چیز حایل نہو دوسرے ہم سننے میں کانوں کے محتاج ہیں اللہ تعالیٰ اپنے سننے میں کانوں کا محتاج نہیں ہے اور نہ اوس کے کان ہیں۔ اور نہ اوسکی سننے کے لئے کسی چیز کا حایل ہونا مانع ہے۔

۲۰ یس - اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے اس کے کیا معنے ہیں ہم بھی تو دیکھتے ہیں۔

۲۰ - ج - اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کے معنے یہ ہیں کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یہانتک کہ کالی چیونٹی جو اندھیری رات میں چلتی ہے اوسکی چال کو بھی وہ دیکھتا ہے غرضکہ زمین اور آسمان میں جو کچھ ہو رہا ہے سبکی اوسکو خبر ہے ہم اپنے دیکھنے میں آنکھوں کے محتاج ہیں اور دوسرے یہ کہ کوئی چیز حایل نہو جب دیکھ سکتے ہیں برخلاف خدا کے دیکھنے کے وہ آنکھ کا محتاج نہیں خواہ کوئی چیز حایل ہو یا نہ ہو وہ دیکھتا ہے۔

۲۱ یس - اللہ تعالیٰ کلیم ہے اسکے کیا معنے ہیں۔

۲۱ - ج - اسکے معنے یہ ہیں کہ اوس کا کلام مخلوق کے کلام سے بالکل الگ ہے اولا تو اس وجہ سے کہ مخلوق کا کلام بواسطہ منہ اور زبان اور ہونٹوں کے ہے اللہ تعالیٰ کا کلام بلا زبان اور بلا ہونٹ اور بلا منہ کے ہے دوسرے یہ کہ ہمارا کلام مخلوق اور حادث ہے اور خدا کا کلام قدیم ہے یعنے جیسے اوسکی ذات قدیم ہے ویسا ہی اوسکا کلام بھی غیر مخلوق اور قدیم ہے۔

۲۲س۔ اللہ تعالیٰ کے کونسے ایسے اوصاف ہیں جنکو ہم بلا کیف مانتے ہیں۔

۲۲۔ج۔ چند اوصاف اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں جنکی ہم کیفیت نہیں بیان کرسکتے جیسی اوسکی شان ہے ویسا ہی وہ اوصاف ہیں اور وہ اوصاف یہ ہیں ہنسنا تعجب کرنا اوترنا چڑہنا وغیرہ جنکا ذکر حدیثوں میں آیا ہے۔

۲۳س۔ کن کن اوصاف سے اللہ تعالیٰ پاک ہے۔

۲۳۔ج۔ مندرجہ ذیل اوصاف سے اللہ تعالیٰ بالکل بری ہے یعنے یہ اوصاف اوسمیں نہیں ہے۔ عدم (نہونا)۔ حدوث (نو پیدا ہونا) جہل (نادانی)۔ شرک۔ عجز۔ گنگ۔ نابینائی۔ اور جسقدر عیوب ہیں سب سے اوسکی ذات پاک ہے۔

۲۴س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی صورت اور ہاتھ پیر اور آنکھیں ہیں۔

۲۴۔ج۔ اس میں دو مذہب ہیں ایک سلف کا دوسرے متاخرین کا سلف کا مذہب یہ ہے کہ جیسی اللہ تعالیٰ کی شان ہے ویسی ہے اوسکی صورت ہے ویسے اوسکے پیر ہیں ویسے اوسکے ہاتھ ہیں اوسمیں ہم تاویل نہیں کرسکتے اور یہی مذہب حق ہے دوسرے متاخرین کا اونھوں نے ہاتھ سے مراد قدرت منہ سے مراد ذات وغیرہ لئے ہیں۔

(۲) مبحث فرشتون پر ایمان لانے کا بیان

۱س۔ فرشتون کی تعریف کیجئے اور اونکے اوصاف بیان کیجئے۔

۱۔ج۔ فرشتے وہ نورانی لطیف اجسام ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے نہ وہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ذکر الہی اونکا شغل ہے نہ وہ مذکر ہیں نہ مونث وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندے ہیں وہ خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم اونکو کیا جاتا ہے اوس کو فوراً بجا لاتے ہیں۔

۲س۔ کیا انسان فرشتون کو دیکھ سکتا ہے۔

۲۔ج۔ فرشتے جب اصلی صورتمیں ہوتے ہیں تو اونکو سوائے انبیا کے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وہ لطیف ہیں جیسا کہ ہوا بوجہ لطافت کے دکھائی نہیں دیتی البتہ جب فرشتے جسم کثیف یعنے صورت انسان میں آتے ہیں تو البتہ دکھائی دیتے ہیں۔

۳س۔ یہ امر کچھ بعید از عقل معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب اجسام لطیف ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ نظر نہ آئیں۔

۳ ج - ہر اجسام کیلئے نظر آنا ضرور نہیں ہے اور نہ اونکا محسوس ہونا لازمی ہے بہت ساری چھوٹی سے چھوٹی اجسام جیسے پانی ہوا اور باریک کیڑی (جو جرثومہ ہیں) بغیر مکبرات کے اونکو نہیں دیکھ سکتے اور نہ اونکو محسوس کر سکتے ہیں اور بڑی سے بڑی سیاری کواکب موجود ہیں کہ جنکو ہم بغیر اسطرلاب اور دوربین کے نہیں دیکھ سکتے پھر اگر فرشتے نہ دکھائی دیں تو تعجب کیا ہے دوسری یہ کہ ہر چیز کا دیکھنا اور نہ دیکھنا قوت بصارت اور ضعف بصارت پر موقوف ہے انبیاء علیہم السلام کی قوت بصارت بہ نسبت عوام کے بڑی ہوئی ہے اس اسلئے وہ دیکھ لیتے ہیں اور عوام بوجہ ضعف بصارت کے نہیں دیکھ سکتے اور اس بات کا مشاہدہ بھی ہے کہ ایک شخص بوجہ قوۃ بصارت کے دور سے ایک چیز دیکھ لیتا ہے اور دوسرا شخص بوجہ ضعف بصارت کے نزدیک کی چیز کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔

۴ س - پھر فرشتے انبیاؤں کو کیسے دکھائی دیتے ہیں۔

۴ ج - انبیاء کی قوۃ بصارت بڑھی ہوئی ہے اور وہ خود نورانی ہیں اور اونکی بینائی بمنزلہ شفاف آئینہ کے ہے اور وہ متحمل اور برداشت کرنیوالے اونکی صورت کے ہیں اسواسطے اونکو دکھائی دیتے ہیں اور عوام کو نہیں دکھائی دیتے۔

۵ س - فرشتوں کے اوصاف کیا ہیں۔

۵ ج - فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اونکو اللہ تعالیٰ نے بڑی قدرت دی ہے ویسی قدرت بشر کی نہیں وہ بہت بڑی سی بڑی مسافت کو آن واحد میں قطع کر لیتے ہیں اور بڑی سی بڑی چیز جیسے پہاڑ اور مکانات اور شہروں کو ایک دم میں اوٹھا کر پھینک دیتے ہیں اور باوجود اسکے پھر کسی قسم کی انکو تکان نہیں ہوتی۔

۶ س - فرشتوں کے خدمات کیا ہیں۔

۶ ج - فرشتوں کے مختلف خدمات ہیں بعض فرشتوں کو وحی کی خدمت ہے جیسے (جبرئیل علیہ السلام) اور بعض کو قبض روح کی خدمت ہے جیسے عزرائیل علیہ السلام اور بعض فرشتے مثل خفیہ پولیس ہیں کہ جو سب مخلوقات کی کارروائیوں کو لکھ رکھتے ہیں جیسے کراماً کاتبین بعض کو صور کی خدمت ہے جیسے اسرافیل علیہ السلام بعض جنت پر متعین ہیں اور بعض دوزخ پر آٹھ فرشتے تخت رب العالمین کو تھامے ہوئے ہیں۔

(۳) مبحث ۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانیکا بیان

۱۔س۔ کتب آسمانی کے نسبت آپکا کیا اعتقاد ہے۔

۱۔ج۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کیلئے انبیاؤں پر بذریعہ وحی کے چند کتابیں آسمانسے اُتاری ہیں اون کتابوں میں اوامر اور نواہی اور وعد اور وعید اور دعائیں اور نصایح ہیں اور کتب آسمانی میں جو کچھ کلام ہے وہ کلام الٰہی ہے جو بلا کیف ہے اونمیں چار کتابیں مشہور ہیں توریت شریف انجیل شریف۔ زبور شریف۔ اور قرآن شریف۔

۲۔س۔ توریت کیا ہے۔

۲۔ج۔ توریت بھی اللہ کی کتاب ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی اُسمیں احکام شرعیہ اور عقاید صحیحہ اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت بھی موجود تھی کہ آخر زمانہ میں ایک نبی اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے پیدا ہونگے اور وہ نئی شریعت کو لیکر آئینگے اُنکی اطاعت اور احترام سب پر واجب العمل ہوگی

۳۔س۔ یہ توریت جو آج کل موجود ہے۔ آیا یہ وہی توریت ہے۔

۳۔ج۔ علماء اسلام کا اعتقاد ہے کہ توریت کا صحیح نسخہ جو موسیٰ علیہ السلام پر حالتہً نازل ہوا تھا یہ وہ نہیں ہے موجودہ توریت میں بہت کچھ تحریف اور تبدیل ہوی ہے اور اوسکی بڑی دلیل یہ ہے کہ اوس میں دوزخ اور جنت اور قیامت کا ذکر تک نہیں حالانکہ اس کا ذکر سب سے اہم تھا دوسری وجہ یہ ہے کہ اسمیں موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے حالانکہ جس نبی پر وہ اوتری تھی وہ تو اسوقت زندہ موجود تھے۔

۴۔س۔ زبور کیا ہے۔

۴۔ج۔ زبور بھی آسمانی کتاب ہے جو داؤد علیہ السلام پر نازل ہوی تھی اسمیں بھی کچھ دعائیں اور کچھ اذکار اور کچھ مواعظ اور کچھ حکمت کی باتیں تھیں اور احکام شرعیہ اوسمیں نہیں تھے کیونکہ داؤد علیہ السلام شریعت موسوی کے پابند تھے لیکن اسکا بھی صحیح نسخہ نہیں ملتا اور اسمیں کچھ کچھ تحریف اور تبدیل ہوی ہے کیونکہ اسمیں بہت ساری باتیں خدا کی طرف ایسی منسوب ہیں جو خدا کی شایان نہیں۔

۵۔ س۔ آپ کا انجیل کے بارہمیں کیا اعتقاد ہے۔

۵۔ ج۔ انجیل بھی کتاب آسمانی ہو جو عیسی علیہ السلام پر نازل ہوی ہو اوسمیں توحید اور ذات باری تعالے کی تنزیہہ کا بیان ہو اور اس بات کو بخوبی بیان کیا گیا ہو کہ اللہ تعالے شرک اور اولاد سی پاک ہو اور بعض فروعی احکام توریت کی تنسیخ بھی ہو اور نیز جناب سرور کائنات صلعم کی بشارت کا بھی ذکر ہے غرضکہ جو انجیل عیسی علیہ السلام پر نازل ہوی ہے اوس کی بھی تعظیم ہمپر واجب ہے۔

۶۔ س۔ اس وقت نصاریٰ کے پاس جو انجیل ہے آیا یہ وہی انجیل ہے۔

۶۔ ج۔ نصاریٰ کے پاس جو انجیل ہے یہ بعینہٖ وہی انجیل نہیں ہے بلکہ عیسی علیہ السلام کے آسمان پر چلے جانیکے بعد اصل انجیل میں تحریف کرکے بنائی گئی ہو اگرچہ اناجیل بہت ہیں لکن اسوقت نصاریٰ کے پاس چار انجیلیں مشہور ہیں انجیل لوقا۔ انجیل مرقس انجیل یوحنا انجیل متی انمیں لوقا اور مرقس دو ہیں کہ جنہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کی صحبت تک نہیں اوٹھائی یہ دونوں تو اپنی انجیل میں سنی سنائی باتیں لکھتے ہیں جسمیں الہام کو کچھ بھی دخل نہیں دوسری متی اور یوحنا اولاً تو انکا حواری ہونا خود ایک مشکوک امر ہے اگر فرضاً اونکے حواری ہونیکو مان بھی لیا جائی تو یہ جو کچھ واقعات لکھتے ہیں وہ بعض اپنے اوپر کے گذری ہوئی واقعات اور کچھ سنی سنائی باتیں لکھتے ہیں اور بعض جگہ توریت او صحف انبیاء کے غلط حوالے دیتے ہیں اور جب دیکھا جائی تو وہاں اوسکا نام ونشان نہیں اور پھر نزاکت یہ ہو کہ ہر انجیل کا مضمون دوسری انجیل سے جدا اگر بعینہٖ یہ وہی انجیل ہوتی تو اختلاف کاہکو ہوتا اصل کلام بارہمیں سب کو متفق ہونا چاہیئے تھا۔

۷۔ س۔ خلاصہ مجھکو بتادیجئے کہ ان موجودہ کتب آسمانی کی نسبت کیا اعتقاد رکھنا چاہیئے۔

۷۔ ج۔ چونکہ توریت اور انجیل کا اصل اور صحیح نسخہ نہیں ملتا اور موجودہ توریت اور انجیل کی نسخو نہیں رطب ویابس یعنے صحیح اور غیر صحیح سب ہے اسلئے یہ کتابیں قابل وثوق نہیں ہاں البتہ اونکے مضامیں جہانتک ہمارے قرآن کے موافق ملتے ہیں اونکو ہم بھی مانتے ہیں غرضکہ یہ کتابیں غیر موثوق و منسوخ ہیں تاہم ہمکو اون کی توہین نہیں کرنا چاہیئے گو وہ غیر موثوق اور قابل عمل نہ ہوں۔

۸ س - قرآن کے بارے میں کس قسم کا اعتقاد رکھنا چاہیے ۔

۸ ج - قرآن اللہ کا کلام ہی جو ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہی یہ آخری کتاب ہی اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں اتریگی قرآن سب کتابوں کا ناسخ ہی قیام قیامت تک قرآن کا حکم جاری رہیگا اور وہ ہم تک متواتر بجنسہ پہونچا ہی جس پر سب علماء کا اتفاق ہی اوسمیں تغیر اور تبدل نہ ابتک ہوا ہے نہ آیندہ ہوگا کیونکہ خود خدائے تعالیٰ نے اوسکی حفاظت کا ذمہ لیا ہی اور یہ ہی دلیل اوسکے معجزہ ہونیکی ہے ۔

۹ س - قرآن عظیم الشان سب سے بڑا معجزہ جناب سرور کائنات صلعم کا کیوں ہے ۔

۹ ج - قرآن عظیم الشان سب سے بڑا معجزہ ہونیکی دلیل یہ ہی کہ اگلے انبیا کے جو معجزات تھے وہ اونکے زمانے تک محدود رہے انبیا کے گذرنیکے ساتھ اون اون معجزات کا بھی خاتمہ ہوگیا اب صرف اون کا تذکرہ ہی تذکرہ ہے لیکن قرآن ایسا معجزہ ہے کہ باوجود سرور کائنات صلعم کے وفات پانیکے ابتک باقی ہی اور اوسکے معجزہ ہونیکی پہلی دلیل یہ ہی کہ باوجود سرور کائنات صلعم کے امی ہونیکے آپ سے ایسا فصیح اور بلیغ کلام صادر ہوا کہ اوس جیسا کلام طاقت بشری سے صادر ہونا محال ہی اور جناب سرور کائنات صلعم ۳۰ برس تک عربوں سے (جو اہل لسان تھے اور اپنے کلام کو فصیح اور بلیغ کرنیکی قابلیت رکھتے تھے) اسی کلام کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے اور اونکو اسی امر کا بخوبی موقع دیتے رہے کہ ایک آیت بھی اسکے مثل بنالائیں لیکن نہ وہ لاسکے اور آخر میں عاجز ہوکر جب زبان سے مقابلہ نہ کرسکے تو تلوار سنان سے لڑنے پر آمادہ ہوئے اور جب عرب جیسے لوگوں کو آپ سے مقابلہ کرنیکی طاقت نہیں ہوئی تو دوسرں کی کیا مجال تھی کہ آپ سے مقابلہ کرتے دوسرے یہ کہ آج تیرہ سو برس ہوتے ہیں اس عرصہ میں کیسے کیسے فصیح اور بلیغ پیدا ہوے لیکن کوئی بھی قرآن کا مقابلہ فصاحت اور بلاغت میں ایک آیت سے بھی نہ کرسکا اور سبہون نے کہدیا کہ یہ کلام آلہی ہی تیسرے یہ کہ باوجود آپ کے امی ہونیکی آپنے اگلے اور پچھلے واقعات کی خبریں دیں اور اگلے امتوں اور نبیوں کے جو حالات تھے اونکو من وعن بیان کردیا جو بالکل صحیح تھے اور آئندہ واقعات کی پیشین گوئی ایسی کی جو ہوکر رہی چوتھے یہ کہ قرآن میں آپنے ایسی علوم بیان کئے کہ جن سے نہ عرب واقف تھے نہ عجم ۔

(۴) مبحث پیغمبروں پر ایمان لانے کا بیان

۱ س۔ پیغمبروں کی نسبت کیا اعتقاد رکھنا چاہیے۔

۱ ج۔ پیغمبروں کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو مخلوق کی ہدایت کی غرض سے بھیجا ہے وہ نیکوں کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور بدوں کو عذاب دوزخ سے ڈراتے ہیں اونکا دنیا میں آنا بندوں کی اصلاح معاش و معاد کی غرض سے ہے اللہ تعالیٰ نے اونکی تصدیق معجزات سے کی ہے اونمیں سب سے پہلے آدم علیہ السلام اور سب سے آخر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۲ س۔ معجزہ کسے کہتے ہیں اور اوسکی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

۲ ج۔ مدعی نبوت سے جو امر خلاف عادت بلا اسباب ظاہری صادر ہو اور دوسروں سے وہ امر نہ ہو سکے معجزہ ہے اور معجزہ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ دوسروں کو اوس جیسے فعل کرنے سے عاجز کر دیتا ہے اور خصم اوس سے ساکت ہو جاتا ہے۔

۳ س۔ کیا معجزہ نہ ہو تو انبیا کی تصدیق نہیں ہوتی۔

۳ ج۔ انبیاء کی تصدیق تو ہر طرح سے ہوتی ہے لیکن معجزہ بڑا ہی قوی ثبوت منکرین نبوت کے لیے ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ جیسا منکر کا انکار ہوگا ویسا ہی دعوی کا اثبات ہوگا جب یہ امر مسلم ہے کہ دعوی بلا دلیل نہیں سنا جاتا معجزہ بھی بمنزلہ دلیل کے ہے جو انبیا کی تصدیق کی غرض سے اللہ تعالیٰ انبیا سے صادر کراتا ہے غرضکہ انبیا سے معجزہ کا صادر ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ خدا کا کہنا کہ ہمارا یہ بندہ جو مدعی نبوت ہے سچا ہے۔

۴ س۔ اظہار معجزہ صدق نبوت پر دلیل ہونیکی کیا وجہ ہے۔

۴ ج۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارگاہ سلطانی (جسمیں بڑے بڑے اولو العزم عہدہ دار موجود ہوں) قایم ہو اور خود بادشاہ بھی ایک دور مقام میں مسند نشین ہو ایک شخص آنکر یہ کہے کہ میں بادشاہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور یہ احکام سلطانی لایا ہوں سب لوگ انکار کریں اور اس سے ثبوت مانگیں کہ کیا ثبوت ہے کہ تم احکام سلطانی لائے ہو اور کیا ثبوت تمہارے ایلچی ہونیکا ہے اوسکے جواب میں یہ کہے کہ میرے ایلچی ہونیکا یہ ثبوت ہے کہ میں اگر اسوقت بادشاہ سے خلاف عادت کوئی امر کہنے کو کہوں اور اوسکو فوراً

پورا کریگا جب تو تم تصدیق کروگے چنانچہ اوس ایلچی کے کہنے سے بادشاہ تین دفعہ تخت سے خلاف عادت
اوٹھے اور بیٹھ جائے دیکھنے والونکو ضرور اس امر کا یقین ہوگا کہ بیشک یہ شخص بادشاہ ہی کے
طرف سے بھیجا گیا ہے جب تو بادشاہ نے اوسکی بات سنی ایسا ہی حال انبیا کا ہے کہ جب انبیا نے نبوت کا
دعوی کیا اور کہا کہ ہم خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں حالانکہ خدا تعالی اونکے اس قول کو بخوبی سُن
رہا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ منکرین رسالت کے انکار پر مصر ہیں انبیا نے خود جناب باری میں عرض کیا
کہ اے بار خدایا اگر ہم اپنے دعوی میں سچے ہیں تو تو اپنے عادت کے خلاف ایسا امر صادر کر کہ جس سے
ہماری نبوت کی تصدیق ہو جائے اور منکرین انکار سے باز آجائیں۔ اللہ تعالی نے انبیا کے
کہنے سے خلاف عادت ایک امر اونھیں کے ہاتھ پر صادر کرایا جسمیں منکریں کو انکار کی گنجائش
نہ رہی غرضکہ انبیا سے معجزات کا صادر ہونا بمنزلہ اس کہنے کے ہیں کہ انبیا دعوی میں سچے ہیں۔

۵۔س۔ جب ایسا ہے تو معجزہ اور جادو میں کیا فرق ہے۔

۵۔ج۔ اگرچہ بادی النظر میں جادو بھی خلاف عادت معلوم ہوتا ہے لیکن جادو باسباب ہوتا ہے
اور معجزہ بلا اسباب اور اوس کا خلاف عادت معلوم ہونا اسباب کی جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے دوسرے
جادو کا مقابلہ (بشرطیکہ اوس کے اسباب معلوم ہوجائیں) ہو سکتا ہے معجزہ کا مقابلہ نہیں ہوسکتا
جیسا کہ جادوگروں نے حضرت موسی علیہ السلام کی لکڑی سے مقابلہ کیا آخر کو عاجز ہوگئے تیسرے یہ کہ سحر کا
وقوع نفوس خبیثہ سے ہوتا ہے اور معجزہ کا صدور پاک نفوس سے۔

۶۔س۔ اچھا تو معجزہ اور کرامت میں کیا فرق ہے۔

۶۔ج۔ کرامت کا صادر ہونا ولی سے بلا دعوی نبوت ہوتا ہے برخلاف معجزہ کے کہ اوسکا صدور نبی سے
دعوی نبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور دوسری اولیاء اللہ کی کرامت بارگاہ خداوندی میں اونکی تقرب اور اکرام کی دلیل
ہوتی ہے اور معجزہ باعث تقرب و اکرام اور باعث تصدیق نبی ہوتا ہے کرامت اوس ولی سے سرزد ہوتی ہے کہ جو معتقد
اوس نبی کا ہو جس نبی کی امت میں وہ ہے اگر ولی اوس نبی کا معتقد نہیں ہے کہ جسکے زمانہ میں ہے تو ایسا
شخص ولی نہیں اگر اوس سے کوئی خلاف عادت امر صادر ہو تو وہ استدراج ہے۔

۷۔ س۔ انبیاء کیلئے کونسے صفات لازمی ہے۔

۷۔ ج۔ چار صفات انبیاء کیلئے لازمی ہیں۔ سچائی۔ امانت داری۔ احکام خداوندی کا پہونچانا۔ زیرکی
سچائی کے معنے یہ ہیں کہ اونکا کہنا بالکل مطابق واقع کے ہوتا ہے خواہ دینی امور ہوں یا دنیوی اون سے
کبھی جھوٹ صادر نہیں ہوتا۔ امانت داری کے یہ معنی ہیں کہ وہ احکام خداوندی کے پہونچانے میں بڑے
امین ہوتے ہیں کسی بات کو چھپاتے نہیں اور اونکا ظاہری حال بالکل مرضی خداوندی پر ہوتا ہے اور
کبھی اونسے ایسا فعل صادر نہیں ہوتا کہ جو خدا کی مرضی کے خلاف ہو اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اونکو تمام
مخلوقات میں منتخب کیا ہے اور احکام خداوندی کے پہونچانے میں وہ عمداً یا نسیاناً کسی طرح کی کوتاہی نہیں
کرتے اون احکام کو اچھی طرح مخلوق پر کھول دیتے ہیں زیرک اور عقلمند ہونیکے معنی یہ ہیں کہ اونکی سمجھ اور
دانائی ساری مخلوقات سے بڑھی ہوئی ہے۔

۸۔ س۔ انبیاء اون پر کن باتوں کا صدور محال ہے۔

۸۔ ج۔ چار باتوں کا صدور انبیاء سے محال ہے اولاً جھوٹ نہیں بولتے۔ ثانیاً خدا کی نافرمانی نہیں کرتے
گناہوں سے پاک ہوتے ہیں ثالثاً حق امر کے ظاہر کرنے میں غفلت نہیں کرتے رابعاً حق امر کو چھپاتے نہیں اور جو امر
لوگوں میں عیب گنے جاتے ہیں اون سب عیبوں سے وہ پاک ہوتے ہیں اونکے پیشے ذلیل نہیں ہوتے
نسب میں شریف ہوتے ہیں کوئی کلمہ بے ہودہ اون سے نہیں نکلتا گونگے بہرے کانے نہیں
ہوتے جمیع عیوب جسمانی سے بھی وہ پاک ہوتے ہیں۔

۹۔ س۔ جب انبیاء گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں تو پھر کیا وجہ تھی کہ آدم علیہ السلام نے
گیہوں کا دانہ کھایا جس کی وجہ سے جنت سے نکالے گئے۔

۹۔ ج۔ آدم علیہ السلام جو درخت سے گیہوں کھایا وہ بھولے سے تھا جیسے قرآن میں آیا ہے
وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰٓی اٰدَمَ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا اور بھولنے والا عاصی نہیں ہوتا۔

۱۰۔ س۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہو قرآن میں صاف فَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ آدم علیہ السلام نے عصیان کیا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو جنت سے کاہے کو نکالے جاتے اور استغفار کیوں کرتے۔

۱۰ ج۔ چونکہ بڑونکا چھوٹا سا قصور بھی بڑا سمجھا جاتا ہے اسوجہ سے اللہ تعالیٰ انکی چھوٹے قصور کو نافرمانی میں داخل کیا اور لفظ نسیاں کو عصیان سے فرمایا غرضکہ اونکی بھول چوک بھی خدا کی بارگاہ میں نافرمانیکی سزا میں ہے چنانچہ اسی بناپر آدم علیہ السلام اس چھوٹے سے قصور پر عمر بھر روتے اور استغفار مانگتے رہے تاکہ درجات عالیہ حاصل ہوں اور ترقی مراتب ہو یہانسے اسکو سمجھ لینا چاہئے کہ جہاں انبیاؤں کی خطاؤں کا ذکر ہے وہاں وہ اگرچہ دوسروں کی نسبت چھوٹی ہیں لیکن اونکی کمال طاعت اور علو مرتبت کے اعتبار سے بڑی ہیں اور اونسے ایسی گناہ صادر نہیں ہوتی جیسے عام لوگونسے صادر ہوتی ہیں غرضکہ ایسی خطائیں انسے بھول چوک سے صادر ہوئی ہیں جو فی الحقیقت عصیان نہیں ہے

۱۱ س جب ایسا ہے تو پھر اعتراف کیوں کیا اور رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا کیوں کہتے رہے۔

۱۱۔ ج انبیاؤں کا چھوٹے سے قصور پر اعتراف کرنا اسوجہ سے تھا کہ وہ اپنے مالک حقیقی کو بہت پہچانے ہوئے تھے اور اوسکا ڈر اور خوف اونکے دلوں میں بہت جاگزیں تھا غرضکہ کمال تقویٰ کی وجہ سے وہ چھوٹے سے قصور کو بھی بڑا سمجھتے تھے اور اسمیں اپنے امتونکو بھی تنبیہ اس امر کی تھی کہ باوجود ہمارے پیغمبر ہونیکے ہم اسقدر خایف ہیں تو تمکو کسقدر خایف رہنا چاہیے جب چھوٹے سے قصور پر ہمارا یہ حال ہوا تو تمہارے ڈریسی بڑی خطاؤں کی تمکو کیا سزا ملنا چاہئے۔

۱۲ س۔ کیا انبیا لوازمات بشری سے پاک ہیں۔

۱۲۔ ج۔ جو عوارضات بشری انسانکو لاحق ہوتی ہیں ویسے عوارضات انبیا کو بھی لاحق ہوتی ہیں یعنی کھانا پینا بھوک پیاس گرمی سردی راحت مرض صحت موت وغیرہ جیسا کہ انسان کو لاحق ہوتی ہیں ویسا ہی انبیا کو لاحق ہوتی ہیں زندگی کے اسباب معیشت کی ضرورت جیسا کہ انسان کو ہوتی ہے ویسا ہی انبیا کو ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی اسکے ان لوازمات بشری سے اونکے مرتبہ نبوت میں کچھ نقصان نہیں آتا۔

۱۳ س۔ جب انبیا خدا کے برگزیدہ اور چہیتے بندے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اونکو بیماریاں اور دکھ اور تکالیف لاحق ہوتے ہیں حالانکہ محبوب بندے ہر طرح سے آرام سے رہنا چاہئے۔

۱۳۔ ج۔ انبیاؤنکو مصائب لاحق ہونے میں اللہ تعالیٰ کی بڑی حکمت ہے اول تو مقصود ذات باری تعالیٰ کا اس تکالیف سے اونکے مراتب کا بڑھانا ہے دوسرے یہ کہ اونسے سب سے پہلے اطاعت کی آزمایش اور

اونکی ثابت قدمی اور صبر کا امتحان ہو تیسرے اسمیں مصلحت یہ رکھی ہو کہ انبیا کی صبر مصیبت کو دیکھکر اونکی امتی بھی ونکی اقتدا کریں کہ جب باوجود اونکی اولوالعزم ہونیکے اون پر مصیبتیں نازل ہوئیں تو ہم کس شمار قطار میں ہیں ہمکو بھی مصیبت میں صبر اختیار کرنا چاہیئے اور یہ سمجھ رکہنا چاہیے کہ دنیا دار الامتحان ہو نہ دار الامان چوتھے یہ مصلحت ہے کہ جب اون سے معجزات کا صدور دیکھیں تو کہیں حسن اعتقاد سے اونکے الوہیت کا اعتقاد نہ کر بیٹھیں اور معاذاللہ اون کو خدا نہ سمجھیں کیونکہ اگر وہ خدا ہوتے تو اونپر آلام اور احزان کیوں آتے اور لوازمات بشری کیوں لاحق ہوتے غرضکہ انبیا علیہم السلام اگرچہ اولوالعزم ہیں اور سب مخلوقات میں اون کا مرتبہ بڑھکر ہے لکن نفع کے حاصل کرنے میں اور ضرر کے دور کرنے میں وہ خدا کے محتاج بندے ہیں اونکو خدا کے مقابلہ میں کسی بات کا اختیار نہیں۔

۱۴ س۔ مجھے آپ خلاصہ فرما دیجئے کہ انبیا سے کس قسم کا اعتقاد رکہنا چاہیے۔

۱۴ ج۔ ہمکو انبیا سے اس قسم کا اعتقاد رکہنا چاہیے کہ وہ ہر قسم کی عمدہ اوصاف سے موصوف ہیں ظاہرًا اور باطنًا ہر عیب سے پاک ہیں اونکو جو لوازمات بشری لاحق ہوتے ہیں اس سے اونکی مرتبہ نبوت میں کسی قسم کا نقصان نہیں عاید ہوتا اللہ تعالے نے اون کو سب مخلوقات میں سے منتخب کرلیا ہے اونکو مخلوقات کی ہدایت کیلیئے اور احکام آلہی کے پہونچانے کی غرض سے بھیجا ہے اصل مسئلہ توحید میں سب انبیا متفق ہیں البتہ زمان اور مکان کی اختلاف سے احکام شرعیہ میں اختلاف ہوا ہے لکن اصولی باتوں میں سب انبیا متفق ہیں۔

۱۵ س۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت ہمکو کیسا اعتقاد رکہنا چاہیے۔

۱۵ ج۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاؤں میں افضل ہیں آپ تمام جن اور انس کے طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ خاتم الانبیا ہیں۔

۱۶ س۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم الانبیا ہونیکی کیا دلیل ہے۔

۱۶ ج۔ آپکے خاتم الانبیا ہونیکی دلیل یہ ہو کہ ذات باری تعالی کا بڑا مقصد انبیا کے بھیجنے سے

یہ ہے کہ مخلوق کو خدا کی عبادت کیطرف بلایا جاوے۔ اور انکے امور معاش اور معاد کو متعلق الہی متوسط طریقے بتلائیں جائیں کہ جو بالکل آسان اور سیدھے ہوں اور ہر زمانہ اور موقع کے لحاظ سے کارآمد ہوں اور جو امور کہ انکی نظر و حس سے غایب ہیں اور وہ حالات کہ جن تک فکروں کی رسائی نہیں ہوتی اوسکو اس شکل سے بتایا جاوے کہ جو سمجھ میں آجاوے اور شبہات و شکوکات کا قلع قمع ہو جاوے اور قطعی دلیلوں سے دین حق کا اثبات کر دیا جاوے کہ مخالف کو کسی طرح کا شک و شبہ نہ رہے چونکہ ان سب باتوں کی جامع شریعت محمدیہ ہے اور اُس نے تمام احکام معاد و معاش کو پورے طور پر اچھی طرح بتلا دیا ہے اور اوسکی تکمیل اس طرح سے کر دی کہ ہر زمان اور مکان کو مناسب ہو گئی اسلئے حاجت مخلوق کو دین تازہ کی نہیں رہی اور نہ کسی نبی کی ضرورت باقی رہی کیونکہ جب کمال حد درجہ کو پہونچ گیا تو اب نئے نبی کی ضرورت بتلانا اور یہ کہنا کہ اوس وقت کے مقتضی احکام تھے اب وہ احکام چل نہیں سکتے گویا امر کامل کو ناقص کہنا ہے اور یہ احکام شرعیہ کے خلاف ہے اور آیت منصوصہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کے برضد ہے اسی وجہ سے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین گنے جاتے ہیں اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ کی ذات بابرکات تمام مخلوقات میں اکمل ہے اور آپکا دین کامل ہے۔

۱۷س۔ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا کیسے کہتے ہو حالانکہ یہ اعتقادی مسئلہ ہے کہ آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام اترینگے تو حضرت عیسیٰ خاتم الانبیا ہوئے۔

۱۷ج۔ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں اترینگے لکن وہ جناب سرور کائنات صلعم کی شریعت کے پابند رہینگے کیونکہ شریعت عیسوی بمقتضای اس وقت کے تھی شریعت محمدیہ کے آنیسے وہ منسوخ ہو گئی غرضکہ عیسیٰ علیہ السلام جناب محمد صلعم کے نائب ہو کر حضرت ہی کی شریعت کو جاری کرینگے پس اس صورت میں عیسیٰ علیہ السلام خاتم الانبیا نہیں ہو سکتے۔

۱۸س۔ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جب رسول ہیں تو آپ کے معجزات کچھ بیان کیجئے۔

۱۸ج۔ آپکے بہت سارے معجزات ہیں جنکی تفصیل دلائل النبوت اور دوسری کتابوں میں بالتفصیل ہے سب سے بڑا معجزہ آپکا قرآن پاک ہے جو قیام قیامت تک باقی رہیگا جسکی وجہ ہمنے اوپر بیان کر دی ہے

دوسرا معجزہ آپکا شق القمر ہے اس کا قصہ یوں ہے کہ جب کفار نے بہت ساری معجزات آپکی دیکھے
بعضوں نے آپکو جادوگر کہا اور بعض نے مجنون کہا سب نے مشورہ کرکے یہ بات قرار دی کہ اگر جادو ہے
تو خیر زمین پر چلیگا آسمان پر آپکا جادو چل نہیں سکتا آؤ آپکے پاس جاکر ایسی درخواست کریں
جسکو آپ کر نہ سکیں سب آپکے پاس جمع ہوکر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو
چاند کو دو ٹکڑے کر دیجئے آپنے فرمایا اگر میں ایسا کروں تو تم ایمان لے آؤ گے سبھوں نے اقرار کیا آپنے
جناب باری میں عرض کی خدا کے حکم سے آپنے چاند کو اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہو گیا پھر بھی معاندین کفار اپنے
انکار پر اڑے رہے اونمیں سے ایک نے کہا اگر جادو ہوتا تو ایک شخص پر ہوتا یہ سارے عالم پر جادو کیسا ہوگا کوئی
دوسرا شخص کسی دوسرے مقام سے آئے تب اوس سے پوچھا جائے چنانچہ ایک شخص دوسرے شہر سے آیا اوس سے
پوچھا گیا اوسنے کہا کہ ہم نے اور سب لوگوں نے چاند کو دو ٹکڑے دیکھے پھر بھی کم نصیب کفار اپنی ہٹ دہرمی پر
اڑے رہے اور کہنے لگے یہ تو بڑا جادو ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ ۔
تیسرا معجزہ آپکا یہ ہے کہ ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلعم کسی سفر میں تشریف لیجا رہے تھے صحابہ کرام ہمراہ رکاب
تھے پانی تھوڑا تھا پیاس کی شدت تھی حضرت نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا آپکی انگلیوں سے پانی پھوٹ
نکلا حتاکہ سبھوں نے وہ پانی پیا اور وضو بھی کر لیا چوتھا معجزہ یہ ہے کہ ایک دفعہ کھانا تھوڑا تھا اور لوگ
بہت آپنے دعا کی اوس تھوڑے سے کھانے میں ایسی برکت ہوئی کہ تین سو ستر (۳۷۰) آدمیوں نے کھانا کھایا
اور پھر کھانا ویسا ہی باقی رہا اور یہ کئی مرتبہ ہوا پانچواں معجزہ یہ ہے کہ آپکے نبوت کی تصدیق پتھر اور
درختوں اور کنکریوں سے سنی گئی چھٹا معجزہ یہ ہے کہ جس درخت سے آپ ٹیکہ لگا کر وعظ فرماتے تھے جب اوسکو چھوڑکر
آپ دوسرے ممبر پر وعظ کرنے لگے تو اوس سے رونے کی آواز آنے لگی اور سبھوں نے اوس سے نالہ کی آواز سنی
آپنے اوسکو گلے سے لگا لیا جیسا کہ مولانا روم رح فرماتے ہیں ؎ استن حنانہ از ہجر رسول ؛
نالہ می کرد ہمچو ارباب عقول ؛ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم در فراقت گشتہ خون
مسندت من بودم از من تاختی ؛ بر سر ممبر تو مسند ساختی ؛ گفت خواہی ترا نخلے کنند ؛ شرقی و غربی ز تو میوہ چینند

۱۹ ۔ س ۔ جناب سرور کائنات صلعم کے کچھ اخلاق بیان کرو ۔

۲۰ ج۔ حضرت کے اخلاق اور شمایل سے سب احادیث کی کتابیں مملو ہیں آپکے اخلاق بدر سے زیادہ روشن اور آفتاب سے زیادہ درخشاں ہیں۔ آپ حسبًا اور نسبًا دونوں طرح سے شریف تھے صلہ رحمی آپکا شعار تھا آپ حاجتمند کی حاجت روائی میں کبھی کوتاہی نہیں فرماتے مصیبت میں آپ صابر اور نعمت میں آپ شاکر رہتے قصور مندوں کے قصور کو آپ معاف کر دینے مہربانی اور نرمی آپکے مزاج میں ایسی تھی کہ سوائے امر حق یا مخلوق کے حق کے کبھی کسی سے اپنے بدلا نہیں لیا آپ بلا ضرورت بات نہیں کرتے تھے اور سیر ملکوت میں آپ ہمیشہ مستغرق رہتے جب کبھی آپ کسی بات کو ارشاد فرماتے تو مختصر جملہ میں اوس مضمون کو ادا کرتے جس سے کئی مطالب نکلتے غرضکہ آپکا کلام نہایت فصیح و بلیغ ہوتا آپ مزاح بھی بعض وقت کرتے لیکن وہ مزاح بالکل حق کے موافق ہوتا غرضکہ ہر حال میں آپ حکم خدا کے پابند رہتے مقام شجاعت میں آپ بڑے بڑے بہادر و نمبر دآزما آپ جس کسی سے ملتے نہایت تواضع اور خوش خلقی سے ملتے آپکی نظر مجلس کے سب لوگونکے طرف رہتی باوجود کثیر التواضع ہونیکے آپکی مجلس کا یہ رعب و داب تھا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسی ادب سے بیٹھے رہتے کہ گویا اونکے سروں پر پرند بیٹھے ہیں آپکی مجلس میں فضول باتیں نہیں ہوتیں آپ کسی کی بات کو کاٹتے نہیں تھے سایل کا کلام جب تک ختم نہ ہوتا تب تک جواب نہیں دیتے آپ کی مجلس میں پکار کر گفتگو کرنیکی کسی کو مجال نہیں تھی آپنے عمر بھر کبھی جمائی لی نہ کبھی آپ کو ڈکار آئی کفار اور مشرکین بھی آپ کو قبل نبوت کے امین اور سچا جانتے تھے بعد نبوت کے باوجود آپ کے ساتھ سخت دشمنی کے بھی کوئی عیب لگانیکا اونکو موقع نہیں ملا آپ لوگونکو حکمت کی باتیں بتاتے اور اسلام کی خوبیوں کے طرف بلاتے غرضکہ جناب سرور کائنات صلعم کے تمام اقوال حکیمانہ اور روش محبوبانہ تھی سے

نگار من نہ بہ مکتب رسید و درس نخواند
بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

اور یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے دین کو سب ادیان پر غالب کیا اور تمام عالم کو آپنے حسن اخلاق سے اپنا گرویدہ بنالیا

۵ مبحث آخرت پر ایمان لانے کا بیان

۱۔ س۔ قیامت کسے کہتے ہیں اور آخرت پر ایمان لانیکے معنے کیا ہیں۔

ج۔ قیامت کا دن وہ ہولناک دن ہے جسکی دہشت سے لڑکے بوڑھے ہوجاینگے حاملہ عورتوں کے حمل گر جاینگے

سب لوگ قبروں سے اوٹھکر میدان قیامت میں جمع ہونگے جیسے عمال ہونگے ویسی ہی اونکی جزا ہوگی اور آخرت پر
ایمان لانیکے معنی یہ ہیں کہ اوس دن کا ہونا یقین جانے اور جو قرآن اور صحیح حدیثوں میں اوسکا ذکر آیا ہے
اوسکو سچا سمجھے یعنی جیسے پہلے پیدا ہوئے تم اوسی طرح دوبارہ پھر پیدا ہونگے حساب و کتاب ہوگا پرکہ اور پہلے
اعمال تولے جائینگے نیکوں کو سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائیگا اور بدوں کو بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال
ملے گا پھر پل صراط سے سب کو گذرنا ہوگا مومنین کو جنت ملیگی اور کافرین اور مشرکین کو دوزخ نصیب ہوگی

۲۔ س۔ قبر کسے کہتے ہیں اور قبر میں کیا ہوگا۔

۲۔ ج۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے مردے کی روح جہاں کہیں ہو وہ قبر ہے جب مردے کی روح قبر میں
رکھہ دیجاتی ہے دو فرشتے اوسکے پاس آکر تین باتوں کا سوال کرتے ہیں پہلے یہ کہ تیرا پروردگار کون ہے دوسرے
یہ کہ تیرا دین کیا ہے تیسرے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرکے پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اور انھوں نے
تم پر کونسی باتیں فرض کی ہیں جو نیک شخص ہے وہ صحیح صحیح جواب دیتا ہے پھر اوسکے لئے جنت کی طرف ایک
کھڑکی کھول دیجاتی ہے جس سے وہاں کی ہوا آتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ بدلا ہے اوس شخص کا جو سیدھے
راستے پر چلا اور جو بد ہے وہ اونکو دیکھتے ہی گھبرا جاتا ہے اور ہر سوال کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں
جانتا پھر اوسکو قبر دباتی ہے جس سے ہڈیاں سبکی سب چکناچور ہو جاتی ہیں اور اوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ بدلا ہے
اپنے آقا کے کفران نعمت کا۔

۳۔ س۔ یہ دو دفعہ عذاب کیسا پہلے قبر میں پھر قیامت میں۔

۳۔ ج۔ عذاب قبر اعمال دنیا کا ایک امتحان اجمالی ہے جیسے کوئی طالب علم سب کتابیں پڑھ لے اور فارغ
التحصیل ہو جائے تو اوس سے پہلے اجمالی امتحان لیا جاتا ہے بعد کو پھر تفصیلی پوچھ پاچھ ہوتی ہے ایسا ہی
اجمالی امتحان قبر ہے جسمیں پہلے سوال رب کے ہیں پھر دین سے ہے پھر نبی سے غرضکہ یہ پہلا امتحان اجمالی ہے
اور تفصیلی پوچھ پاچھ آخرت میں ہوگی۔

۴۔ س۔ جب مردے کو عذاب ہوتا ہے تو ہمکو کیوں نہیں دکھائی دیتا۔

۴۔ ج۔ اللہ تعالے نے اس واقعہ کو ہم سے بغرض امتحان پوشیدہ رکھا ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ کون غیب

ایمان لاتاہی اور کون شک میں پڑتاہی اگرسب لوگ عذاب قبر دیکھتے توسب ایمان لاتے لیکن اللہ تعالی کا مقصود نیکونکو بدونسے الگ کرناہی اور بدکاروں اور نیکوکاروں کو الگ الگ مقام دینا ہے۔

۵ س۔ عذاب قبر کی کوئی ایسی مثال بتائیے کہ جس سے یہ مفہوم اچھی طرح ذہن میں آجائے۔

۵ ج۔ عذاب قبر کی ایسی مثال ہے جیسے ایک شخص سورہاہی اور ایک شخص اوسکے پاس بیٹھا ہواہی سوتا آدمی خواب دیکھ رہاہی اور اوسکو خوشی اور تکلیف کا احساس ہورہاہی جاگتے آدمی کو کسی بات کی خبر نہیں ایساہی حال میت کاہی کہ پاس والونکو وہ سوتا ہوا مردہ معلوم ہوتاہی لیکن اوسپر کیا گذرہی ہی کسیکو خبر نہیں۔

۶ س۔ کیا حشر اجساد ہوگا یا حشر ارواح یعنے میدان قیامت میں سب روحیں جمع ہونگیں یا اجسام۔

۶ ج۔ سب کا حشر اسی جسد کے ساتھ ہوگا کہ جس جسد سے وہ پیدا ہوے تھے کیونکہ اللہ تعالی نے جیسے پہلے سب اجزا کو جمع کرکے پیدا کیا تھا ویساہی پھر ان اجزا کو جمع کرسکتاہی اور اوسکو ہر طرحکی قدرت ہی کیونکہ ہر ذرات جسم کا اوسکو علم ہی غرضکہ بصورت اصلی باجزا اصلی سب محشر میں جمع ہونگے۔

۷ س۔ حساب وکتاب کیسا ہوگا۔

۷ ج۔ جب سب لوگ میدان محشر میں جمع ہوجائینگے تو بھلے اور برے کامونکی پرسش ہوگی بصورت انکار خود اونکے اعضا اونکے اعمال پر گواہی دینگے جسنے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لیگا۔ اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی دیکھ لیگا۔

۸ س۔ میزان عمل کیا ہے اور صحائف اعمال کس طرح دئے جائینگے۔

۸ ج۔ نیکیاں اور برائیاں جس ترازو میں تولی جائینگیں وہ میزان اعمال ہی جب اللہ تعالی اعمال کا محاسبہ کرچکیگا اور ہر ہر افعال پر اونسے اقرار لے لیا جائینگا تو پھر ترازو اعمال کے تولنے کیلیے رکھدی جائینگی جس شخص کی نیکیاں برائیوں سے بڑھ جائینگیں اوسکو نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائیگا گویا جنت میں جانیکی اوسکو سند مل گئی ہی اور جس شخص کی برائیاں نیکیوں سے بڑھ جائینگیں اوسکو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا گویا فرد قرار داد جرم ہے جو اوسکو دیدی گئی ہی۔

۹ س۔ صحائف اعمال یا اعمال کیونکر تولے جائینگے حالانکہ وہ تو اعراض ہیں یعنی افعال صادر ہوتے ہیں

فنا ہو جاتی ہیں۔

۹۔ج۔ صحائف اعمال یا اعمال مجسم ہوکر تولے جائینگے گو وہ اعراض ہوں اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ اعراض کو جسم کردے دنیا میں ساری خیال میں آنیوالی چیزیں بعد کو کیسی جسم ہو جاتی ہیں ویسا ہی اعمال بھی جسم ہو جائینگے۔

۱۰۔س۔ کیا سب لوگوں کا حساب وکتاب ہوگا۔

۱۰۔ج۔ سوائے انبیا اور شہدا اور صدیقین کے سب لوگونکا حساب وکتاب ہوگا۔

۱۱۔س۔ پل صراط کیا چیز ہے۔

۱۱۔ج۔ پل صراط وہ پل ہے جو دوزخ کے اوپر رکھا ہوا ہے اور اوسکے دونوں طرح انکو رہے ہیں وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے سب کو اوسکے اوپر سے ہوتی ہوئے جنت کو جانا ہوگا۔

۱۲۔س۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا جب وہ بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز ہے تو اوسپر سے لوگ گذرینگے کیسے۔

۱۲۔ج۔ اس امر میں کچھ تعجب نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ پرندہ میں یہ قدرت دیتا ہے کہ وہ بغیر سہارے کے ہوا میں اڑکر چلا جاتا ہے تو اگر لوگ اوسپر سے حسب مراتب اعمال تیز او سست چلے جائیں تو کیا استحالہ ہے دوسرے پل صراط بمنزلہ ایک نور کے ہے جسقدر نور ایمان جس کا زیادہ ہوگا اوسی قدر وہ پل وسعت میں کشادہ ہوگا اور جسقدر نور ایمان کم ہوگا اوسی قدر وہ دقیق ہوتا جائیگا حتاکہ ضعیف الایمان کے حق میں وہ مثل باریک بال کے ہوگا۔

۱۳۔س۔ شفاعت کن کن کی مانی جائیگی۔

۱۳۔ج۔ شفاعت انبیا اور اولیا اور معصوم بچوں کی مانی جائیگی۔

۱۴۔س۔ شفاعت کن کن لوگوں کی ہوگی۔

۱۴۔ج۔ شفاعت مومن گنہگاروںکی ہوگی۔ کافروں اور مشرکونکی بابمیں سفارش نہیں سنی جائیگی۔

۱۵۔س۔ کوثر کیا ہے۔

۱۵۔ج۔ جنت میں ایک نہر ہے جس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اوسکو ایکدفعہ پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۱۶ ۔س۔ جو شخص پل صراط اور میزان اعمال اور صحائف اعمال کا منکر ہو تو اوسکا کیا حکم ہے۔

۱۶۔ج۔ ایسا شخص کافر ہے۔

۱۷ ۔س۔ مومن اطاعت گذار جو احکام خداوندی بجا لاتا ہے اوس کا کیا حکم ہے۔

۱۷۔ج۔ وہ جنت میں ہمیشہ رہے گا۔

۱۸ ۔س۔ کافر اور منافق اور مشرک کا کیا حکم ہے۔

۱۸۔ج۔ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

۱۹ ۔س۔ مومن گناہ گار کا کیا حکم ہے۔

۱۹۔ج۔ مومن گناہ گار کو اگر اللہ تعالیٰ چاہے بخشدے یا اوسکے حقمیں سفارش قبول کرکے جنت میں داخل کرے یا بعد مار دھاڑ کے اوسکو جنت نصیب ہو۔

۲۰ ۔س۔ جنت کیا ہے۔

۲۰۔ج۔ جنت وہ آرام کا مقام ہے جو نیکوں کو بفضل خداوندی ہمیں کو ملیگا جسمیں ہر قسم کی نعمتیں اور لذتیں ہیں جو نہ آنکھوں سے دیکھی گئیں اور نہ کانوں سے سنی گئیں۔

۲۱ ۔س۔ دوزخ کیا ہے۔

۲۱۔ج۔ عذاب کا وہ گھر ہے جسمیں ہر قسم کی تکالیف ہیں جو بدکاروں کو بدکاریوں کے سزا میں ہمیں کو ملے گا۔

۶ مبحث تقدیر پر ایمان لانے کا بیان

۱ ۔س۔ قضاء قدر پر ایمان لانیکے کیا معنے ہیں۔

۱۔ج۔ قضاء و قدر پر ایمان لانیکے معنی یہ ہیں کہ ہمارے افعال خواہ اختیاری ہوں یا اضطراری خواہ برے اعمال ہوں یا بھلے سب کام اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اونکے واقع ہونے سے پہلے اونکا علم اور اندازہ ہے اور اوسی اندازہ اور جاننے کے موافق پیدا کرتا ہے اسکو تقدیر پر ایمان لانا کہتے ہیں۔

۲ ۔س۔ جب سب بندوں کے افعال کا خدا خالق ہے تو پھر بندہ ہر طرح سے مجبور ہے پھر ثواب و عذاب کیسا۔

۲۔ج۔ بندہ نہ ہر طرح سے مجبور ہے اور نہ ہر طرح سے مختار بلکہ ایک طرح سے مجبور ہے اور ایک طرح سے مختار اللہ تعالیٰ نے

بندیکو ایک جزئی ارادہ دیدیا ہے اور اوسکے ساتھ اوسکو عقل بھی عطا فرمادی ہے اب بندے کو اختیار ہے اوس جزئی ارادہ کو
خیر کیطرف پھیر کر لیجائے چاہے اوس جزئی ارادہ کو شر کیطرف پھیر کر لیجائے جب بندہ اپنے ارادہ کو خیر کیطرف
پھیرتا ہے تو اللہ تعالی اوس خیر کو پیدا کرتا ہے اور اوس پر اوسکو ثواب دیتا ہے کیونکہ اوس نے اپنے ارادہ کو خیر کیطرف
لگایا اور خیر اوسکے ہاتھ سے ظہور پایا اور جب اوس جزئی ارادیکو بندہ شر کیطرف پھیرتا ہے تو اللہ تعالی اوس
شر کو پیدا کرتا ہے اور اوسکو سزا دیتا ہے کیونکہ اوس نے اپنے ارادیکو شر سے متعلق کیا اور شر اوسکے ہاتھ سے ظہور پایا
غرضکہ اللہ تعالی کی تقدیر جو افعال عباد کے متعلق ہے وہ دو قسم کی ہے ایک تقدیر بندہ کے افعال اضطراریہ کے متعلق
دوسری تقدیر بندیکے افعال اختیاری کے متعلق بندہ کے افعال اضطراری پر نہ اوسکو ثواب ہے نہ عذاب اور
افعال اختیاریکے متعلق اگر افعال اچھے ہیں تو موجب ثواب ہیں اور اگر برے ہیں تو موجب عذاب۔

٣- س۔ یہ آپ کیا فرماتے ہیں جب افعال اختیاری بھی تقدیر سے ہوئے تو اوس کا فاعل بھی خدا ہوا
پھر جزا اور سزا کیسی اور اس پر کیا دلیل۔

٣- ج۔ جناب من فعل اور خلق میں بڑا فرق ہے بندہ سے چونکہ وہ فعل صادر ہوا ہے اس واسطے بندہ کو ہم
اوس فعل کا فاعل کہتے ہیں اور چونکہ مخلوق کا فعل بھی مخلوق ہے اسواسطے ہم خدا کو اون افعال کا خالق کہتے ہیں
فاعل نہیں کہتے اور اس پر ہماری دلیل روز مرہ کا مشاہدہ ہے جب انسان اپنے اختیار سے کوئی کام کرتا ہے مثلاً کوئی کتاب
لکھتا ہے یا کوئی بہت بڑا کام اوس سے سرانجام پاتا ہے تو وہ بہت ہی بڑے ناز اور تفاخر سے کہتا ہے کہ میں نے اس کام کو
کیا یہ نہیں کہتا کہ میں نے اس کام کو پیدا کیا اور جب کوئی کام برا کرتا ہے مثلاً زنا یا شراب خواری کرتا ہے اور بعد
اوسکو سزا دیجاتی ہے یا اوسکو کوئی دیکھ لیتا ہے تو سخت نادم اور پشیمان ہوتا ہے اوس کا فخر کرنا اور پشیمان ہونا
دلیل اوس کے اختیار کی ہے۔

٤- س۔ خیر ہم نے مان لیا کہ وہ من وجہ مختار ہے اچھا اوس کے من وجہ مجبور ہونے پر کیا دلیل۔

٤- ج۔ اس کی دلیل بھی واضح ہے بھوک لگتی ہے اسکے اختیار سے نہیں پیاس لگتی اسکے اختیار سے نہیں بعض وقت
جب بہت پریشان ہوتا ہے تو صاف طور پر تقدیر کے حوالہ کرتا ہے مال کی حفاظت میں خوبی کوشش کیجاتی ہے لیکن تلف
ہوجاتا ہے تو کہتا ہے کہ تقدیر سے ایسا ہوا بیمار کے معالجہ میں ہمہ تن کوشش کرکے اپنے اختیار سے اوسکی جان بچانیکے

فکر کہاتی ہی آخرش جب موت آجاتی ہی تو سب تدبیر جہاں کی تہان رہجاتی ہیں مجبوراً کہتا ہی کہ کیا کریں اللہ کی مرضی ہی ایسی تہی غرضکہ اوسکی من وجہ مجبور اور من وجہ مختار ہونیکو دلایل واضح ہیں جسمیں زیادہ غور کی ضرورت نہیں۔

۵ س ۔ خیر ہم نے مان لیا کہ بندہ ایک طرح سے مختار ہی لکن اب یہ بتائی کہ جب افعال اوسکی اختیار سے صادر ہوتے ہیں تو کونسا امر اوس پر مرتب ہوتا ہے۔

۵ ج ۔ جب بندہ کے افعال اوسکی اختیار سے اچھے صادر ہوتے ہیں تو اوسپر ثواب مرتب ہوتا ہی اور جب بندہ کی افعال اوسکے اختیار سے برے صادر ہوتے ہیں تو اوسپر عذاب مرتب ہوتا ہی اور جو افعال اوسکی اضطرار سے ہیں اوسپر نہ ثواب ہے نہ عذاب۔

۶ س ۔ جب یہ کہا جاتا ہی کہ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی تو اسمیں شر کی نسبت جناب باری کیطرف ہوئی اور شر کی نسبت خدا کی طرف کرنا گویا ذات باری تعالی کیطرف نقصان کا عیب لگانا ہے۔

۶ ج ۔ اگرچہ شر کی نسبت جناب باری کی طرف کیگئی ہی لکن اس سے ذات باری تعالے میں نقصان نہیں آتا ہی اور نہ اوسکی پاکی میں کسی قسم کا عیب لاحق ہوتا ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے شر اوس وقت پیدا کیا کہ جب بندہ کا میلان اوس شر کیطرف ہوا اگر بندہ کا میلان خیر کیطرف ہوتا تو اللہ تعالے خیر ہی کو پیدا کرتا اس سے ذات باری تعالے کو عیب نہیں لگا ہی بلکہ بندہ کی ذات میں عیب لاحق ہوا ہی کیونکہ خدا نے باوجودیکہ اوسکو قوۃ عقلیہ اور قوۃ ارادی دیتہی پہر بہی بندہ نے ایسا برا کام کیا جس سے عذاب کے قابل ہوا اس کی مثال ایسی ہی جیسے ایک حاکم کسی کو کہیں کا مختار کار کردی اور اوسکو اپنا ملکی قانون سمجہادی اور اپنی طرف سے جتلادی کہ اگر تم رعایا کی ساتہ عدل کروگی اور سرکاری لین میں خیانت نہ کروگے اور مالگزاری سرکاری برابر ادا کروگی تو ہم تمکو ترقی دینگی مختار کار حاکم وقت کی اطاعت نہ کرکے رعایا پر ظلم کری سرکاری مال سب کہا جای تو ان سب باتوں کا قصور مختار کار کی ذمہ عاید ہوگا نہ حاکم وقت پر ایسا ہی حال مالک حقیقی اور بندونکا ہے اللہ تعالی نے بندونکو قوۃ تمیزی دیدی اور رسولوں کی ذریعہ سے قانون آلہی بتلا دیا لکن پہر بہی بندی قصور کو اپنا قصور نہ سمجہیں بلکہ خدا کا قصور سمجہیں تو ایسے بندی بے ادب بندی ہیں جو ہر طرح سے قابل سزا ہیں۔

۷ س ۔ اگر کوئی انسان کسی کو ناحق مار ڈالے یا قتل کر ڈالے یا شراب خواری اور زناکاری کری اور پہر یہ عذر کری کہ یہ افعال مجہہ سے اس وجہ سے صادر ہوی کہ اللہ تعالی نے تقدیر میں لکہدئے تہے تو کیا ایسا عذر

اوس کا سنا جائیگا۔

۷۔ ج۔ ایسا عذر نہ خدا کے پاس قابل سماعت ہے نہ مخلوق کے پاس کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے ایک طرح کا ارادہ بندے کو دیدیا اور قوۃ تمیزی بھی اوسکو عطا فرمائی اور ہر طرح سے سمجھا بھی دیا پھر باوجود اسکے اوس نے ایسے اعمال کئے تو وہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

۸۔ س۔ مسئلہ تقدیر کا خلاصہ بیان فرمائیے۔

۸۔ ج۔ خلاصہ اس ساری بحث کا یہ ہے کہ سب افعال و اقوال و حرکات خواہ وہ بری ہوں یا بھلے اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھدئے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ بھلے کاموں سے راضی اور برے کاموں سے ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ بھلے برے کام بندے سے بندے ہی کے جزئی ارادہ اور قوت تمیزی سے صادر ہوئے ہیں اس بنا پر اوسکو جزا یا سزا دیجئیگی ہے۔

خاتمہ بعض متفرق مسایل کا حل

۱۔ س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی ذات میں عقلاً گفتگو کر سکتے ہیں۔

۱۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں عقلاً گفتگو نہیں کر سکتے کیونکہ مخلوقات کی عقل ذات باری تعالیٰ کے ادراک سے عاجز ہے اور جو کچھ عقل کی راہ سے ذات باری تعالیٰ کا تصور کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے بہت دور ہے۔

۲۔ س۔ جب عقل کے ذریعہ سے ذات باری تعالیٰ کا علم نہیں ہو سکتا تو پھر خدا کے پہچاننے کا کیا ذریعہ ہے حالانکہ خدا کے جاننے کے سب مکلف ہیں اور سب پر اوس کی معرفت واجب ہے۔

۲۔ ج۔ ذات باری تعالیٰ کی پہچان اوس کے صفات سے ہوتی ہے یعنے خدائے تعالیٰ کا اجمالی علم اوسکے صفات سے حاصل ہوتا ہے وہ صفات یہ ہیں کہ ذات باری تعالیٰ موجود ہے قدیم ہے تمام حوادثات سے منزہ ہے اپنے قیام میں کسی کا محتاج نہیں زندہ ہے جانتا ہے اوس کی قدرت کامل ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہر آواز کو سنتا ہے ہر چیز کو دیکھتا ہے۔

۳۔ س۔ اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے تو ہم نے دیکھا نہیں پھر ہم نے اوسکو کیونکر پہچانا۔

۳۔ ج۔ اللہ تعالیٰ کا علم ہمکو اوسکی آثار قدرت کے ذریعہ سے ہوا ہے مخلوقات میں اوسکی قدرت کی نیرنگیاں

اور اونکی عجائبات تمام سیاروں کی گردش آفتاب اور مہتاب کا وقت مقررہ پر نکلنا کواکب اور بروج کے مختلف اشکال حیوانات اور نباتات کی مختلف ساخت اور اونکی مختلف رنگ انسان کے جدا جدا کمالات اور اوس کی ایجادات یہ سب اس امر کی شہادت دے رہی ہیں اور زبان حال سے کہہ رہی ہیں کہ ہمارا کوئی نہ کوئی صانع ہے اس کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی شخص عمارت کو دیکھے تو ضرور اوسکے بنانے والے کا خیال کریگا کسی کتاب کو دیکھے گا تو ضرور سمجھے گا کہ اس کا کوئی مصنف اور کاتب ہے ایسا ہی عالم کی موجودات اور اوسکی عوارضات اور لوازمات کو دیکھکر اس امر کا ضرور یقین ہوتا ہے کہ ان سب کا موجد ہے جس نے اپنی یہ قدرت سے سب کچھ بنایا ہے۔

۴ س ۔کتاب کا مصنف اگر زندہ ہے تو اوسکو دیکھ سکتے ہیں اور ایسا ہی مکان کے بنانیوالے کو بھی ہم دیکھ سکتے ہیں پھر خدا کو ہم کیوں نہیں دیکھ سکتے۔

۴ ج ۔ہماری موجودہ بصارت خدا کے دیکھنے کے قابل نہیں ہے اس وجہ سے ہم خدا کو نہیں دیکھ سکتے اور کسی چیز کے موجود ہونیکے لئے یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ دکھائی بھی دے اوسکی مخلوقات میں سے روح بھی ہے جسکے اثرات موجود ہیں لیکن وہ بذاتہ الگ نہیں دکھائی دیتی ایسا ہی خدا بھی ہمکو نہیں دکھائی دیتا

۵ س ۔کیا روح کی حقیقت میں غور کر سکتے ہیں۔

۵ ج ۔روح کی حقیقت میں غور کرنا فضول ہے اور اوسمیں بحث کرنا وقت کو ضایع کرنا ہے کیونکہ عقل انسان اوسکی حقیقت سے عاجز ہے اور یہی بہت بڑی دلیل اس امر کی ہے کہ جب اسکی مخلوقات میں روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی تو ذات باری تعالی کی حقیقت جسکے کوئی مثل نہیں اوس کی حقیقت کیونکہ معلوم ہو سکتی ہے۔

۶ س ۔جب خدا معلوم نہیں ہو سکتا تو اوسکے معلوم کرنیکا اور اوس تک پہونچنے کا کیا ذریعہ ہے۔

۶ ج ۔خدا تک پہونچنے اور اوس کے معلوم ہونے کا ذریعہ یہ ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیجائے اور احکام شرعیہ کی پابندی کیجائے اور اوسی سے اوس تک پہونچنے کا سوال کیا جائے۔

۶ س۔ کیا اللہ تعالیٰ کا دیکھنا عقلاً ممکن ہے۔

۶ ج۔ عقلاً اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے لیکن عادۃً دنیا میں محال ہے ہاں آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنین کو نصیب ہوگا جس کا ثبوت قرآن سے ہے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ۔

۸ س۔ بعد انبیا کے کن لوگوں کو فضیلت ہے اور امتوں میں کس امت کو فضیلت ہے۔

۸ ج۔ بعد انبیاء کے سب سے بڑھکر مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور امتوں میں فضیلت امت محمدیہ کو ہے۔

۹ س۔ صحابہ کا مرتبہ بعد انبیاء کے کیوں ہے اور اونسے محبت رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔

۹ ج۔ صحابہ سے محبت رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اون کا بڑا احسان امت محمدیہ پر ہے کیونکہ صحابہ رضوان علیہم اجمعین نے دین محمدی کی ہر طرح سے مدد کی اور مشرکین اور کفار کا بخوبی قلع و قمع کیا اور کلمہ توحید کے پھیلانے میں جان و مال سے کوشش کی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں وطنوں کو چھوڑا عزیزوں اور بچوں اور مال سے منہ موڑا اون کو دین اسلام کی مدد کرتے تمام راتوں کو تہجد کی نماز ادا کرتے شریعت محمدیہ کو تمام روئے زمین میں پھیلایا دین اسلام کو مثل آفتاب کے چمکایا اور انکو فضیلت بعد انبیا کے سب لوگوں پر اس وجہ سے ہے کہ حضرت نے اونکو خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ سے یاد کیا ہے یعنے آپ نے فرمایا سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اوس کی بعد تابعین کا پھر تبع تابعین کا اور اونکی فضیلت میں کئی آیتیں آئی ہیں۔

۱۰ س۔ صحابہ میں کون صحابہ افضل ہیں۔

۱۰ ج۔ صحابہ میں افضل صحابہ خلفاء اربعہ ہیں کہ جنکی خلافت پر اکثر صحابہ کا اجماع ہوا ہے اور جنکی عظمت اور بزرگی حضرت ہی کے زمانہ میں سب لوگوں پر ظاہر تھی اونمیں اول حضرت ابوبکر الصدیق رضہ دوسرے حضرت عمر فاروق رضہ تیسرے حضرت عثمان رضہ چوتھے حضرت علی رضہ ہیں۔

۱۱ س۔ اسرا کسی کہتے ہیں اور معراج کیا ہے۔

۱۱ ج۔ اسرا کے معنے یہ ہیں کہ جناب سرور کائنات صلعم ایک ہی رات مسجد مکہ سے مسجد اقصیٰ تک

پہونچ گئی اور یہ امر نص قرآنی سے ثابت ہے اور معراج یہ ہے کہ جناب سرور کائنات صلعم مسجد اقصیٰ سے سب آسمانوں کو طے کرکے ملاء اعلیٰ تک پہونچے اور وہاں سے بارگاہ خداوندی تک آپکی رسائی ہوئی اور وہیں پر حضرت پر نمازیں فرض ہوئیں جس کا ذکر صحیح حدیثوں میں آیا ہے اور جو کچھ معراج کی نسبت جناب سرور کائنات صلعم نے خبر دی ہے وہ بالکل صحیح ہے ہمکو اوسی طرح ماننا چاہئے جیسا کہ مخبر صادق نے خبر دی ہے اور یہ امر کچھ عقل سے بعید نہیں معلوم ہوتا جیسا کہ بعض ناقص العقل اسکو بعید از قیاس سمجھتے ہیں جب ایک پرندہ ہوا میں ایک آن واحد میں بہت ساری مسافت طے کرجاتا ہے آفتاب کی روشنی ایک سکنڈ میں سیکڑوں اور لاکھوں میل طے کرکے ہم تک پہونچ جاتی ہے بہت ساری سیارات ایک منٹ میں کئی برجوں کی مسافت کو طے کرتے ہیں تو کیا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جو محض نور ہی نور تھے ساتوں آسمان طے کرکے چلے جائیں اور پھر آپ اوسکی خبر دیں تو اسمیں کون استحالہ ہے حضرت کے پاس جبرئیل علیہ السلام ایک لمحہ میں ساتوں آسمان طے کرکے وحی لاتے تھے تو حضرت اگر ساتوں آسمان طے کرکے پھر واپس آجائیں تو کیوں کر یہ امر بعید از قیاس ہے غرضکہ معراج کا ثبوت ہمکو عقلی اور نقلی دونوں طرح سے ملسکتا ہے جو یقینی ہے۔

۱۲ س - اگر میت کیلئے دعا کیجائے یا خیر خیرات کی جائے تو اوس کا ثواب ہر دو کو یعنی داعی اور میت کو پہونچتا ہے یا نہیں۔

۱۲ ج - ایصال ثواب کیلئے جو کچھ پڑھا جائے یا جو کچھ خیرات کیجائے اوس کا ثواب پڑھنے والے کو اور جس پر پڑھا گیا ہے دونوں کو ملتا ہے۔

۱۳ س - جنت کی نعمتیں روحانی ہیں یا جسمانی اور ایسا ہی عذاب دوزخ روحانی ہے یا جسمانی۔

۱۳ ج - جنت میں دو قسم کی نعمتیں ہیں روحانی اور جسمانی - روحانی نعمتیں جنت کی خدا کی تسبیح اور تقدیس اور دیدار الٰہی ہے اور جسمانی نعمتیں ہر قسم کے کھانے ہر قسم کے پینے کی چیزیں اور ہر طرح کے آرام اور آسایش کے سامان وہاں مہیا ہیں اور ایسا ہی وہاں کے عذابات بھی دو قسم کے ہیں روحانی اور جسمانی روحانی عذاب یہ کہ وہاں کے عذاب سے روح کو تکلیف ہوگی جسمانی عذاب یہ ہوگا کہ جب ایک دفعہ جسم جل کر خاک ہوجائیگا تو پھر دوبارہ بدلا جائیگا غرضکہ جسم اور روح دونوں کے ساتھ عذاب و راحت ہے جنت کی نعمتیں اور دوزخ کے عذابات

ازلی اور ابدی ہیں

۱۴ س - کیا ولی نبی کے درجے کو پہونچ سکتا ہے اور کیا احکام شرعیہ اوس سے ساقط ہو سکتے ہیں -

۱۴ ج - ولی نبی کے درجے کو پہونچ نہیں سکتا جب تک وہ عاقل اور بالغ اور سمجھ رکھتا ہے احکام شرعیہ کا وہ مکلف ہے اوس سے کبھی احکام شرعیہ ساقط نہیں ہو سکتے اور کوئی حرام چیز اوسکے لئے حلال نہیں ہو سکتی اور جو شخص ایسا خیال کرے اور اس قسم کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور ایسا ہی جو شخص یہ کہے کہ شریعت کے احکام ظاہری احکام باطنی کے خلاف ہیں ایسا خیال رکھنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ شریعت کے احکام باطنیہ کبھی احکام ظاہریہ کے خلاف نہیں ہیں اور نصوص شرعیہ کی ایسی تاویل کرنا جس سے احکام شرعیہ معطل ہو جاویں کفر اور الحاد ہے جیسا کہ بعض لوگ ملایک سے مراد قوتیں لیتے ہیں اور شیاطین سے مراد قوائے وہمیہ لیتے ہیں اس قسم کے اعتقاد رکھنے والے کافر ہیں -

۱۵ س - مجتہد کی تعریف کرو اور کس مجتہد کی اتباع ہم پر ضرور ہے -

۱۵ ج - مجتہد وہ ہے کہ جو قرآن و حدیث کو خوبی جانتا ہو اور شرعی احکام پر بخوبی واقف ہو اور نصوص شرعیہ کو حسب مقصود شارع سمجھتا ہو اگرچہ مجتہدین کئی گذرے ہیں لیکن مجتہدین اونمیں مشہور ہے جنمیں سے کسی ایک کی اتباع پر اکثر علما کا اتفاق ہے وہ چار یہ ہیں امام اعظم رح امام شافعی رح امام مالک رح امام احمد رح جس مجتہد سے جس کسی کو اعتقاد ہو اوس کا پیرو ہو رہے ائمہ مجتہدین کی تقلید اختیار کرنیکی وجہ یہ ہے کہ اونہوں نے پوری قوت قرآن و حدیث کی خدمت میں صرف کر دی اور باریک باریک مسایل جزئیہ قرآن و حدیث سے مستنبط کئے جنکو عامی آدمی نکال نہیں سکتا اور جنکے نکالنے کیلئے علم اصول فقہ اور علم اصول حدیث کی ضرورت ہے غرضکہ اونکی احکام جزئیہ جہانتک ہم کو تواتر پہونچے ہیں اون مسائل کا مقلد کو پیرو ہونا ضرور ہے جب مقلد حدیث پڑھ لے اور اصول فقہ اور اصول حدیث کی رو سے استنباط مسائل پر قادر ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہے چاہے کسی امام کی تقلید کرے چاہے نہ کرے مقلد کو اگر اپنے امام کے کسی خاص مسئلہ میں کسی موقع یا زمانہ کی ضرورت سے اوس مسئلہ سے رجوع کرنیکی ضرورت ہو یا امام کا کوئی مسئلہ نص صریح حدیث کے خلاف ہو تو اوس خاص مسئلہ میں اپنے امام کے قول سے رجوع کر سکتا ہے جسکو رجوع عن المسئلہ کہتے ہیں اور یہ رجوع عن التقلید

نہیں ہے یعنے اس فعل سے وہ تقلید سے خارج نہیں ہوتا غرضکہ عامی آدمی کو ابتدا تقلید چھوڑ کر تحقیق کے درپے ہونا اپنے کو پریشانی میں ڈالنا ہے بعد تحقیق کے تقلید کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۶س بعض مسائل دینی میں مجتہدین کا اختلاف کیوں ہے۔

۱۶ج مجتہدین کا اختلاف اصول دین میں بالکل نہیں ہے اور نہ مجتہدین کا اختلاف ان اصول میں ہے کہ جن اصول سے احکام شرعیہ نکالے گئے ہیں یعنے سب کا ماخذ کتاب و سنت ہے ان میں سے بعض ائمہ نے قیاس اور اجماع کو بھی ماخذ قرار دیا ہے اور بعض نے صرف کتاب و سنت پر اکتفا کیا ہے لیکن کتاب و سنت کے ماخذ ہونے میں سب کا اتفاق ہے غرضکہ وہ احکام شرعیہ جنکا ثبوت نص قطعی سے ہے اونمیں کسی کا اختلاف نہیں اگر اختلاف ہے تو بعض مسائل فرعیہ میں جس پر نص قطعی سے کوئی دلیل نہیں ہے اور اس اختلاف پیدا ہونیکی خاص وجہ یہ ہے کہ جن ائمہ کو صحیح حدیث ملی اونھوں اوسپر اکتفا کیا اور جنکو نہیں ملی اونھوں نے اپنی رائے سے سوچکر مسئلہ استخراج کیا اگر وہ مسئلہ نص صریح حدیث کے موافق پڑ گیا تو وہ صواب پر رہے اگر خلاف پڑا تو وہ خطا پر رہے مگر جب اونھوں نے کوشش کی اور اپنی قوۃ کو استخراج مسائل میں پورے طور پر خرچ کیا اسوجہ سے بصورت صواب انکو دوہرا اجر ہے اور بصورت خطا اونکو ایک اجر ہے غرضکہ ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہیں کیونکہ امت محمدیہ پر اون کا بہت بڑا احسان ہے اور اونکا اختلاف ہمارے لئے عین رحمت ہے جیساکہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (اختلاف امتی رحمۃ) یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے اور اس اختلاف کے رحمت ہونیکی وجہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے بڑی آسانی دین میں ہوگئی کیونکہ جس شخص کو جس مسئلہ میں کوئی ضرورت پڑے تو اوس خاص مسئلہ کو جس میں آسانی ہو لے سکتا ہے یا جس مسئلہ میں وہ احتیاط سمجھے اوس مسئلہ کو اختیار کر سکتا ہے۔

۱۷س - قیامت کی کیا علامتین ہیں۔

۱۷ج - قیامت کے قریب قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیاں ظاہر ہونگین مہدی علیہ السلام آئینگے کانا دجال شام و عراق سے نکلے گا بہت کچھ اپنے استدراج دکھائیگا کچے ایمان والے لوگ

اوس کے دام میں آجائینگے پکے ایمان والے اوسکے فتنے سے بچ رہینگے عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے دجال کو مارین گے یاجوج ماجوج سد سکندری کو توڑ کر اونچے اونچے مقام سے آنا شروع کریں گے سد سکندری کا واقعہ یہ ہے کہ اگلے زمانہ میں یہ مفسد پہاڑی لوگ سد سکندری کے ورلے رہنے والی لوگون کو بہت ستاتے تھے اونکی کھیت ویران کرتے لوٹ مار کے چلے جاتی وہاں کے لوگوں نے سکندر ذوالقرنین سے شکایت کی سکندر نے لوہے کی بڑی بڑی تختیوں سے دونوں پہاڑوں کی درمیان کی کشادگی کو بند کردیا اور اونمیں آگ لگا کر اونکو خوب دہونکا دیا جب وہ لال انگارے ہوگئے تو اونکے درزونمیں پگلا ہوا تانبا ڈالا سب ملکر ایک مضبوط پہاڑ جیسی اٹل دیوار ہوگئی اوسی کا نام سد سکندری ہے غرضکہ قیامت کے قریب یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور یاجوج ماجوج آکر بہت فساد کرین گے آخرش ایک بیماری اونکی گلونمیں پیدا ہوجائیگی جس سے وہ سب مرجائینگے ایک جانور صفا پہاڑ سے نکلے گا آدمیوں سے باتین کریگا بعض مقامات میں زلزلہ ہوگا آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اوس وقت توبہ کا دروازہ بند ہوجائیگا قیامت اور آثار قیامت کا پورا حال اوپر لکھا گیا ہے یہان مختصر بیان کر دیا گیا۔

۸۱ س۔ سعید کون ہے۔

۸۱ ج۔ خدا کے پاس سعید وہ ہے کہ جو اللہ تعالی کے حقوق کو بخوبی بجا لاتا ہے اور احکام شرعیہ کی ظاہرًا و باطنًا پابندی کرتا ہے اور خرخشات دنیا سے بالکل بچتا ہے۔

جب میں کتاب تعلیم العقاید لکھ چکا تو اتفاق سے ایک رسالہ مطبوعہ مصر جواہر الکلامیہ فی عقاید الاسلامیہ ہمدست ہوا اگرچہ کہ اوسمیں وہی باتیں تھیں جو میں نے اپنے کتاب تعلیم العقاید میں لکھدی تھیں لکن اوس کی ترتیب بطریق سوال و جواب مجھے بہت پسند آئی اور نیز بعض باتین جو میرے رسالہ تعلیم العقاید میں نہ تھین وہ بھی نظر آئین لہذا بغرض افادہ طلبہ اوسکی مضامین بھی باختصار اسمیں درج کیے گئے اور اس مختصر رسالہ کا نام ضمیمہ تعلیم العقاید مسمی با متحان العقاید رکھا گیا اگرچہ تکرار مضامین مخل فصاحت ہے لکن آج کل منکرین عقاید صحیحہ کیلئے تکرار بیان

عقاید صحیحہ کی ازحد ضرورت ہے کیونکہ بہت ساری حضرات اول تو عقاید سے واقف ہی نہیں اور جو واقف ہیں اونکا تعامل اس امر کو بتلا رہا ہے کہ وہ عقاید کو بالکل ناکارہ سمجھتے ہیں لہذا اس زمانہ میں تعلیم عقاید کی ہر پہلو سے ضرورت ہے جس کا اظہار میں نے اولاً بطریق بیان مسلسل ثانیاً بطریق سوال وجواب اور ثالثاً بطریق نظم ہوا وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ:

راقم آثم

ابوالبرکات محمد عبید اللہ حنبلی المذہب چشتی الطریقت

خادم علوم کتاب وسنت

قطعہ تاریخ کتاب ہذا از نتایج فکر فاضل اجل شاعر بے بدل مولانا مولوی محمود حسین صاحب مولوی فاضل المتخلص بہ نظمی

قوم کے ناصح مشفق جو عبید اللہ ہیں
اون کی تصنیف جو ہے حسن عقاید میں او سے
اس عقیدت پہ مصنف کا وہ تقوی اور زہد
سینکڑوں وعظ سنے ہونگے مگر یہ مضمون
ہر عمل کیلئے اصلاح عقاید ہے ضرور
جب عقاید ہوں اچھے تو عبادت کیسی
کوئی سجدہ جو بغیر ایسے عقاید کے کرے
مئے سنت سے میں سرشار ہوں یہ دی یک جام
کیسی تعلیم عقاید ہوئی ماشاء اللہ
ایسی تعلیم کا تصنیف کا ای نظمی آپ

کیون نہ ہون لایق توصیف ومحامد کہئے
نسخہ دافع آلام مقاصد کہئے
ایسے ہوتے ہیں کہین عابد وزاہد کہئے
کبھی کہتے بھی سنا واعظ مسجد کہئے
جس کا فاسد ہو عقیدہ وہی فاسد کہئے
ایسے عابد کو نہ عابد نہ تو زاہد کہئے
کبھی مقبول نہ ہو اوسکو نہ ساجد کہئے
جن سے اصلاح عقاید ہو قصاید کہئے
اہل اسلام کے برآئے مقاصد کہئے
سال اصلاح خوش اسلوب عقاید کہئے

۱۳۲۰ ف

لسنۃ ۱۳۲۰ھ

کتاب تنظیم الفرائد

یعنی

عقاید و قصائد منظوم

مصنفہ حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ عبد العزیز صاحب محدث لکھنوی مرحوم مغفور چشتی فخری نظامی المتخلص بہ شہید

جناب حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم مغفور بڑے محدث اور عالم باعمل تھے کتب آسمانی کا آپکو بہت علم تھا اہل کتاب سے مناظرہ کرنے میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے آپکے متعدد تصانیف ہیں منجملہ اونکی ایک کتاب آپکی بشارت محمدی ہے۔ جسمیں آپنے توریت اور انجیل سے جناب سرور کائنات صلعم کی بشارت کو ثابت کیا ہے آپنے اپنی تمامی عمر دینی خدمت میں صرف کردی ہر وقت ذکر اور ورد و وظائف میں رہتے یاد الٰہی میں یہ استغراق تھا کہ بعض وقت جذب کی حالت ہوتی تھی چال ڈھال بالکل سلف صالحین اور اولیاء اللہ کے قدم بقدم تھی اس احقر کو حضرت ممدوح سے علاوہ قرابت قریبہ کے فن حدیث میں تلمذ بھی ہے اکثر اوقات مہربانی فرماکر مکان پر تشریف لاتے اور بار بار ایمان اور اسلام کی حفاظت کی تاکید فرماتے اس حقیر پر بہت کچھ الطاف و عنایات رکھتے تھے آپکو حضرت مولانا مولوی حافظ محمد علی صاحب سے خاندان چشتیہ میں بیعت تھی آپنے ۲۶ تاریخ جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۲ھ میں بمقام ریزن بازار حیدرآباد دکن میں انتقال فرمایا۔ اس کتاب میں جو کچھ نظم ہے وہ حافظ صاحب ہی کی ہے اگرچہ یہ نظم نکات شاعری و نزاکت استعارات و تشبیہ سے بالکل معرا ہے اور اسکی خاص وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حافظ صاحب شاعری میں بھی صدق کو ملحوظ رکھتے تھے اسی واسطے آپنے استعارہ اور تشبیہ سے کام نہیں لیا اور اکثر مواقع میں آپکی نظم بعینہٖ احادیث کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے غرضکہ آپکی سیدھی سادھی نظم آپکے جذبات ایمانیہ اور احکام اعتقادیہ کو بخوبی ظاہر کرتی ہے جس سے ہر مسلمان مستفید ہو سکتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ قصیدہ عقاید کے بیان میں

تو اکیلا ہے ایک یا اللہ — رحم سے ہم پہ کر کرم کی نگاہ

تو ہمیشہ سے آپ اکیلا تھا — تو نے ہر چیز کو کیا پیدا

تیرے بن ذرہ ہل نہیں سکتا — کس کو ہے اختیار تیرے سوا

تو ہر ایک چیز کو ہے دیکھ رہا — تجھ سے ایک ذرہ چھپ نہیں سکتا

خاص بندے تیرے محمد ہیں — دل سے اس بات کا گواہ ہوں میں

تو نے قرآن اون کو سکھلایا — اور اونھوں نے سبھوں کو بتلایا

جو جو پیغام تو نے اونکو دیئے — سب وہ پیغام اونھوں نے ہم سے کہے

ہے محمد ہمارے پیغمبر — یا الٰہی درود بھیج اون پر

اون کے سب حکم ہم نے مان لئے — دل سے اور جان سے قبول کئے

خاص بندے تیرے ہیں عیسیٰ بھی — تو نے انجیل اون کو سکھلادی

تیرے پیغام اُنھوں نے پہونچائے — حکم تیرے اونھوں نے بتلائے

خاص بندے تیرے ہیں موسیٰ بھی — تو نے توریت اونکو لکھ کر دی

تیرے پیغام اُنھوں نے پہونچائے — سب شریعت کے حکم بتلائے

تیرے داؤد ہیں نبی پر نور — جنکو دی ہے کتاب تو نے زبور

تیرے بندے ہیں خلیل ابراہیم — تو نے دی ہے اونھیں کتاب کریم

ایک لاکھ اور کئی ہزار نبی — تو نے پیدا کئے ہیں یا ربی

تو نے اپنا کلام اون کو دیا — دل کو بندوں کے روشن اونسے کیا

حکم قرآن میں کیا تو نے — لاؤ ایمان سب پہ تم دل سے

حکم تیرا قبول ہم نے کیا
دل سے سچا سبھوں کو جان لیا

سب نبیوں پہ اور کتابوں پر
ہمکو ایماں ہے خالق اکبر

کرتے ہیں سب کے سامنے اقرار
نہیں ڈرتے کسی سے ہم زنہار

لائے ایمان ہم فرشتوں پر
اون میں جبریل سب سے ہیں بڑھکر

جو محمدؐ کے پاس آتے تھے
تیرا پیغام اونھیں سناتے تھے

مار کر سب کو تو جلائے گا
پھر دوبارہ بدن بنائے گا

روح کو اون میں ڈالدے گا تو
نیک و بد سے حساب لے گا تو

تیرے باتوں کو جس نے مان لیا
اوس کو باغوں میں تو رکھے گا سدا

تیرے باتوں کو جو نہ مانے گا
آگ میں اوس کو تو جلائے گا

تو نے قرآن میں یہ دی ہے خبر
ہمکو ایمان ہے تیری باتوں پر

قول اور فعل سب محمدؐ کے
دل سے اور جان سے ہمنے مان لئے

ان عقیدوں پہ ہم کو یا اللہ
رکھیو مضبوط رحم کی ہو نگاہ

ان عقیدوں پہ موت بھی دیجیو
رکھیو مضبوط خبر میں دل کو

جب فرشتے کہیں کہ تو بتلا
تیرا مالک ہے کون ہمکو بتا

ہم کہیں مالک ایک ہے اللہ
وَحدَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

جب وہ پوچھیں کہ یہ محمدؐ جو
تم میں پیدا ہوئے ہیں کون ہیں وہ

ہم کہیں لائیں ہیں وہ رب کا پیام
اوترا اللہ کا ہے اونپہ کلام

خاص بندے نبی محمد ہیں
اون کی سچائی کا گواہ ہوں میں

یا الٰہی طفیل پیغمبر
دیجیو ہم کو شربت کوثر

اور شفاعت نبی محمدؐ کی
ہووے ہمکو نصیب یا ربی

باغ جنت میں ہو تیرا دیدار
بخشدے سب گناہ یا غفار

سر ہو زیر قدم محمدؐ کے — اون کا سایہ نہو جدا ہم سے
ہر بلا سے بچائیو یا رب — عافیت ہمکو دیجیو یا رب
ہمکو اللہ عشق دے اپنا — عشق دے حضرت محمدؐ کا
عشق دل میں رہے ہماری سدا — انبیاؤن اور اولیاؤن کا
خاک پائے رسول ہم کو بنا — دل رہے حسن احمدی پہ فدا

قصیدہ بیان ارکان اسلام و ایمان

جو جو پیغام محمدؐ کو خدا کا آیا — سب وہ پیغام محمد نے ہمیں پہونچایا
روزہ اور حج و زکوٰۃ اور نماز و قرآن — جس طرح رب نے بنایا وہ ہمیں سکھلایا
بندی اللہ کو بھولے ہوئے بہت بیٹھے تھے سبی — صاف رستہ اونہیں اللہ کا سب دکھلایا
ہی اکیلا وہ خدا جس نے پیمبر بھیجا — جس نے جبریل کو اوس غار تلک پہونچایا
بیٹھے جس غار میں ہوتے تھے محمدؐ تنہا — اونکو جبریل نے پیغام خدا پہونچایا
آدمی نے نہ پڑھایا نہ لکھایا تھا انہیں — آکے جبریل نے قرآن اونہیں سکھلایا
دیکھکر دنگ ہوئے سب پڑھے لکھے یکسر — ڈر گئے دل میں کہ فرمان خدا کا آیا
جو نمانے گا اوسے آگ میں ڈالیگا خدا — جس نے مانا اوسے جنت میں سدا گھر پایا
ہی یہ اللہ کی تعلیم کلام اوس کا ہے — کون تھا رب کے سوا جس نے یہ سب بتلایا
جو پڑھے لکھوں نے قرآن میں محمدؐ سے سنا — سب وہ توراۃ میں انجیل میں لکھا پایا
ہی اکیلا وہ خدا اوس نے بنایا سب کو — ساری پیغمبروں سے اوس نے یہی فرمایا
یہی توریت میں موسیٰ کو بتایا رب نے — یہی انجیل میں عیسیٰ کو بھی ہے سکھلایا
یہی داؤد سے ہو رب نے زبوروں میں کہا — یہی قرآن محمدؐ سے یہی ہے فرمایا
ہی ہمیشہ سے خدا اور رہے گا وہ سدا — وہی تھا اوس نے یہ سب کچھ ہی بنا دکھلایا

سب کا مالک ہے وہی اوس کے سبھی ہیں بندے ۔ خاص بندہ وہ ہے پیغام جو اوس کا لایا

بندے اوس کے ہیں محمد بھی اور عیسیٰ موسیٰ ۔ سارے نبیوں کو جو پیغام خدا کا آیا

سب پہ ہم دل سے یقین لائے ہیں اے رب کریم ۔ سب وہ برحق ہے جو کچھ تو نے ہمیں سمجھایا

سچ ہے قرآن اور انجیل زبور اور تورات ۔ تو نے عیسیٰ و محمد سے جو کچھ فرمایا

سب کتابیں تیری آنکھوں پہ ہیں سب ہیں سر پر ۔ سب نبی ایک ہیں فرق اون میں کہاں سے آیا

سب رسولوں کے ہیں سردار محمد پیارے ۔ خاص محبوب ہیں نام اونکا ہے سب کو بھایا

بعد اونکے نہیں بھیجے گا خدا کوئی نبی ۔ سب چلیں اوس پہ جو کچھ حکم ہے اون پر آیا

پہلے پہلے کی بہت حکموں کو موقوف کیا ۔ چلو اس حکم پر اب جو کہ ہے پچھلا آیا

تو نے بھیجے ہیں ہزاروں ہی نبی با آئینہ ۔ سب وہ برحق ہے جو کچھ تو نے اونہیں بتلایا

سارے پیغمبروں پر لائے ہم ایمان یا رب ۔ حکم تیرا یہ محمد نے ہمیں پہونچایا

سب کتابوں پہ بھی ایمان ہے دل سے ہمکو ۔ یہی اقرار زباں کو بھی ہے ہر دم بھایا

نکریں ضد نہ چھپا دیں یہ ہے ایمان اپنا ۔ رکھیو مضبوط کہ اندھیر بہت ہے چھایا

بھولے جاتے ہیں تیرے نبیونکو اب لوگ اکثر ۔ وقت دجال کا نزدیک جو اب ہے آیا

جلد وقت عیسیٰ مریم کا دکھا دے ہمکو ۔ دل بہت شکر و دجال سے ہے تنگ آیا

واسطے نبیوں کے ایمان بچا لے یا رب ۔ مرشدوں کا رہے اللہ دلوں پر سایا

دل محمد پہ فدا روح عیسےٰ کے صدقے ۔ جس سے ہے نور محمد کا دلوں میں آیا

رب نے ہے ملک سلیمان کا محمد کو دیا ۔ فخر کی جا ہے نبی ہم نے ہے ایسا پایا

جو نبی کے ہیں محب اونکا سدا ساتھ رہے ۔ آنے پاوے نہ شیاطین کا دل پر سایا

سب فرشتے بھی تیرے خاص ہیں بندے یا رب ۔ اون میں جبریل نے رتبہ بہت اونچا پایا

بیٹھ پر تخت کو تیرے جو لئے رہتے ہیں ۔ اون فرشتوں نے بھی کیا عیش ابد کا پایا

مار کر سب کو جلا دے گا تو لیویگا حساب ۔ جا بجا تو نے یہ قرآن میں ہے فرمایا

سب کو باغوں میں تو رکھے گا ہمیشہ یا رب ۔۔۔ تجھ پہ اور تیرے رسولوں پہ جو ایمان لایا

آگ میں اونکو جلادیگا سدا تو یا رب ۔۔۔ تیرے نبیوں کو جنھوں نے کہ ذرا جھٹلایا

نیک و بد کام جو سب ہوتے ہیں اور راحت و رنج ۔۔۔ سب تیرے علم میں تھا تو ہی نے سب لکھوایا

حکم سے تیرے قلم نے ہے جو کچھ لکھ رکھا ۔۔۔ اپنی قدرت سے وہی تو نے ہمیں دکھلایا

بخشدے میرے محمدؐ کی سفارش سے گناہ ۔۔۔ دل قوی ہے کہ وسیلہ ہی یہ بھاری پایا

اپنے دیدار کا وعدہ جو کیا ہے تو نے ۔۔۔ دل تڑپتا ہے کہ پردہ یہ ہی کب تک چھایا

جلد آجائے قیامت کہیں پردہ اوٹھے ۔۔۔ تجھ کو دیکھیں کہ محمدؐ سے یہ وعدہ پایا

کردے اللہ مجھے عشق محمدؐ میں شہید ۔۔۔ تیری رحمت کا ہمیشہ رہے ہم پر سایا

قصیدۂ قرآن کی حقیقت اور جنوں کا قرآن پر ایمان لانا

شکر حق ہم نے محمدؐ سا پیمبر پایا ۔۔۔ عرش پر سے جسے پیغام خدا کا آیا

سب فرشتوں کا وہ سردار جو ہے جبرائیل ۔۔۔ وہ محمدؐ پہ ہے پیغام خدا کا لایا

تخت کے پاس خدا کی جو ہے حاضر رہتا ۔۔۔ زور و قوت بہت اللہ سے اوس نے پایا

معتبر ہے حق امانت کا ادا کرتا ہے ۔۔۔ جو کہا رب نے وہی اوس نے یہاں پہونچایا

کچھ پڑھے لکھے نہ تھے گرچہ محمدؐ پیارے ۔۔۔ اوس نے قرآن سنایا اونھیں اور سکھلایا

یہ نشانی ہے خدا کی اسے دیکھو لوگو ۔۔۔ کس نے اوروں کو پڑھایا یہ کہاں سے آیا

نہ وہ توراۃ پڑھے تھے نہ پڑھے تھے انجیل ۔۔۔ سب کتابوں کا خلاصہ جو یہ ہے لکھوایا

کون تھا رب کے سوا اون کا سکھانے والا ۔۔۔ بھیج جبریل کو اللہ نے سب بتلایا

فرض یہ پانچ نمازیں ہوئیں معراج کی رات ۔۔۔ اونکو اللہ نے جب عرش تلک بلوایا

طور پر حضرتِ موسیٰ نے جھلک دیکھی تھی ۔۔۔ آپ نے عرش پہ دیدار خدا کا پایا

لائے ایماں وہ توراۃ کے پڑھنے والے ۔۔۔ دل میں جن کے ڈر اور خوف خدا کا آیا

بادشاہ ملک حبش کا وہ جو تھا عیسائی
سن کے قرآن کو رونے لگ سب عیسائی
آسمان سے لگے جنوں پہ برسنے شعلے
سب ہوئے دنگ کہ سنتے تھے سدا ہم جاکر
جب کہ جنوں نے یہ قرآن محمد سے سنا
سب سے کہتے پھرے اب رب کو اکیلا جانو
اس لئے ہم پہ عذاب آگ کا بھیجا رب نے
حضرت عیسیٰ کے تھے دیکھنے والے کچھ جن
کشتہ اس تیغ کے سب جن و بشر ہوگئے تھے

اوس نے قرآن کے جب سورتوں کو پڑھوایا
مزہ انجیل کا قرآن میں سب نے پایا
غیب کا حال فرشتوں سے نہ کچھ سن پایا
شعلے برسے ہیں یہ کیوں قہر یہ کیوں ہے آیا
لائے ایمان اور اوس دین کو جا پھیلایا
لاؤ ایمان محمد پہ یہ قرآن آیا
دل پہ ہم سب کے ہے اب نور محمد چھایا
دل سے اور جان سے او نے دین محمد بھایا
شکر حق جس نے یہ قرآن ہمیں سکھلایا

جناب سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آنا اور وحی کی حقیقت

ہے بخاری میں کہ یوں عائشہ نے فرمایا
کہ وہ اللہ کے پیغام کے لانے والے
خواب جو دیکھتے تھے ویسا ہی ہوتا تھا ظہور
آپ کے دل میں پھر اللہ نے یہ ڈال دیا
بیٹھتے غار حرا میں وہ اکیلے جاکر
ساتھ لیجاتے تھے کھانا وہ کئی راتوں کا
ہوچکا جب تو گئے پاس خدیجہ کے رسول
تھا یہ دستور رہا تک کہ وہ وقت آپہونچا
وہ یہ بولا کہ پڑھو آپ یہ بولے اوس سے
آپ کہتے ہیں بہت زور سے بھیچا مجھکو

اول اس طرح سے پیغام خدا کا آیا
جن پہ اللہ نے رحمت کا ہے مینہ برسایا
خواب سچا اونھیں خالق نے بہت دکھلایا
کہ اکیلے میں بہت بیٹھنا دل کو بھایا
تھا مزا یاد میں اللہ کے ایسا پایا
گھر میں آتے نہ تھے دستور یہ تھا ٹھیرایا
لئے گئے کھانا جو اوتنے ہی دنوں تک کھایا
غار میں تھے کہ خدا کا وہ فرشتہ آیا
پڑھنے والا میں نہیں کب مجھے پڑھنا آیا
اٹھا کا مجھے زور اوس نے بہت کھلایا

پھر مجھے چھوڑ دیا پھر یہی بولا کہ پڑھو
میں یہ بولا کہ نہیں ہے مجھے پڑھنا آیا

دوسرے مرتبہ پھر زور سے بھینچا مجھکو
انتہا کا جو کہ ہے زور مجھے دکھلایا

پھر مجھے چھوڑ دیا پھر یہی بولا کہ پڑھو
میں یہ بولا کہ نہیں ہے مجھے پڑھنا آیا

تیسرے مرتبہ پھر زور سے بھینچا مجھکو
انتہا کا جو کہ ہے زور مجھے دکھلایا

چھوڑکر پھر یہ کہا نام سے اوس رب کے پڑھو
جس نے پیدا کیا انسان کو جمے خون سے بنایا

تم پڑھو شان بڑی ہیگی تمہارے رب کی
علم جس رب نے قلم سے ہے سبکو سکھلایا

آدمی کو وہ سکھایا جو نجانا اوس نے
مطلب اقرء کا جو یہ آپ نے اوس دم پایا

لے کے اِن آیتوں کو گھر کے طرف پلٹے آپ
دل دھڑکتا تھا یہ کچھ رعب تھا اونپر چھایا

گھر میں جب پاس خدیجہ کے محمدؐ آئے
اون سے اوسوقت یہ لفظ آپنے تب فرمایا

کہ اوڑھا دو مجھے کپڑے میں چھپا دو مجھکو
جب اوڑھایا تو گیا اونپہ جو تھا ڈر چھایا

حال سب اپنا خدیجہ سے کہا اور بولے
کہ مجھے جان پر اپنے ہے بہت خوف آیا

وہ یہ بولیں تمہیں رسوا نہیں کرنیکا خدا
مجھکو واللہ یقیں اسکا ہے دلپر چھایا

کیونکہ تم جوڑتے ہو رشتے کو او ناتے کو
بات سچ بولتے ہو تم کو بہت سچ بھایا

بوجھ ہر ایک کا اوٹھا لیتے ہو اپنے اوپر
آن ہوی چیز کو ہر شخص نے تم سے پایا

اور کہا کرتے ہو مہمان کی تم مہمانی
جو کوئی حق پہ ہوا اور اوسپہ کٹھن وقت آیا

اوس کی کرتے ہو مدد اوس کا دیا کرتے ہو ساتھ
یعنے جسمیں ہیں یہ صفتیں وہ ہے ربکا بھایا

ورقہ تھے وہ جو خدیجہ کے چچا کے بیٹے
لے چلیں آپ کو اون پاس یہ سب بتلایا

عمر تھی اون کی بڑی بوڑھے تھے اور اندھے تھے
دین پہ حضرت عیسیٰ کے جو اونہیں تھا پایا

وہ لکھا کرتے تھے انجیل کو عبرانی میں
لکھتے تھے جسقدر اللہ نے تھا لکھوایا

ورقہ بولے کہ میرے بھائی کے بیٹے بولو
دیکھتے کیا ہو تمہیں رب نے ہے کیا دکھلایا

آپ نے حال کہا اون سے جو کچھ دیکھا تھا
بولے ورقہ کہ کلام ایسا ہے تم پر آیا

جیسا اللہ نے موسیٰ پہ اُتارا تھا کلام
شہر سے آپ کو جب لوگ کریں گے باہر
کیا نکالیں گے مجھے شہر سے باہر یہ لوگ
دشمنی لوگوں نے کی اوس سے یہی ہے دستور
تو کروں گا میں مدد آپ کی مضبوط مدد
اوٹھ گئے دلمیں یہ ارماں لئے دنیا سے
غم ہوا اس کا بہت آپ کو اور رنج و قلق
اونچے اونچے وہ پہاڑوں پہ کئی بار گئے
جب کبھی آپنے چاہا کہ پہاڑوں سے گریں
تم ہو اللہ کے پیغام کے لانے والے
دل ٹھہر جاتا تھا اور جی کو قرار آتا تھا
بعد مدت کے پھر ایک روز کا ہے یہ احوال
میں چلا جاتا تھا آواز اک اوپر سے سنی
بیٹھا کرسی پہ ہے آسماں زمین کے بیچ میں
میں یہ بولا کہ اوڑھا دو تم اوڑھا دو مجھکو
اے لحاف اوڑھنے والے تو کھڑا ہو کہ ذرا
پاک رکھ کپڑوں کو اور چھوڑ دے ناپاکی کو
عائشہ کہتی ہیں حارث نے یہ پوچھا اون سے
کبھی گھنٹی کی سی آواز میں آتا ہے پیام
جب وہ تھم جاتا ہے کر لیتا ہوں یاد اوسکی بات
باتیں کرتا ہے جو کہتا ہے میں کر لیتا ہوں یاد

کاش کہے میں نے بھی اوسوقت کو ہوتا پایا
ورقہ سے آپنے ارشاد یہ پھر فرمایا
بولا ہاں جو کوئی اس طرح کی باتیں لایا
میں نے وہ دن جو اگر آپ کا حضرت پایا
ورقہ کا تھوڑے دنوں بعد جو وعدہ آیا
پھر نہ مدت تلک اللہ کا پیغام آیا
رب کے پیغام نہ آنے کا جو غم تھا چھایا
چاہا میں گر پڑوں اوپر سے یہ دلمیں آیا
سامنے آن کے جبریل نے یوں فرمایا
یا محمد یہ میں سچ کہتا ہوں غم کیوں چھایا
کلمہ تسکین کا جبریل سے جب سن پایا
کہا جابر نے کہ یوں آپنے ہے فرمایا
دیکھا اوپر تو فرشتہ جو حرا میں آیا
ڈر گیا اوس سے زمین تک میں جھکا گھر آیا
جب اوڑھایا تو یہ اللہ کا پیغام آیا
کہ میرا رب ہے بڑا اوسکا مجھے حکم آیا
پھر لگاتار بہت رب کا ہے پیغام آیا
کس طرح آتا ہے پیغام تو یوں فرمایا
زور پڑتا ہے بہت مجھ پہ وہ جب دم آیا
اور کبھی مرد کی صورت میں فرشتہ آیا
عایشہ کہتی ہیں جاڑے میں جو پیغام آیا

جاڑا شدت کا تھا جسوقت کہ آیا پیغام
اون کے ماتھے سے عرق خوب سا بہتا پایا

ہے بخاری میں کہ عباس کے بیٹے نے کہا
کہ یہ دستور نبی پاک نے تھا ٹھیرایا

ساتھ جبریل کے تھے آپ بھی پڑھتے جاتے
اون کو قرآن میں پھر حکم خدا کا آیا

مت ہلا اپنی زبان جلدی نہ کر پڑھنے میں
ہم نے اب یاد دلایا تجھے اور پڑھوایا

جبکہ جبریل پڑھے تم سنو اور چپکے رہو
اسکے بعد آپ نے دستور یہ تھا ٹھیرایا

چپکے وہ سنتے تھے جبریل پڑھا کرتے تھے
وہ گئے تب جو پڑھایا وبعینہ پایا

اس طرح تیرہ برس آپ رہے مکہ میں
تھوڑا تھوڑا اسی انداز سے قرآن آیا

پھر مدینہ میں رہے دس برس اللہ کے رسول
تھوڑا تھوڑا اونہیں جبریل نے سب پہونچایا

ماہ رمضان میں ہر اک رات کو جبریل آتے
پھر پڑھاتے تھے وہی پہلے جو تھا بتلایا

سارا قرآن یہ تئیس ۲۳ برس میں اترا
اون کو اللہ سے پھر موت کا پیغام آیا

قبر میں زندہ ہیں اور آپ دعا کرتے ہیں
اب بھی دیدار بہت لوگون نے اونکا پایا

اونپہ قرآن جو اترا تھا ہے ابتک باقی
رکھیو یاد آپ نے ارشاد یہ ہے فرمایا

چھوڑے جاتا ہون میں قرآن اسی پکڑے رہو
نور ہے جس نے کہ دیکھا اسی رستہ پایا

اپنے گھر والوں کو میں تم میں ہوں چھوڑا جاتا
دیکھو ان دونوں کو مجھ سے جو تم نے پایا

کس طرح دونوں سے پیش آتے ہو تم بعد میرے
دونوں ہون گے نہ جدا آپنے یون فرمایا

حوض پر پاس میرے ہوویں گے دونوں حاضر
رکھیو مضبوط الٰہی کہ برا وقت آیا

ساتھ قرآن کا اور آل محمد کا رہے
جو محب اون کے ہیں اونکا رہے دلپر سایا

اے شہید اون کے تصور میں ہمیشہ رہیو
جن سے اللہ و محمد کو ہے تونے پایا

قصیدہ بیان توحید باری تعالیٰ

اکیلا ہے تو سب کا مقصود تو ہے
محمد سے بندے کا معبود تو ہے

تجھے سجدہ کرتے ہیں عیسیٰ و آدم
ہر اک چیز ساجد ہے مسجود تو ہے

تو خالق ہے عیسیٰ و روح القدس کا
علی اور محمد کا معبود تو ہے

تیرا کام ہے مارنا اور جلانا
ہر اک چیز فانی ہے موجود تو ہے

جو بندے جلادیں تو قدرت ہے تیری
کہ ساتھ اون کے ہر وقت موجود تو ہے

باذنی تیرے اذن بن کون بولے
کہ سب تیری بندی ہیں معبود تو ہے

رفتاری تیری ہیں سب دل کے اندھے
اکیلا الگ سب سے موجود تو ہے

سوا تیرے جو کچھ ہے سایہ ہے تیرا
بنایا ہے سب تو نے معبود تو ہے

بنانا مٹانا تیرے ہاتھ میں سب ہے
سبھی تیرے طالب ہیں مقصود تو ہے

نہ اول ہے تیرا نہ آخر ہے تیرا
ہمیشہ سے تھا اب بھی موجود تو ہے

تجھے پوجتے ہیں ولی اور پیغمبر
شہیدوں اور پیروں کا معبود تو ہے

مناجات

الٰہی تو ہی ہے شفا دینے والا
تو ہی ہے مرض کی دوا دینے والا

تو ہی دفع کرتا ہے ہر ہر مرض کو
تو ہی ہر بلا کا مٹا دینے والا

دل اور روح اور تن کو دشمن بہت ہیں
تو ہی دشمنوں کا مٹا دینے والا

دلوں میں بہت پھوٹ ہے یا الٰہی
تو ہی ہے دلوں کا ملا دینے والا

محمد کی امت کے دل مر گئے ہیں
تو ہی ہے دوبارا جلا دینے والا

الٰہی بہت بڑھ گئی دل کی سختی
تو ہی ہے دلوں کا جھکا دینے والا

محمد کو قرآن تو نے دیا ہے
تو ہی ہے دلوں میں بٹھا دینے والا

رچا دے دلوں میں مٹھاس قرآن
تو ہی آب کوثر پلا دینے والا

تیرے ڈر سے دل ہو گئے ہائے خالی
تو ہی ہر دلوں کا بلا دینے والا

بہت پڑ گئے ہای غفلت کی پردے	توہی اب ہی پردی اوٹھادینے والا
اندھیری بہت چھاگئی ہی دلوںپر	اندھیروں کا تو ہے مٹادینے والا
شہید محبت بنا ہم کو یا رب	کہ ہر شے کا تو ہے بنادینے والا

بادۂ توحید

بحر طویل

پلادی ساقی شراب وحدت کہ کچھ نسوجھے سوا خدا کے	اوٹھادی پردی دوئی کی دل سے دکھادی ہم کو تجلی کبریا کے
محمدی تنگ میں کی بو وے یہ زنگ غفلت کی دل سے دہو دے	یہ خود پرستی کا ہوش کھو دی وہ ساغر بیخودی پلا کے
اوس آتشین جام سی چھکادی جو نفس شیطان کو جلادے	یہ دل ہی مردہ اسے جلادے وہ عیسوی معجزہ دکھلا کے
دلوں میں مستی و شوق بھردے وہ رب ارنی کا ذوق بھردے	ذرا تو بیخود اوسی کردے وہ ماجرا طور کا سنا کے
سکینہ تابوت دلکو کردی وہ احمدی فیض لیں بھردے	کہ خود خدا دلمیں گھر بنادے دعا یہ کر رب سے ہاتھ اوٹھا کے
لگادی آنکھوں میں دل کی سرمہ کہ ہر طرف منہ خدا کا سوجھے	گلے کی رگ سی بھی پاس ہی وہ دکھادی پردہ ذرا اوٹھا کے
سوا خدا کی فنا ہی سب کو بقا ہمیشہ ہی ذات رب کو	کیا ہی سب کو اوسی نی پیدا اوسی کو کر یاد دل لگا کے
اوسی کی رہ دھیان میں ہمیشہ کہ اپنی آگے تو سب کو پاوے	نبی محمد کا قول ہی یہ پیام لائے ہیں جو خدا کے
زبور داؤد کو جو دیکھا عجب دعائیں ہیں عاشقانہ	کیا ہی نبیوں کو اپنا عاشق یہ عشق کی قاعدی بتا کے
حدیث و قرآن میں ہی لکھا سب اگلے نبیوں کو جو بتایا	نبی سب اس دن کی منتظر تھی یہی ہی مضمون اشعیا کے
زبور میں فیض احمدی کا سنایا داؤد کو جو مضمون	خوشی اسی دن کی کرتے تھے سب زبور پڑھتے تھے گا بجا کے
شہید امت میں اوس نبی کی خدا نی ہمکو کیا ہے داخل	کہ سب نبی اونکی منتظر تھے یہ فضل ہمپر ہوئے خدا کے

آتش محبت

تیری محبت میں جن و انسان ہر اک کی دلکو کباب دیکھا	بھڑک رہی ہی دلوں میں آتش ہر اک کا دیدہ پر آب دیکھا
چھڑک رہا ہی نمک دلوں پر تیرا وہ حسن و جمال نمکیں	خیال گیسوی پر شکن میں ہر اک کو پیچ و تاب دیکھا

تیری نگاہوں کی معجزوں نے مٹایا عالم سے سحر و افسوں
تو وہ قیامت ہے جسکے آگے ہے بند فتنوں کا باب دیکھا

تیرے تصور میں ڈوب جانا یہ اپنا ایمان ہم نے جانا
تیری تجلی کا دیکھ پانا یہ سب سے بڑھکر ثواب دیکھا

مریں نہ حسرت میں کیوں نہ عاشق نہ کیوں قیامت ہو اونکے دل پر
کہ لاکھوں پردے ہیں ہر طرف سے کبھی نہیں بے حجاب دیکھا

چھپا ہے رشک قمر تو جب سے قیامت آئی یہ ہم تو سمجھے
تمام عالم میں ہے اندھیرا زمین فلک سب خراب دیکھا

اگر جو تیری ہے خاص محفل وہاں بھی بسمل ہیں لاکھوں ہر دل
نہیں کسی میں یہ دلربائی کہیں نہ ہرگز یہ داب دیکھا

ہزار دل بن دیکھے ہی فدا ہیں جو تیرے ڈھنگ تھے پر صد ہیں
تیرے ہی کلمے کو دل سے جپتا دف اور چنگ و رباب دیکھا

تمام عالم ہے مست و بیخود تیرے ہی ساغر سے یا محمد
تیری تو آنکھوں کے آگے سجدے میں ہم نے خم شراب دیکھا

شفیع محشر نبی محمد ہے اوسکے سایہ میں جو کہ آیا
نہ قبر میں ہے کچھ اوسکو تنگی نہ حشر میں کچھ عذاب دیکھا

پیام وہ آن پڑھا ہی لایا خدا کی خود ہے جسے پڑھایا
پڑے لکھوں کی ہے جو تری گم جہاں اہل کتاب دیکھا

کلام خالق جو اوسپہ اترا دیا جو اوسکے زبان سے نکلا
تمام علموں کا ہم نے بار و اوسی کو لب لباب دیکھا

گرا جو اوس کا عرق زمین پر تو سرخ گل کا درخت نکلا
اوسی کی خوشبو سے ہے معطر جہاں میں ہم نے گلاب دیکھا

زہے نصیب اوسکے ساتھیوں کے دل اونکی خاک قدم پہ صدقے
جنھوں نے بے پردہ اس جہاں میں رخ سا آفتاب دیکھا

شہید اب بھی کرم ہے جنپر اونھیں ہے حاصل وصال دلبر
کبھی دیدار خواب میں ہے کبھی زیروں نقاب دیکھا

قصیدہ

یقیں ہے کہ بے شک وفا کیجیے گا
ہمیشہ کرم اور عطا کیجیے گا

تیرے بن بہت تلخ ہے زندگانی
کرم مجھ پہ بہر خدا کیجیے گا

نہ اوٹھے گا یہ سر تو قدموں سے تیرے
اگر سر بھی تن سے جدا کیجیے گا

رہوں ساقیا مست جام محمد
یہی میرے حق میں دعا کیجیے گا

دلا نقش حب جناب محمد
سدا لوح جاں پر لکھا کیجیے گا

شہید اشرف الانبیاء کے قدم پر
سر و زر دل و جان فدا کیجیے گا

قصیدہ

دل است عاشق نام تو یا رسول اللہ — فدائے طرز کلام تو یا رسول اللہ
بہ پیش لعل لبت روح العطش گویاں — دل است تشنۂ جام تو یا رسول اللہ
فدائے نگہت زلف تو ہوش و صبر و قرار — فتادہ عقل بدام تو یا رسول اللہ
مہ است حلقہ بگوش رخ دل افروزت — جمال زہرہ غلام تو یا رسول اللہ
تو عکس اول حسن قدیم لم یزلی — زہے علو مقام تو یا رسول اللہ
بحال زار من بینوا شہا نظرے — کہ آمدم بسلام تو یا رسول اللہ
شراب وحدت و عرفان لم ہمی خواہد — ز فیض رحمت عام تو یا رسول اللہ
شہید را بنگاہے نما فنا فی اللہ — بجان فدست بنام تو یا رسول اللہ

قصیدہ

فدا تجھ پہ یہ دل ہوا چاہتا ہے — قدم پر ترے سر دیا چاہتا ہے
تیری شمع رخ پر فدا ہو کے دل سے — یہ پروانہ تیرا جلا چاہتا ہے
دل آویز بندوں کا کس طرح تجھ پر — تو وہ ہے کہ تجھکو خدا چاہتا ہے
پھنسا رہے عشق محمدؐ میں اے دل — اگر تو خدا سے ملا چاہتا ہے
۱ مریض محبت کو آکر جلا لو — کوئی دم میں آخر ہوا چاہتا ہے
پھنسا زلف جاناں کی تو سلسلے میں — کھلا دل اب آگے تو کیا چاہتا ہے
۲ ذرا اپنے کشتے کو ٹھوکر لگا دو — جنازہ اب اوس کا اوٹھا چاہتا ہے

شہید آکے ہو خاک پائے محمد دین کا
اگر آب کوثر پیا چاہتا ہے

قصیدہ نعتیہ فارسی وارد و از نتایج افکار غواص بحر معانی شاہسوار میدان سخندانی یعنے غلام محمد صاحب عرب المتخلص بہ شوق حیدر آبادی آغائی ابو العلائی صیغہ دار محکمہ سرکار عالی علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

فارسی

چون جرعہ کشنا از مئے عرفان محمد / رقصند بہ میکدہ مستان محمد

مستانہ شتابند بہ تن جامہ دریدہ / دلدادہ سوئے بزم حریفان محمد

از عرش بیایند ملک بہر ستودن / در انجمن مدح سرایان محمد

یابند ز رضوان صلۂ مدح سرائی / در گلشن فردوس ثناخوان محمد

دل می تپد اے خضر بہر سوئے مدینہ / از بہر قدم بوسئ دربان محمد

جبریل ہیں گرچہ پر و تا سر سدرہ / کم نیست ازین پایۂ دربان محمد

ابواب سعادت سر عشاق کشاید / دل بستگی کاکل پیچان محمد

اے چرخ چہ نازی بہ علو پایۂ خویش / وسعت نرسد تا سر ایوان محمد

بالائے فلک حکم چو شد پس مہ کامل / شق گشت و بر آمد ز گریبان محمد

ہر صبح فروزد رخ خود مہر جہانتاب / از روشنئ شمع شبستان محمد

ادریس و سلیمان و صفی عیسی و موسی / یابند ہمہ بہرہ از خوان محمد

تشویش چہ از لغزش پا روز قیامت / واللہ من و دست بدامان محمد

آموز مرا بہر محمد تو خدایا / شوق است غلام ز غلامان محمد

اردو

میرے سر پر ہے سایہ مصطفیٰ کا / نہیں محتاج ہیں ظل ہما کا

میں عاشق ہوں حبیب کبریا کا | جہاندار و شہ ہر دو سرا کا
عجب کچھ رنگ ہے اوس مہ لقا کا | خدا محبوب اوس کا وہ خدا کا
میں دیوانہ ہوں محبوب خدا کا | نہیں مجنوں کسی لیلی ادا کا
جسے ہے درد احمد کے ولا کا | وہ کب طالب ہے عیسی کی دوا کا
تمنا ہے کہ نعلوں خواب میں بھی | نظر آوے تو بوسہ نقش پا کا
فرشتوں نیں شب معراج ہر جا | فلک پر شور تھا صل علی کا
سراپا نے تیری ای شاہ خوبان | اڑایا ماہ کنعان کا بھی خاکا
مدینہ لے گئی مجھکو اڑا کر | بڑا احسان ہے باد صبا کا
میں مر جاؤں جو عشق مصطفی پر | مزا اوس دم ملے گا کچھ تھنا کا
نبی کے یاد میں نکلے میری جان | نتیجہ مجھکو مل جاوے دعا کا
نسیم خلد سے کیا کام مجھکو | سنگھا دو لخلخہ زلف دوتا کا
تیری دہلیز پر ای شاہ مرسل | جھکا رہتا ہے سر شاہ و گدا کا
رہے پھر خدا اے بندہ پرور | قیامت میں خیال اس بینوا کا
شہا بھر دیجئے نعمت سے اپنے | خدا کے واسطے کاسہ گدا کا

کھڑا ہے شوق در پر مصطفے کے
کہ جو محبوب ہے پیارا خدا کا

کلام مخفی قدس سرہ

ای خاتم الانبیا خدارا نظرے | نام آور دو سرا خدارا نظرے
دارم غم دلخراش و درد سینہ | سر حلقۂ اصفیا خدارا نظرے
ای سرور مرسلان بسویم نظرے | ای ہادی انس و جان بسویم نظرے
عصیان من از بلندی چرخ گذشت | ای شافع عاصیان بسویم نظرے

التماس

یہ کتاب علماء ذوی الاحترام کی خدمت میں بغرض تنقید پیش کی جاتی ہے تاکہ جس مسئلہ کی متعلق اعتراض واجبی ہو بغرض اصلاح اوس سے مجکو مطلع فرمائیں یہ احقر نہایت شکریہ کے ساتھ اوسکو قبول کریگا اور انشاء اللہ تعالی طبع ثانی میں اوس کا لحاظ رکھا جائیگا اور عامۂ مسلمین کے لئے یہ کتاب اس غرض سے چھاپی گئی ہے کہ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی اوس سے نفع پہونچائیں۔

اگرچہ دینی کتابوں کی رجسٹری کرانا میں پسند نہیں کرتا لیکن چند مصالح کی غرض سے میں نے اس کی رجسٹری کرائی ہے کوئی صاحب میرے بلا اجازت اس کو نہ چھاپیں اور جسقدر نسخے مطلوب ہوں وہ مجھ سے طلب فرمائیں جس کتاب پر میری دستخط نہ ہو وہ مال مسروقہ سمجھا جائے گا میں حتی الامکان اس کتاب کی اشاعت چاہتا ہوں تاکہ ہر ایک مسلمان اپنے دینی عقاید سے واقف ہو جائے اس کتاب سے نہ مجکو شہرت مقصود ہے نہ نفع حاصل کرنا چنانچہ اس غرض سے میں نے اس کتاب کی قیمت بہت ہی قلیل رکھی ہے تاکہ ہر شخص مستفیض ہو اگر ہمدردان قوم اور بہی خواہان اسلام اس قسم کی دینی کتابوں سے دلچسپی لیتے رہینگے تو انشاء اللہ تعالی اور بھی ایسی دینی کتابیں شایع ہوتی رہینگی

ابو البرکات محمد عبید اللہ

اشتہار کتاب تعلیم العقاید

مسلمانو اعمال سے پہلے اپنے عقاید کی اصلاح کرو

اس فتنہ انگیز زمانہ میں جبکہ عموماً مسلمان عقائد اسلامیہ سے بالکل ناواقف ہیں اور ہر شخص محض سنی سنائی باتوں کا یقین کرکے
اپنے کو سنی سمجھتا ہے حالانکہ اوس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اہل سنت کسے کہتے ہیں عقیدہ کیا چیز ہے اسلام و ایمان کی کیا تعریف
فرشتے کیسے ہوتے ہیں دوزخ اور جنت کی کیا حقیقت ہے قیامت کا ہونا یقینی ہے یا غیر یقینی (جیسا کہ دہریہ کہتے ہیں کہ
انسان مثل کیڑے کے پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے نہ حشر ہے نہ نشر) غرضکہ ہر شخص اپنی اپنی سمجھ سے ایک نیا دین نیا مذہب تراش
رہا تھا حالانکہ دین وہ ہے کہ جسکو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دین ارشاد فرمایا ہو۔ اور مسلمان وہ ہے
کہ جس کو حضرت نے مسلمان کہا ہو غرضکہ اسی ضرورت کو محسوس کرکے ہمارے کرم فرما حامی دین و سنت و ماحی
شرک و بدعت عالیجناب مولانا مولوی عبید اللہ صاحب مولوی فاضل نے ایک کتاب عقاید میں تصنیف کی ہے
اگرچہ عقاید میں بہت ساری کتابیں ہیں لیکن جس خوبی کے ساتھ اس کی ترتیب ہے وہ دیکھنے ہی سے معلوم ہو سکتی ہے
اس کتاب کے تین حصے ہیں پہلا حصہ کا نام تعلیم العقاید ہے جسمیں عقاید کے مسلسل مضامین اہل سنت کی معتبر کتابوں سے
اردو زبان میں لکھے گئے ہیں اور سب سے پہلے ہر چیز کی تعریف بیان کردی ہے تاکہ مبادی مسایل کا سمجھنا آسان ہو دوسرے
حصے کا نام امتحان العقاید ہے اسمیں عقاید کی مختصر باتیں سوال و جواب کے پیرایہ میں حل کی گئی ہیں تیسرے حصے کا نام تنظیم العقاید ہے
اسمیں عقاید منظوم و قصاید مدح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) کے ہیں غرضکہ یہ کتاب ایسی مطول ہے
کہ جسکے دیکھنے سے جی اکتا جائے اور نہ ایسی مختصر ہے کہ جسمیں سے کوئی ضروری مسئلہ عقیدہ کا چھوٹ گیا ہو پھر باوجود ان خوبیوں کے
اس کی قیمت بہت ہی قلیل رکھی گئی ہے یعنی تینوں حصوں کی قیمت (۲ر) ہے جن صاحب کو ضرورت ہو وہ مندرجہ ذیل پتوں سے منگوا لیں

المشتہر عبد الباسط ظہیری۔

ابو البرکات مولوی محمد عبید اللہ صاحب ساکن بنگلہ نواب فاروز جنگ متصل مسجد حضرت آباد حیدر آباد دکن۔

مولوی عبد الباسط صاحب ظہیری ساکن کوچہ شیخ احمد بیگ مکان حضرت سید اکبر حسینی صاحب قلندر حیدر آباد دکن۔

مولوی سید عبد الرؤف صاحب ساکن بازار عیسیٰ میاں مکان عباس علی صاحب خان حیدر آباد دکن۔

مولوی محمد ابو القاسم صاحب معتمد انجمن معاونت الاحباب چادر گھاٹ بیرون دیوڑھی شمشیر الملک بہادر حیدر آباد دکن